

# صدف حائے حمد اور----



# صدف ہائے حکد اور.....

سائرہ حمید نشہ



# جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	سرچشمہ حمد
مصنفہ	سائرہ حمید تشنہ
بار	اوّل
تعداد	۲۰۰ (دوسو)
ناشر	
قیمت	

ملنے کا پتہ:

Qamar Maqsood, 105 G.B. Bungay,  
Jaranwala Road, Distt. Faisalabad.



## فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01.	پیش لفظ	4
02.	نعتیہ حصہ	6
03.	شاعری میں میرے استادانِ گرامی	10
04.	انتساب	24
05.	ابتداء	25
06.	ثریا سے اونچی	27
07.	سچا آستان	29
08.	اشکِ ندامت	31
09.	فِگار	33
10.	نیرنگیاں	34
11.	ترنِ بینِ گلستاں	36
12.	گھات	38
13.	صبح و شام	39
14.	جھولیاں	40
15.	قصور	42
16.	مطلوبِ رہنما	44
17.	تمنائے نجات	46
18.	استغفر اللہ	49
19.	محترمِ جبیں	50
20.	ہم زباں	51
21.	پھول	53

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
22.	عظمتِ رفتہ	54
23.	دلِ سجدہ ریز	57
24.	رہبر	58
25.	تُو ہی تُو	60
26.	بشر	62
27.	اے میرے خدا	63
28.	شافعِ محشر	67
29.	مسلم کون؟	69
30.	زعیم	71
31.	صبغۃ اللہ	73
32.	اتحاد	75
33.	داغ	76
34.	وفادار	77
35.	میرا خدا	79
36.	والی	84
37.	قانونِ فطرت	85
38.	رحمت کی گھٹائیں	87
39.	اوٹ	88
40.	کلامِ پاک	89
41.	اسلام کے معنی؟	90
42.	مختارِ کل	92
43.	کدورت	94
44.	بھرم	96



نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45.	وردِ خدا	98
46.	مہکتے گلاب	100
47.	امام	101
48.	سوچ	103
49.	بحرِ وبر	106
50.	توبہ	108
51.	تُو ہی تُو ہے یارب	110
52.	فیضِ الہی	112
53.	بچے	116
54.	فتنے	117
55.	امیدیں	119
56.	صناعِ فطرت	122
57.	مطمئن ضمیر	123
58.	شاہِ گل جہاں	125
59.	ایمان میں کامل	129
60.	غریب	131
61.	مقصد	132
62.	نزاکت	134
63.	سجاوٹ	137
64.	آبشار	139
65.	سچائی کا پرچم	140
66.	وفا کا دیا	141
67.	نصب	143

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
68.	زندہ ضمیری	145
69.	حکم مصطفیٰؐ	147
70.	فسوں	148
71.	انگیں	149
72.	تمنا	150
73.	دل کا مالک	152
74.	سچائی کی راہ	154
75.	آبرو	156
76.	مومنین کا کارواں	158
77.	بھروسہ	159
78.	شکرِ مولا (آزاد نظم)	161
79.	کارِ اہم	162
80.	راہِ خدا	163
81.	مکہ	164
82.	سیراب	165
83.	ارمغان	167
84.	مقصد	168
85.	ساعت	170
86.	تلاشِ رزق	172
87.	مشعل	174
88.	ذّرہ	175
89.	جستجو	176
90.	حفاظت کا ہاتھ	177

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
91.	تجھ سا کوئی نہیں	178
92.	معافی	181
93.	پیروی	182
94.	نور علی نور	183
95.	ہمیں ہمیں	184
96.	نوِ خدا	185
97.	بچانا	187
98.	شافع کبیر	188
99.	وسیلہ حمد باری تعالیٰ (وسیلہ)	190
100.	داغِ سجدہ	192
101.	ایک دُعا	194
102.	نصیحتِ لقمان (علیہ السلام)	195
103.	سجدہء سکون	198
104.	نصیحت	199
105.	طلبِ دولت	201
106.	قرآن کی اطاعت	205
107.	نعتِ پاک (میرے نبیؐ نے)	207
108.	نعت (عروج)	208
109.	امتی آخری رسول۔ کون؟	209
110.	نعت مبارکہ (اتباعِ نبیؐ)	211
111.	رحمت اللعالمین	213
112.	درمیان	216
113.	نعتِ مبارکہ	217



نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
114.	حمدِ پاک	219
115.	بنیادِ دین اسلام	222
116.	قانونِ وطن	226
117.	نصیحت	229
118.	اندھی عقیدہ پرستی	230
119.	ام الکتاب	234
120.	پرچم	236
121.	قیمتِ آزادی وطن	237
122.	مسجد کے درکھول دو بھنیا	240
123.	حواشی	246



## پیش لفظ

میرا کثرت سے حمدیہ کلام لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام مخلوقات کے ساتھ ساتھ میں بھی اپنے پروردگارِ عالمین کی تعریف و توصیف میں اپنا تھوڑا سا حصہ ڈال سکوں۔ بچپن سے میں دیکھتی آرہی ہوں کہ اللہ پاک کا حمدیہ کلام بہت کم پڑھا جاتا ہے اور وہ بھی مخصوص اوقات میں صرف ایک ہی حمد پاک پڑھی جاتی ہے اور اگر تلاوت ہو تو وہ بھی نہیں۔ کسی نے مجھے حمد و نعت کی کتابوں کے مجموعوں کے عنوانات پر مشتمل ایک کتاب 'ارمغانِ حمد' بھیجی۔ میں نے اس میں سے حمد و نعتیہ کتابوں کے نام الگ الگ گئے۔ نعتیہ کتابوں کے چار سو تیس (430) مجموعے تھے جبکہ حمدیہ مجموعوں کے پچاس (50) نام بھی نہ نکل سکے مجھے بے انتہاء شرمندگی محسوس ہوئی، اور نہ ہی میں نے کبھی حمدیہ کلام کی محافل یا اجتماعات، کے بینرز یا اشتہارات دیکھے یا پڑھے۔ اپنے رب پاک کے کلام کا جب بغور کئی مرتبہ صرف ترجمہ پڑھا تو بڑی ہی حیرانی ہوئی کہ تمام آسمانوں، زمین اور جو ان دونوں کے درمیان مخلوقات ہیں سب کی سب کسی بھی اور کی نہیں، صرف اور صرف اپنے رب کل جہانوں



کی حمد و ثناء میں رطب اللساں ہیں، لیکن ہم بے انتہا کنجوسی سے کام لے رہے ہیں تو میرے دل میں تحریک اٹھی کہ اگر میں اپنے اللہ کو ہی ہر طرح کا مختارِ کل جہاں سمجھتی ہوں تو مجھے شاعری کی اس خصوصیت کو (جو اللہ پاک کسی کسی کو ودیعت کرتا ہے)

اپنے اللہ کریم ہی کے لئے زیادہ سے زیادہ مخصوص کرنا چاہیئے  
پاکستان میں کسی حمد گو شاعر کے حمد یہ کلام کو گنا جائے تو میری تمنا ہے کہ سائرہ حمید تشنہ کا نمبر نہ صرف دنیا بلکہ اللہ کے رجسٹر میں بھی سب سے اوپر آجائے۔ اللہ ذوالجلال اس کوشش کو قبول کرے اور مجھے اپنے کلام کے پڑھنے (بغیر کسی سہارے کے سمجھنے) اور اس پر مقدور بھر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)۔ (ایک بات واضح کر دوں کہ حمد نیک عملوں کا بدل ہر گز ہر گز نہیں ہے۔ نجات نیک عملوں کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت پر ہی ہوگی۔

☆ تم کو صلہ و بیابا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے۔ (القرآن)



## نعتیہ حصہ

ہمارے دین اسلام کی بنیاد خالصتاً نظریہ توحید یعنی صرف ایک اور صرف ایک اللہ پر قائم ہے، اس کے علاوہ سب اس کی ذی روح و بے روح تمام مخلوقات اس کے آگے جوابدہ ہیں۔ سورہٴ احد: "کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور نہیں وہ مگر اکیلا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"۔ اس سورتِ پاک کے بعد نظریہ وحدانیت کو سمجھانے لئے کسی بھی وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی۔ دنیا کے تمام، تمام اور تمام معاملات صرف اور صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ ہاں اپنے بندوں یا مخلوقات کو ایک حد تک سوچ سمجھ کر کام کرنے کی اس نے صلاحیت دی ہوئی ہے اور اسی کے مطابق وہ اپنی مخلوقات (انسانوں سمیت) کی بقدر ضرورت مدد کرتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ صرف مجھے ہی کھڑے، بیٹھے اور لیٹے یاد کرو اور پکارو۔ اور کہا کہ میں تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ اور جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو سنتا ہوں۔ یہ سب باتیں رب کا بنا توں نے صرف اور صرف اپنے لئے کہی ہیں۔

اور بتایا کوئی اور ایسا نہیں جو کسی بھی معاملے میں میری برابری کے قابل ہو سکے اور اگر کسی نے غلطی سے ایسا خیال کر لیا تو اس نے شرک جیسے ظلمِ عظیم کا ارتکاب کیا۔ اور شرک کے متعلق ہم اور آپ سب جانتے ہیں کہ شرک کرنے والے کو اس کی اور خوبیوں سمیت اللہ معاف نہیں کرے گا۔

(شرک اور توحید کے نظریہ کو مدِ نظر رکھ کر اپنے گھر میں رکھے اپنے رب کے کلام کا مطالعہ کریں گے تو آپ کی خاطر خواہ تسلی ہو جائے گی۔) تو اب آتے ہیں نعتوں کی طرف جن میں نبی ؐ محترم کی شانِ اقدس میں شعر گوئی کی جاتی ہے۔ توحید اور شرک کے گہرے قرآنی مطالعے کے بعد جب میں نے نعتیں سنیں اور ان کا مطالعہ کیا، (جبکہ ریڈیو، ٹی۔وی، سپیکرز وغیرہ پر اکثر سنائی دیتی رہتی ہیں)، تو مجھے توحید اور نعت کا لفظی اور معنوی لحاظ سے کوئی فرق محسوس نہیں ہوا، کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے؟ جو بچپن سے نعتیں یا تو الیاں سنیں مثلاً: کرم کی اک نظر ہم پر خدا ریا رسول اللہ تمہی ہو بے سہاروں کا سہارا ریا رسول اللہ

یا بھر دو جھولی میری یا محمدؐ لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی یا  
تیرے لئے ہی دنیا بنی ہے، نیلے فلک کی چادر تنی ہے یا  
”اے سبز گنبد والے آقا“ منظور دعا کرنا



اور اسی نوعیت کی لاتعداد نعتیں، آج اللہ کے کلام کے کئی بار کے مطالعے (صرف توحید و شرک کو مد نظر رکھ کر) کے بعد میں نے جانچا کہ ہماری نعتیہ شاعری توحید و شرک کے حوالے سے پیارے نبی کی ذاتِ اقدس کو بری طرح خلط ملط کر رہی ہے۔ اس کا میں نے بغور تجزیہ کیا تو اس نتیجے پر پہنچی کہ کوئی بھی مسلمان جان بوجھ کر اپنے نبی کو کائناتوں کے رب کے ساتھ نہیں ملا سکتا، مگر ایسا سالہا سال ہوتا بھی آرہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ دنیاوی اور قرآنی علم سے مجرمانہ حد تک غفلت ہے۔ جب ہم ہر تفسیر، ہر دینی کتاب، ہر درس، ہر سپیکر، ماں باپ کی دینی تعلیم، ہر ماحول کے اثر سے آزاد ہو کر براہِ راست اپنے پیارے رب تعالیٰ کا کلام بار بار پڑھیں گے تو اللہ کریم کی ایک سوچ ہمارے دل و دماغ پر پختہ ہو جائے گی۔ اور پھر ہم دوسروں کی اندھا دھند پیروی نہیں کر سکیں گے۔

☆ دوسرے رفیقوں کی پیروی مت کرو۔ (الاعراف)

ملکِ عزیز میں پھیلی نعتوں کے تجزئے اور توحید کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے میں نے بھی چند نعتیں اس اصول پر کہی ہیں کہ تھوڑا کہو، تھوڑا لکھو مگر سچ بولو اور سچ لکھو تاکہ کسی پکڑ میں نہ آسکو۔ میری نعتوں

اور دوسری نعتوں کا موازنہ کرتے رہئے گا۔ فرق خود بخود نظر  
 آجائے گا۔ اگر کوئی لفظی یا (خدا نخواستہ) معنوی غلطی نظر آئے تو  
 براہ کرم اصلاح کے حوالے سے ضرور میری مدد کیجئے گا۔ اللہ کریم  
 میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین!



## شاعری میں میرے استادانِ گرامی

معزز قارئینِ کرام! شاعری کے حوالے سے مجھ سے اکثر سوال کیا جاتا تھا کہ شاعری میں آپ کے استاد کون ہیں؟ تو جب میرا جواب ہوتا کہ کوئی نہیں، تو پوچھنے والے کا جو ردِ عمل ہوتا اسے دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے میری شاعری "یتیم" پیدا ہوئی ہے۔ تو عرض ہے کہ جناب میری شاعری ہرگز ہرگز یتیم پیدا نہیں ہوئی۔ آئیے آج میں آپ کو اس کے باپ داداؤں سے ملواتی ہوں۔

سب سے پہلے میرے والدین جو کہ نہ صرف پڑھے لکھے تھے بلکہ شاعرانہ ذوق سے بھی بھرے ہوئے تھے۔ علامہ اقبالؒ کی اردو فارسی کی کتابیں نہ صرف گھر میں موجود ہوا کرتیں اور انفرادی طور پر پڑھی جاتی تھیں بلکہ کبھی کبھی گھر کے سب افراد اکٹھے بیٹھے ہوتے تو اباجی حکیم الامت کی کوئی نہ کوئی کتاب پکڑ لیتے، شاعری کے مفہوم

میں نہال ہو کر سناتے یا بیٹیوں میں سے (بیٹے چھوٹے تھے) کسی نہ کسی کو سنانے کا کہتے اور جہاں ضرورت ہوتی ترجمہ بھی کرتے جاتے اور جہاں طنز پایا جاتا وہاں آنکھیں بند کر کے چہرہ ذرا اونچا کر کے نہال ہو کر ہلکا سا ہنستے، اقبال کے طنز بھی تو کمال کے ہوتے ہیں۔ یہی حال فارسی کی کتابوں کا ہوتا، پیامِ مشرق، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق، انہوں نے فارسی کے ترجمے کے ساتھ والی دو تین کتابیں مجھے بھی بھیجی تھیں۔

امی جی مسدسِ حالی اور فرید الدین عطار کی فارسی شاعری کی والہ و شیدا تھیں۔ اکثر کلامِ زبانی یاد تھا اور کبھی کبھار حسبِ موقع پڑھ بھی دیا کرتی تھیں۔ ان کے علاوہ ہیر، پنجابی شاعری کی اور کتابیں پڑھی اور سنائی جاتی تھیں۔ (ازراہِ مذاح) پرانے زمانے میں ایک شخص کے ہاتھ ایک خرگوش لگ گیا۔ اس نے گاؤں والوں کو دکھایا، سب سوچ میں پڑ گئے کہ اس کا نام کیا ہوگا، کسی نے کچھ نام لیا (جن ناموں

سے واقف تھے) کسی نے کچھ، سب کسی ایک نام پر متفق نہ ہوئے تو ایک سیانے نے سوچ کر کہا کہ اس کے سامنے کنگنی (ایک چھوٹا سا باجرے کی قسم کا اناج) رکھی جائے اگر اس نے کھالی تو سیبہ (خرگوش) نہ کھائی تو ہاتھی۔ تو اس نے کنگنی کھانے سے انکار کر دیا، اس پر سب متفق ہو گئے کہ یہ ہونہ ہو ہاتھی ہی ہے۔ اس طرح کے اور پنجابی کے منظوم قصے۔ اس طرح پنجابی کے علاوہ اردو فارسی کی شاعری کی کتابیں گھر میں پڑھی جاتیں جن میں دیوانِ غالب، دستِ تہہ سنگ، تلخیاں، عدم کی کتابیں، اور بھی چند ایک شاعری کی کتابیں ہوا کرتی تھیں جس کا جی چاہتا پڑھتا اور اپنے شاعرانہ مزاج کو تسکین دیتا، گھر میں ایک "کوشش نامہ تمام" لائبریری ہوا کرتی تھی۔ جس سے میں نے اپنے چھوٹے سے سٹور میں بیٹھ کر خوب استفادہ کیا۔ یہ سب عناصر میری سخنِ وری کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں پوشیدہ طور پر خوب معاون ہوتے رہے۔ برسیل تذکرہ

ایک اور خاص بات بتاؤں کہ میرے تقریباً تقریباً تمام ننھیال میں شعر و شاعری، علم و ادب سے لگاؤ گھٹی میں بڑا ہوا ہے۔ سلمہ اعوان میری سگی خالہ کی بیٹی جو کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں ہیں، نے بہت سے سفر نامے لکھے، میرے ماموں جان نے اپنے حساب سے کتاب لکھی "اپنی نماز درست کریں"، میری اپنی باجی، خالدہ حمید نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی، "قرآن خود پڑھیں" جو بہت پسند کی گئی۔ میرے بڑے ماموں کی بیٹی عفت جمال الدین نے اپنے والد کی وفات پر آٹھ نو اشعار کی نظم لکھی جو کہ ایک رسالہ میں بھی شائع ہوئی تھی۔ ان کے دو شعر ہیں:

کہتے ہیں عمر رفتہ کبھی لوٹی نہیں  
یہ نسخہ بھی ہمیں بتا کر چلے گئے  
یہ آپ ہی کے لفظ ہیں مرجھانہ جائیں پھول  
اور خود ہی ان گلوں کو مرجھا کر چلے گئے

غزلیات میرے ننھیال کی خصوصی توجہ کا باعث رہی  
ہیں۔ آئیے اب اپنے دوسرے شاعری کے استاد محترم سے  
ملواؤں:

سر گلزار احمد: تربیلہ ڈیم میں واپڈا، محکمہ  
تعلیم کے چیرمین اور تربیلہ کالج میں اردو کے لکچرار تھے۔  
اپنے چھوٹے بھائی (رٹائرڈ لیفٹیننٹ کمانڈر فیصل حمید) کو  
جو اس وقت آپ کے اردو کے شاگرد تھے، کو دو غزلیں تصحیح  
کے لئے دیں۔ سر نے دو غزلوں میں سے صرف اس شعر کی  
تصحیح کی باقی ٹھیک تھے اشعار

تنبیہ، خدا سے بدلے نہ ہم تم

برق گرتی رہی، ابر برستے رہے

میں بتایا کہ تنبیہ کا لفظ بھاری سا ہے، اسے تبدیل کریں اور  
لکھا کہ:

"سوچ اچھی ہے کوشش جاری رکھئے"



انہوں نے کوئی بھی شعر کاٹ کر خود پورے کا پورا شعر نہیں لکھا، صرف نشاندہی کی کہ اس شعر میں فلاں خامی ہے اور میرا خیال ہے کہ اصلاح کا یہی بہترین طریقہ ہے کہ وزن کی (دو مصرعوں کے درمیان) کمی یا زیادتی ہے، فلاں شعر میں ٹکن آتی ہے، اسے روانی میں لائیں، یا محاورہ صحیح نہیں باندھا گیا، قافیہ کی پابندی نہیں ہے اسی طرح اور اصلاح کے پہلو ہیں۔ میرے خیال میں اصلاح کا یہ طریقہ تو ہرگز ٹھیک نہیں کہ شاعر کے اصل مصرعوں کو کاٹ کر پوری کی پوری نظم یا غزل اپنے الفاظ میں لکھ دی جائے اور بسا اوقات مضمون بھی تبدیل کر دیا جائے۔

اصلاح کے حوالے سے برسبیل تذکرہ ایک بہت ہی اہم بات کہنا چاہوں گی کہ نظم ہو یا نثر، ہر دو کے لئے بہت زیادہ مطالعہ کرنا بے انتہاء ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات کہ اسناد میں تو تعلیم ملتی ہے مطالعہ نہیں اور مطالعہ کے لئے لائبریریاں کھنگالنا پڑتی ہیں۔ لہذا اپنے مطالعہ کو بہت زیادہ وسعت دیں، زیادہ سے زیادہ ذخیرہ الفاظ جمع کریں۔ بات کہنے کے مختلف طریقوں سے آگاہی ہونی چاہئے۔۔۔۔۔

بہر حال آگے چلتے ہیں۔ اس اصلاح کے بعد میرا دل بہت خوش ہوا اور بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔

## محمد انور علوی: میرے پیارے سگے

ماموں جان، جنہوں نے "اپنی نماز درست کریں" چھوٹی سی کتاب لکھی ہے، منصورہ (لاہور) میں رہتے ہیں، امی، اباجی کی زندگی میں لاہور آتے جاتے اکثر ان کے درِ اقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہا اور موضوعات پر بات ہوتے ہوتے کبھی کبھار شاعری پر بھی گفتگو ہو جایا کرتی تھی، (غزلیات کو بہت پسند کرتے تھے) ایک بار شاعری کی اصلاح پر بات کرتے ہوئے کہنے لگے:

"شاعری کو ترنم سے پڑھنے سے بھی اس کی اصلاح ہوتی ہے۔" انہوں نے تو یہ بات عام سے انداز سے کہی تھی لیکن میرے لئے یہ بہت اہم بات تھی جس سے میں نے بڑا استفادہ کیا۔

## مقدمہ شعر و شاعری: محترم الطاف

حسین حالیؒ، ان کے مقدمہ کی تو کیا ہی بات ہے، یہ کتاب

اکثر میرے مطالعہ میں رہتی ہے۔ انہوں نے بڑے دلائل کے ساتھ "آمد اور آورد" کی نفی کی ہے۔ (قارئین کرام خود مطالعہ کریں، تسلی ہوگی)۔ یہ کتاب میری زبردست معاون ثابت ہوئی۔ "ہماری شاعری اور اس کے مسائل" بھی میرے بی۔ اے کے امتحان میں زیر مطالعہ رہی ہے۔ ان کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی کو شاعری کی اصلاح کے لئے کوئی اچھا استاد میسر نہ ہو تو اسے چاہئے کہ پرانے استاد شعراء کے کلام کو بار بار پڑھے اور اگر حفظ کرے تو اور بھی اچھی بات ہے۔

### مقدمہ ابنِ خلدون:

ہاں، ایک اور بہت بڑا نام، سب سے بڑے استاد محترم، ابنِ خلدون جو مطالعہ (خصوصاً تاریخ) کا شوق رکھنے والوں کے لئے نئے اور اجنبی ہرگز نہیں ہوں گے، کی کتاب سے خوب استفادہ کر سکتے ہیں۔

آپ کا "مقدمہ ابن

خلدون" دنیا کے بڑے بڑے مقدمات میں سے ایک ہے۔ یہ مقدمہ خاصا طویل بھی ہے اور بے انتہا جامع بھی۔ اس میں دنیا کے تقریباً ہر موضوع پر بات ہوئی ہے۔ ہر قاری اپنی ضرورت کے تحت اس میں سے مواد حاصل کر سکتا ہے اور میں نے بھی شاعری کے حصے میں سے اپنا مطلوبہ مواد حاصل کیا ہے، انہوں نے شاعری پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے غزل کی اور خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ:

"حالات کی سازگاری کے باوجود طبیعت شاعری پر نہ ابھرے اور زور مانگتی ہو تو انسان شعر گوئی کو کسی دوسرے وقت کے لئے ملتوی کر دے اور طبیعت کو مجبور نہ کرے۔۔۔ اگر کوئی مناسب شعر ذہن میں آجائے مگر رکھے ہوئے اشعار میں نہ جمتا ہو تو اس کو کسی اور وقت کے

لئے اٹھا رکھنا چاہئے تاکہ کسی مناسب جگہ رکھا جا سکے۔ جب اشعار نظم کرنے سے فراغت مل جائے تو خود اپنے اشعار پر تنقیدانہ نظر ڈالنی چاہئے اور جب کسی شعر میں کوئی نقص یا سُقم نظر آئے تو اس کو قلم زد کرنے میں کبھی پس و پیش نہ کرنا چاہئے۔۔۔۔۔ اور ایک ہی نظم میں ایک روش کو چھوڑ کر دوسری روش میں نہ پڑنا چاہئے کیونکہ اس سے نظم بھدی اور بھونڈی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ 546)

ایک اور شاعر نے (نام یاد نہیں) شاعری کی اصلاح کے متعلق یہ کہا کہ:

"اپنی کوئی بھی تحریر (نظم ہو یا نثر) لکھ کر چھوڑ دینی چاہئے اور ہفتہ، پندرہ، بیس دن، مہینے، دو چار مہینے، سال، دو سال بعد یعنی وقفوں وقفوں سے اپنی تحریر کی اصلاح خود کرتے رہنا چاہئے، اس طریقے سے بھی کافی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔"

کوئی لکھاری ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی تحریر ہر نقص سے پاک ہے اصل میں جب ہم خود اپنی تحریر کو بار بار تنقیدی

نگاہ سے دیکھتے ہیں تودل و دماغ و نظر تھک جاتے ہیں اور اس تھکاوٹ میں ہی کسی خامی کے رہ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی مہربان آپ کی تحریر (نظم و نثر) کو تنقیدی نگاہ سے دیکھنے والا مل جائے تو یہ اللہ کی بڑی مہربانی ہوتی ہے اور اگر نہ ملے تو پھر اللہ کے سپرد تو ہے ہی۔۔۔۔۔ بس دل شکستہ نہیں ہونا۔ بڑھتے چلے جانا ہے تھوڑے سے علم کے ساتھ ٹوٹے پھوٹے قلم کے ساتھ۔۔۔۔۔

قارئین کرام! میری تحریر کا بنیادی مقصد وہی ہے جو علم اور قلم کا ہونا چاہئے۔ بدلتے ہوئے حالات کے تحت معاشرے میں پھیلی برائیوں کی نشاندہی کرنا (نظم میں ہو یا نثر میں) علم و قلم کا اصل مقصد ہے۔ اگر کوئی خوشہ چیں میری تحریر کو تحریر کے بنیادی اصول و قواعد کے تحت پرکھنے کی کوشش میں اس کا نتیجہ پانچا کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ شدید غلطی کرے گا کیونکہ ایسا کروانے کے لئے میں نے نہ تو کچھ لکھا ہے اور نہ ہی اس کی اجازت دیتی ہوں۔

عوام الناس سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے دل میں معاشرے کی اصلاح کے لئے تڑپ پائی جاتی ہے۔ اللہ کریم نے اسے لکھنے کی صلاحیت بھی بخش رکھی ہے اور نظم کہنے کے لئے نظم کی بنیادی صفت 'موزونیت' سے بھی نواز رکھا ہے یا نثر کی طرف رجحان زیادہ ہے اور اسے مالی وسائل کی تنگی کا گلہ شکوہ بھی نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماضی الضمیر کو اللہ کے بندوں تک پہنچانے میں دیر نہ کرے بصورت دیگر وہ نہ صرف اپنے ضمیر بلکہ اللہ اور اس کے بندوں کا بھی مجرم ہوگا۔ مت خیال کیجئے کہ آپ کو مروجہ طریقہ پر لکھنا نہیں آتا، شروع میں

مشکل ضرور ہوتا ہے پھر کچھ نہ کچھ کام چلتا ہی چلا جاتا ہے۔ یاد رکھئے ہیروں اور سچے موتیوں کی پہچان رکھنے والے جوہری خس و خاشاک میں سے بھی انہیں نکال لیتے ہیں اور خس و خاشاک وہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ کچھ نہ دے کر جانے سے بہتر ہے کہ کسی نہ کسی شکل میں کچھ نہ کچھ دے کر جائیں۔ میری امی اور باجی بھی اصلاحِ معاشرہ کیلئے بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے لیکن وہی خدشہ کہ

کہیں کچھ غلط نہ لکھ دوں نہ غلط ہو کوئی کہنا

تو بس، اٹھئے، بسم اللہ کیجئے، ہمارے پیارے وطن کو تو مثبت سوچوں پر مبنی مواد کی اشد ضرورت ہے، اور جہاں تک دینی مواد کی ضرورت ہے تو جو بھی لکھنا چاہیں، خدا کے لئے، خدا کے لئے، خدا کے لئے، اپنے رب کے کلام کی واضح اور دو ٹوک آیتوں کی روشنی میں لکھیں (آل عمران) اور ہر قسم کی تفسیروں، حاشیوں، ماں باپ کی دینی تربیتوں آئمہ مساجد کے واعظوں، مدارس کے درسوں، اساتذہ کی دینی تعلیموں، اپنے محلے کی دینی سوچوں وغیرہ سے اپنے آپ کو بالکل غیر جانبدار کر کے لکھئے کیونکہ آج کل جتنا دینی مواد ہے آدھے سے زیادہ (قطع نظر اس کے کہ ارادی یا غیر ارادی طور پر) قرآن پاک کے متضاد ہے۔ ہاں، جس کا بیان واضح اور بالکل واضح آیتوں کے مطابق ہو تو اسے اپنی صوابدید کے مطابق لے سکتے ہیں۔

آخر میں میں بھائی کا مران رشید جو کہ فیصل آباد کی یونین رائٹرز کے صدر ہیں اور بھائی کوثر علیہی جو کہ فیصل آباد آرٹس کونسل میں محفلِ مشاعرہ کے

'بزمِ اربابِ قلم' کے سرپرستِ اعلیٰ ہیں، کا بعد احترام شکریہ ادا کرتی ہوں  
جنہوں نے میرے لئے اپنا قیمتی وقت نکالا اور میں ان کی باتوں سے کافی  
مستفید ہوئی ہوں۔

ہزار کوشش کے باوجود کئی غلطیاں رہ جاتی ہیں، تو قارئینِ کرام جہاں  
کہیں آپ کو کوئی مدلل یا کمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ مہربانی ضرور مطلع کیجئے  
گا۔

عافیت کی طالب

سائرہ حمید تشنہ فیصل آباد

0341-7460100

0342-7779670







## انتساب!

اپنی پیاری امی جی (رقیہ جمال الدین) اپنے پیارے

اباجی (عبدالحمید) کے نام جنہوں نے اپنی اولاد کو اللہ

رسول اور وطن کی صحیح صحیح پہچان دی۔ اللہ پاک ان کی نیکیوں

کو بے انتہا بلند درجوں تک پہنچائے۔ (آمین)



## ابتداء

ابتداء ہے میری رب اکبر سے  
مہرباں وہ بہت، رحم مجھ پہ کرے

مجھ کو ملے فرماں رب پیارے کے  
محبوب بنا جو ان پہ چلے

عبادت کروں بن دیکھے میں اس کی  
وہ واحد خدا نہ اس سا کوئی

حیات ہو آبی، ہوائی یا خاکی  
کرتی ہے سب دل سے بندگی

الہی تُو مجھ کو بھی اُن سا بنانا  
تجھ سے غافل نہ ہو جاؤں، مجھ کو پہچانا

تیری مخلوق میں سب سے اعلیٰ رہوں  
اشرفیت کا حق ادا خوب کروں

بات کرنے کا مجھ کو نہیں ہے سلیقہ  
دے بندگی کا اپنی مجھے تو طریقہ

اچھے کام بھی تیری عبادت کو آئیں  
کروں کام ایسے جو تجھ کو لبھائیں

تیرے حکموں پہ سر کو جھکاتی چلوں  
سر جھکاتی چلوں سر اٹھاتی چلوں



## ثریاسے اونچی

ہیں سجدہ کناں سب خدا کے حضور  
 زیب دیتا نہیں ہے کسی کو غرور  
 گردن جھکی جس کی نہ اس کے آگے  
 پایا گیا اس کے دل میں فتور  
 شکر اس کے میں ہے عظمت انسان کی  
 دل پھر اس ذات کا کیوں نہ ہو مشکور  
 ہو اسی کی طلب حاصل زندگانی  
 دل اس کی محبت میں ہو جائے چور  
 نتیجہ یہ ہے صرف اس کی طلب کا  
 دلوں کے اندھیرے گر ہو جائیں دور  
 گر اس کی طلب حاصل زندگی ہو  
 دل چمکے یوں گویا کہ ہے کوہ طور  
 جو خدا کی محبت میں جھک جائے سر  
 ملتا ہے کتنا دل کو سرور

خاک، بیشک ہے اس کی ثریا سے اونچی  
خواہشوں کی طلب نے کیا مجبور

کچھ مصائب میں ہے آزمائش خدا کی  
کچھ مصائب میں ہوتا ہے اپنا قصور

فرشتہ نہیں کوئی، لو مانگ معافی  
بخش دے گا ضرور خدائے غفور

گر کام نہ آئی تدبیر تیری  
ڈوری اس پہ دے پھینک جو اسے منظور



## سچا آستان

مالک کون و مکاں سنتا ہے سب کی فغاں  
 طفل ہو یا پیر ہو مرد ہو یا کہ زناں  
 آسمانوں میں ہے وہ دل کے تہ خانوں میں ہے  
 تیرے میرے حال کو وہ جانتا ہے رازداں  
 اس کی پیدا کردہ ہے ہر شے جو ہے نگاہ میں  
 اپنی کسی مخلوق سے غافل نہیں و غیب داں  
 کیا نہ جانے گا وہی پیدا کیا جس نے ہمیں  
 عبد اور معبود کے حائل وہی ہے درمیاں  
 بھید کتنا بھی چھپائیں، لفظ لب تک بھی نہ لائیں  
 ہر خیال اس پر عیاں جو بھی کہ ہے دل میں نہاں  
 دے کے آلام و مصائب اور بہت سی مشکلیں  
 جس طرح چاہے وہ لے بندوں سے اپنے امتحاں  
 آستانے ساری دنیا کے سراسر ہیں فریب  
 دے سکوں ہر دل کو جو تیرا ہے سچا آستان

تیرے احسانوں کا بدلہ دے نہیں سکتا کوئی  
 تر ہو ذکر غیر سے پھر کیوں الہی یہ زباں  
 تیری ہے مخلوق ساری تو ہے ہم سب کا خدا  
 تیرا حق ہے دے ہمیں غم یا کرے تو شادماں  
 ہونہ جائے غم کے طوفاں میں کہیں ایمان غرق  
 تیرے ہاتھوں میں ہدایت تو ہی اپنا ہے سائباں  
 امتی تیرے نبی کی ہونے کا ملا یہ شرف  
 اپنا بنایا تو نے یا رب میرے قلم کو ترجمان

تو ہے گر میرا تو کیوں پھر کوئی مجھ کو فکر ہو  
 تجھ سے بڑھ کر کون ہوگا اس جہاں میں مہرباں





## اشکِ ندامت

عاجز ہم ہیں سب  
 تو ہے سب کا رب  
 تیری طرف ہم دیکھیں  
 مشکل ہو کوئی جب  
 یادِ خدا میں اپنے  
 بسر کریں ہر شب  
 حمد اسی کی بولو  
 جب بھی کھولو لب  
 حق پر تو ڈٹ جا  
 باطل سے نہ دب  
 صالح عمل تو کر لے  
 بخشش کا ہو سبب

گنہ ہو جائے کوئی  
 اشکِ ندامت تب  
 فرمائے گا رب منکر سے  
 چلاتے ہو کیوں اب  
 میرے اللہ سہارا دینا  
 جب تشنہ ہو جاں بلب



## فِگار

پناہ تیری کا ہے ہر نفس طلبگار  
تو ہی جائے پناہ اور تو ہی مددگار

حق کی راہ ہے بیشک بہت ہی کٹھن  
نہیں اس کے لئے حق کا جو پرستار

صحیح تو صحیح ہے غلط ہے غلط  
نہ ڈر تو ذرا حق کو باطل پہ مار

صدق دل سے جو قرآں پہ غور کریں  
ایک دن ہو گا حق ضرور آشکار

واضح آیات پر بھی جو شک میں رہا  
ورطہ حیرت میں گم ، روح میری فگار

حق کی پہچان ہے اور توحید کی  
رد ہرگز نہ کر تو میرے اشعار



## نیرنگیاں

سب جہانوں کا رب ہے تو میرے خدا  
 ہو مجھ پر تیری رحمت کا سایہ  
 تاروں کا جال جو تو نے بچھایا  
 شب کو اس نے حسیں بنایا  
 تو یکتا ہے اپنی ہی ذات میں  
 تیرا نور ہر اک شے میں سما  
 تیرے سچے خالص بندے جو ہیں  
 انہوں نے ہی زندگی کو سجایا  
 اپنے نورِ ایماں کے زور سے  
 دیا نورِ حق کا جگمگایا  
 جس نے بھی دل سے تجھ کو پکارا  
 تجھ کو ہی سچا مددگار پایا  
 جو مصائب کے بیڑے میں پھنس گیا  
 تو نے ہی بیڑہ اس کا ترایا

دکھ سے رلایا کبھی سکھ سے ہنسایا  
 کیا کیا نہ تو نے تماشا دکھایا  
 جو بہت ہنس رہا تھا زندگی میں  
 آخر کو تو نے بہت ہی رلایا  
 اور جو روتا رہا عمر بھر ساری اپنی  
 بالآخر اسے خوشیوں میں بہایا  
 زمانے کی نیرنگیاں توبہ توبہ  
 یہ کیسا عجب کھیل تو نے رچایا



## ترتیبِ گلستاں

گلزارِ ہست میں ہے تیرے نور سے پھبن  
 تیری کرشمہ سازی تخلیق کا ہے فن  
 تخلیق کا عمل ہر چیز میں ہے جاری  
 گزرے ہے سیپ پر کیا جب بنتا ہے رتن  
 ہیں آبدار کیسے بھرے نور تیرا ان میں  
 شبنم کی آرسی میں خورشید کی کرن  
 کتنا حسین بنایا انساں کو تونے یارب  
 موتی بھرے لبوں میں، نورِ چشم اور ذقن  
 کئے چھ دنوں میں پیدا تونے یہ سب جہاں  
 تخلیق کی زمینیں، پیدا کئے گنگن  
 ہے پھولوں کی نرمی میں تیرے پیار کی گرمی  
 خفگی کا تیری مظہر کانٹے کی ہے چھن  
 دن رات مدح تیری میں غرق سب پرندے  
 تو نے سکھائے ان کو عبادت کے سب چلن

صد شکر اے خدایا! تو مہرباں ہے کتنا  
 دیا عاصیوں کو تو نے بہاروں سے پُر وطن  
 ہے اب ہمارے ہاتھ تزیین اس وطن کی  
 نہ آبرو ہم لوٹیں، اجڑے نہ یہ چمن  
 دعوت نہ دیں ہم اب تو بربادیوں کو اپنی  
 مٹ جائے گی امت، نہ ملے گا پھر کفن  
 آؤ دیں کی روشنیوں میں سنواریں وطن کو یوں،  
 پھیلے بدی کی بو، نہ فحاشی کی گھٹن



## گھات

تیرے کرم سے ملی خوشگوار مجھ کو حیات  
 گزر چکی ہے بہت پھر نہ آئے غم کی رات  
 نہیں ہے تیرے سوا کوئی ذرہ بھر مختار  
 جسے دے چاہے خوشی اور غم، وہ تیری ذات  
 نہ پائیدار کوئی چیز ہے زمانے میں  
 سوائے تیرے جہاں میں نہیں کسی کو ثبات  
 حیات، گر تابع خالق تو پھر فقط خیرات  
 کھلی نہ چھوڑ دی خالق نے زندگی کی لگام  
 پس حیات فرشتہ لگائے بیٹھا گھات  
 بقا نہیں ہے فنا کو کسی طرح حاصل  
 جو ہے بقیدِ حیات، لازم اس کو پھر ہے ممات





## صبح و شام

سچا سچا ہے کتنا اچھا ہے  
 میرے اللہ کا نام  
 مہکا مہکا ہے نکھرا نکھرا ہے  
 اللہ کا ہر کام  
 مشکل مشکل میں دکھیوں کے پل میں  
 سب ہی بنائے کام  
 مٹ مٹ جائیں گے رہ نہ پائیں گے  
 رب کا نام مدام  
 اللہ اللہ اللہ کوئی نہ تجھ جیسا  
 بولو صبح و شام



## جھولیاں

کوئی دولت نہیں ہے سکوں سے بڑی  
 اے خدا مانگتے ہیں تجھی سے سبھی  
 نہیں تجھ سے بڑا مولا کوئی طبیب  
 غمزدہ کی نظر دیکھ تجھ پہ لگی  
 دین کی تیرے حد ہے نہ کوئی حساب  
 دینے والا ہے سب سے بڑا تو سخی

جتنے بیکس و معذور و مجبور ہیں  
 سب ہیں تیرے سوائی ، محتاج تیرے ہی

کوئی سلطان نبی ہو یا ہو گدا  
 تیرے آگے ہی سر جھکاتے سبھی

مانگ لے اس سے جو چاہئے ہے تجھے  
 جھولیاں بھر کے دیتا ہے سب کو خدا ہی

مانگ لے مانگ لے اس سے تو مانگ لے  
 نہ آئے اس کے خزانے میں کوئی کمی  
 مانگتا ہو کوئی صدقِ دل سے اگر  
 ہر طلب سے سوا دے رہا ہے خدا ہی  
 شرط ہے صرف اتنی ہو کامل یقین  
 غیر کا نام لب پہ نہ آئے کبھی  
 ہو گا کامل وہی جس نے پورے کئے  
 تیرے احکام سب ہی امر و نہی  
 نہ واحد کوئی مانتا تھا تجھے  
 اپنی پہچان کو تو نے بھیجی وحی



## قصور

ذات تیری سراپا نور ہے  
زیبا تجھ کو سارا غرور ہے

میں نے جب جب تجھ کو یاد کیا  
ملا دل کو بڑا سرور ہے

جس نے تجھ کو سب کچھ مان لیا  
دل اس کا جلوہ طور ہے

تیرے حکم جو سارے پورے کرے  
وہ مومن کامل ضرور ہے

جس نے اوروں پر بھی بھروسہ کیا  
وحدانیت سے بہت دور ہے

رضا تیری ہے ہر دل کی متاع  
کوئی خوش ہے یا رنجور ہے

جو دین پہ تیرے راضی رہی  
وہ مومنہ رشکِ حور ہے

جو بچے تجھ کو نہ جان سکے  
استاد و والدین کا قصور ہے



اپنے حکموں پہ مجھ کو چلا دے تو مولا  
میرے دل کی سیاہی مٹا دے تو مولا  
رو سیاہ ہیں جو ان میں نہ مجھ کو ملانا  
اجلے چہروں میں مجھ کو ملا دے تو مولا



## مطلوب رہنما

منزل پہ پہنچنے کا تو رستہ دکھائے سب کو  
 ہے کون سی رہ سیدھی، یہ بتلائے سب کو  
 تیرے قاہر ہونے میں نہیں شک کسی کو لیکن  
 دریائے رحیمی تیرا رحمت میں چھپائے سب کو  
 رنج و الم کے سائے جو بندوں پر تو لائے  
 مقصد ہے فقط یہ ہی، کہ آزمائے سب کو  
 حساس دلوں کی حالت بیان ہو ہی نہیں سکتی  
 اللہ کی خفگی کا احساس رلائے سب کو  
 اے مولائے کل تو بھیج اک مومن کامل ایسا  
 تیرے حکموں پر چلے خود بھی اور چلائے سب کو  
 غیروں سے نہیں ہے شکوہ ہم نفس کے ہیں بندے  
 کوئی مومن حرا آئے اور آ کے چھڑائے سب کو  
 گو جسم ہیں یاں آزاد اور ذہنوں پر ہیں پہرے  
 مفہوم آزادی کا، کوئی آزاد بتائے سب کو

ہیں مانگتے غیروں سے محنت پہ بھروسہ چھوڑا  
 خود داری کی دولت کیا ہے یہ سمجھائے سب کو  
 جس امت کی ہونبصِ خودداری ڈوب رہی  
 اس امت کی ہے عمر، دو پل، بتلائے سب کو  
 جس سمت نظر ڈالو گھٹا شرک کی ہے چھپائی  
 اللہ سے دعا میری اس شر سے بچائے سب کو  
 کوئی عاشقِ اللہ آکر پہچان دے اللہ کی  
 اللہ سے محبت کی مئے عشق پلائے سب کو



## تمنائے نجات

اے خدا! اے میرے خدا      کس سے کہوں دل کا مدعا!  
 کس سے فریاد فاصلہ کروں      کون دیکھے گا حال زبوں  
 بیقراری میں کیسے مٹاؤں      کیسے غم سے رہائی میں پاؤں  
 روح بے چین ہے دل پریشاں      وقت کیسے کٹے میرا آساں  
 دن ہو یا شب ہو میرے مولا      دل کو ہر وقت رہتا ہے دھڑکا  
 زندگی گو سکوں سے ہے گزری      آئے گی اک اٹل وہ گھڑی  
 وقت آگے بڑھے گا نہ پیچھے      آئے گا ایسا افلاک نیچے  
 جاں کنی کی جب آئے گی حالت      اس سے میری کیا ہوگی صورت  
 اے خدا دل میرا ڈوبتا ہے      فقط تیرا ہی اک آسرا ہے  
 رہا مجھ پہ سدا مہرباں ہے      دوسرا کوئی تجھ سا کہاں ہے  
 ملک کوڑے کمر پہ نہ ماریں      اور چلا کے نہ یہ پکاریں  
 خدا کے حکموں کو تو نے نہ مانا      تو بھلا بیٹھی تھی یہ وقت آنا  
 زندگی تجھ کو جتنی ملی تھی      کاہلی سے بسر تو نے کی تھی  
 ابتداء ہے ابھی یہ ہماری      راہ دوزخ کی کر لے تیاری



اور دوزخ بھی تیری ہے برحق  
 اور گنہگار دوزخ کے وارث  
 نارِ دوزخ گلے تک جلے  
 آسرا صرف تیرا ہے یارب  
 اور ٹلے گی نہ کوئی گھڑی  
 درخت تھوہر کا کھانا ملے گا  
 جنہوں نے حکم تیرے نہ مانے  
 تو مہرباں ہے سب سے زیادہ  
 اور عصیاں ہیں حد سے بڑھے  
 طفیل اس کے تو کر مہربانی  
 شرک سے رہے دل بیزار  
 ہے یہ برداشت سے میری باہر  
 معنی توحید کے میں بتاؤں  
 بھول جانا نہ مجھ کو تو مولا  
 نیکیوں کی طرف مجھے کرنا

تیری جنت بھی بیشک ہے برحق  
 مومن ہوں گے جنت کے وارث  
 تیری جنت میں ہوں گے مزے  
 لمبے لمبے ستونوں میں یا رب  
 جہاں پینے کو پیپ ملے گی  
 وقت تھم جائے گا نہ کٹے گا  
 عذاب ان کے لئے ہیں یہ سارے  
 میرے ہمدرد و غمخوار مولا  
 خالی دامن ہے میرا اگرچہ  
 ایک دولت ہے سب سے بڑی  
 ہو جاؤں توحید پر میں نثار  
 حرف آئے نہ وحدانیت پر  
 نہ تیرا ہمسر کسی کو بناؤں  
 نشان ہیں تیری رحمت کے ہر جا  
 واسطہ تجھے اپنے کرم کا

میرے دل کو ہدایت تو دے دے  
 دل دکھاؤں نہ انساں کسی کا  
 جھوٹ کے نہ کبھی پاس جاؤں  
 گناہ غیبت کا سب سے بڑا  
 نفس حاوی نہ ہو جائے دل پر  
 وار شیطاں کا سب سے بڑا ہے  
 مرض جتنے بھی دل کے ہیں یارب  
 تیری رحمت پہ مجھ کو بھروسہ  
 میری سب سے بڑی کامیابی  
 اپنی رحمت کے صدقے میں میری  
 برے عملوں سے نفرت تو دے دے  
 پیار ہو مجھے سب ہی سے زیادہ  
 تیری رحمت کی چھاؤں میں آؤں  
 گوشت کھانا ہے بھائی مرے کا  
 بچانا شیطاں سے مجھ کو تور ہبر  
 نفس کا وار اس سے سوا ہے  
 بچالے ان سب سے تو مجھ کو یارب  
 نہ آئے تجھ کو کبھی مجھ پہ غصہ  
 حاصل کرنا رضا صرف تیری  
 معاف کر دے خطائیں سبھی

رکھنا تشنہ نہ مجھ کو کبھی بھی  
 معاف کر خطائیں چھوٹی بڑی



## استغفر اللہ

کہو، استغفر اللہ	غور گردل میں آجائے
کہو، استغفر اللہ	دل تیرا کسی کو دکھا جائے
کہو، استغفر اللہ	دولت کا نشہ گر چھا جائے
کہو، استغفر اللہ	بری راہ کوئی گر بھا جائے
کہو، استغفر اللہ	بری شہرت گر کوئی پا جائے
کہو، استغفر اللہ	خناس جو دل میں سما جائے
کہو، استغفر اللہ	برا خواب اگر دیکھا جائے
کہو، استغفر اللہ	برا بول کوئی لکھتا جائے
کہو، استغفر اللہ	خدا سا، کوئی کہتا جائے
کہو، استغفر اللہ	نعت شرک کی کوئی گا جائے
کہو، استغفر اللہ	گنہ دل کو اگر تڑپا جائے



## محترم جبیں

ترے عشق میں جو گزرے وہی زندگی حسین ہے  
 تیرے در پہ آجھکے جو وہی محترم جبیں ہے  
 نہ ہو تارک زمانہ، نہ ہو تارکِ قرآں ہی  
 سیدھی راہ جو دکھائے وہ بیانِ دلنشین ہے  
 بکھرے ہیں رنگ کیا کیا، پھیلا ہے حسن کتنا  
 جس نے دیا یہ حسن خود کس قدر حسین ہے  
 ہے پیار اس سے کتنا، ہے کس قدر محبت  
 تیرا دل پتہ یہ دے گا کہ وہ کس قدر مکیں ہے  
 ہے انسان وہ ہی سچا قول و فعل جس کا یکتا  
 قول و فعل جس کا یکتا، کردار اک نگین ہے  
 تجھے جس پہ ہے بھروسہ، تجھے لے چلے غلط گر  
 یہ جان لے میری جاں وہی مارِ آستین ہے



## ہم زباں

ہر جاں کا نگہاں ہے تو  
 ہر دل کا رازداں ہے تو  
 ہر سختی اور مشکل میں  
 سب پر مہرباں ہے تو  
 پُر خار گل کی ٹہنی میں  
 ہر رنگ میں گلشن ہے تو  
 جتنی بھی نوائیں گونج رہیں  
 سب میں نغمہ خواں ہے تو  
 قہر جتنے بھی ہیں ٹوٹ رہے  
 سب میں شعلہ فشاں ہے تو  
 جو مانگتا جائے غیروں سے  
 اس دل میں بھی نہاں ہے تو  
 کوئی سمجھے گا تو سمجھے گا  
 ہر دکھی کا دوستاں ہے تو

بھولے بھٹکے اور گمراہوں کے  
 منزل کا نشان ہے تو  
 دنیا کی پناہیں ڈوبتا تنکا  
 سب سے اچھی اماں ہے تو  
 نہیں کرسی عرشِ بریں پر ہی  
 ہر دل میں براجماں ہے تو  
 جو حق کی خاطر بولے گا  
 اس کا ہم زباں ہے تو



## پھول

کتنے ہیں پیارے یہ پھول سارے  
 آنکھوں کو بخشیں دل کش نظارے  
 معطر ہیں کرتے یہ دل ہمارے  
 رنگ کچھ میں ہلکے کچھ میں شرارے  
 ہر رنگ میں بکھرے گل نیارے نیارے  
 روز ان کا کھلنا ہے دیتا سہارے  
 یہ اپنی زمیں کے ہیں چاند تارے  
 نظر ان کی کوئی اے کاش اتارے  
 نہ بھولو خدا کو ہیں کرتے اشارے  
 اسی کے ہیں جلوے ہم سب میں پیارے

وہ بن جائے اس کا  
 جو اس کو پکارے



## عظمتِ رفتہ

میرے دل میں شمع نئی جو جلا دی  
 اسی نے میری سوئی دنیا جگا دی  
 میں بیٹا تھی لیکن، نابینوں جیسی  
 بھٹکنے سے پہلے راہ سجھا دی  
 میں بے بس و لاچار و مجبور تھی  
 اپنی رحمت کے صدقے لاچاری مٹا دی  
 نظر آتی نہ تھی حق کی راہ کوئی  
 تو نے فرمان دے کے راہ دکھا دی  
 دل ویراں پہ چھایا اندھیرا تھا ہر پل  
 محبت اپنی کی تو نے نئی اک ضیا دی  
 چار سو تھی خداؤں کی جلوہ گری  
 تو نے توحید کی مئے سب کو پلا دی  
 ہوئی زمانے کی ہاتھوں جو تاراج تھی  
 اس بنیاد پر نئی بستی بسا دی



تھی اندھیروں میں بھٹکی ہوئی ساری دنیا  
 نورِ توحید نے نئی دنیا دکھا دی  
 تڑپ اٹھتا ہے دل گر یاد آئے ماضی  
 دلِ مسلم نے دنیا تھی ساری سجا دی  
 عظمتِ رفتہ اب دل ڈھونڈے کہاں سے  
 دلِ مسلم نے اب ہر نشانی مٹا دی  
 جو جلائی تھی شمعِ اخوت نبیؐ نے  
 وہ شمعِ اخوت اب ہم نے بجھا دی  
 دشمنی کی کھڑی ہو جو دیوارِ ہم میں  
 بھائی چارے میں کیوں نہ وہ ہم نے گرا دی  
 نہیں تیرے پیرو نہ تیرے نبی کے  
 کشتی دین ہم نے نئے رخ چلا دی  
 کیوں درد نہیں اپنے سینوں میں اپنا  
 کیوں نہ راہِ محبت ہر دل سے ملا دی  
 نہیں پاس اپنے کوئی اک ہنر بھی

دولتِ ہر ہنر ہم نے سب ہی لٹا دی  
 فرض اپنے سے غافل ہیں کیوں سارے رہبر  
 کیوں نہ احکام سے تیرے امت جگا دی  
 ہو گئے قلب خالی کیوں ایمان سے ہیں  
 دولت ایمان کی ہم نے ساری گنوا دی  
 ہم نے حکموں کو تیرے نئے معنی دیئے  
 اک راہ نئی امت کو دکھا دی  
 خواہشوں کے پجاری کیوں بن گئے بولو  
 کیوں عقائد کی رسی قرآن سے بڑھا دی  
 کیوں عقیدوں میں اپنے نکل گئے حد سے  
 حق کے آگے نہ کیوں ہم نے گردن جھکا دی  
 میری کوشش کو یارب تو کر لے قبول  
 جو آیت ملی واضح، میں نے سنا دی



## دلِ سجدہ ریز

دلِ ناشگفتہ کی بے چینیاں

تیرے لطف کی مہربانیاں

دلِ ناداں کی نادانیاں

تیری مغفرت کی یزدانیاں

دلِ منفعل کی پشیمانیاں

تیرے عفو کی فراوانیاں

دلِ سجدہ ریز کی پیشانیاں

تیرے بخش دینے کی آسانیاں



## رہبر

یاد تیری الہی میں کیسے بھلاؤں  
 تو ہے ساتھ میرے جہاں بھی میں جاؤں  
 دنیا میں جہاں بھی فاصلہ رہوں میں  
 الہی میں ہر جا نشان تیرے پاؤں  
 نشان تیرے بکھرے جو سارے جہاں میں  
 میں حیرت سے دیکھوں اور سب کو دکھاؤں  
 نہ کوئی ہے کھٹکا نہ کوئی ہے ڈر  
 تیرے لطف و کرم کی گھٹا میں جو آؤں  
 حکم تیرے الہی ہوں سوچوں کے رہبر  
 حقیقت میں اس رہبری میں بتاؤں  
 انبیاء تو جہاں سے اٹھ گئے سارے  
 قرآن کے سوا کوئی رہبر نہ پاؤں  
 حکم یاد خدا کا یوں پورا کروں  
 تیری توحید کے میں نغمے جو گاؤں

چاہے کتنے بھی رنج و الم ملتے جائیں  
 تیرے در کے سوا کہیں سر نہ جھکاؤں  
 جتنے رنج و الم ملتے ہیں ہمیں یا رب  
 مدعا تیرا ، ایماں سب کے آزماؤں



تیری رحمت کے صدقے ملی ہے ہمیں  
 پر مسرت اور پُر مزہ زندگی

ہے اس کے صلے میں یہ ہم پہ لازم  
 کریں ہم خالص تیری بندگی

## تُو ہی تُو

ندیا بہتی جائے  
کئی کئی بل کھائے

طائر جو بھی آئے  
اپنی پیاس بجھائے

کھیتوں میں جو جائے  
ہریالی لہرائے

دھیمے لہجے میں  
پیار تیرا سمجھائے

جو بھی دیکھے اس کے  
ٹھنڈک من میں پائے

راہ کے سنگریزوں کو  
خاطر میں نہ لائے

صاف شفاف ایسے  
جیسے آئینہ دکھلائے

ندیا سے ساگر تک  
تو ہی تو نظر آئے

قہار موج ساگر  
تیرا قہر دکھائے



محبت تیری دل سے جائے کبھی نہ  
میرے دل میں ہے بس یہی اک تمنا

میرے دل پہ رنگ تیرا چھایا رہے  
تیرا نور دل میں سمایا رہے

تیری خاطر محبت میں سب سے کروں  
رضا تیری میں جیون بناتی چلوں

اپنی رحمت میں مجھ کو چھپالے تو مولا  
گھر، دل میں میرے بنالے تو مولا



## بشر

اے خدا تو نے احساں کئے کتنے ہم پر  
سیدھا رستہ دکھانے کو بھیجے پیہر

اے خدا تیرے احسان سے ہم نے پائے

تیرا نور ہدایت اور نبی آخر

تیرا نور ہدایت کتاب ایسی اعلیٰ

جس نے قدر اس کی پائی زندگی بہتر

تیرے نور ہدایت میں واضح دو رستے

ایک رستہ بدی کا اک نیکی مظہر

نیک کے کاموں میں ہو بہت دل کو سکوں

برے کاموں سے ہو دل بہت مضطر

بدی کے رستے سے جس نے کیا اجتناب

ہو گا مولا کا اپنا وہ پیارا بشر

مقصد قرآن کے بھیجنے کا یہی

ہو نہ قرآن سے باہر سفر اسفر





## اے میرے خدا

اے میرے خدا! اے میرے خدا!

تیرے نام میں کتنی ہے چاشنی  
تیرے ذکر میں کتنی ہے شانتی  
تیرے نام میں کتنی آسودگی  
تیرا ذکر روح کی تازگی

اے میرے خدا! اے میرا خدا!

تیرے نام میں کتنی برکات ہیں  
تیرے ذکر میں کتنے ثمرات ہیں  
تیرے نام سے دور ہوئے آفات  
تیرے ذکر سے مٹ گئے ظلمات ہیں

اے میرے خدا! اے میرے خدا!

تیرے نام سے میری ابتداء  
تیرے ذکر سے میری انتہاء  
تیرا نام ہے میرے دل کی جلا  
تیرا ذکر وجہ سکون میرا

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!

میں تجھ پہ ثار میں تجھ پہ فدا  
گرچہ ہوں بہت عاصی و پُر خطا  
احساس تیرا نس نس میں بسا  
میں تیری ہوں تو میرا خدا

اے میرے خدا! اے میرے خدا!

تیرا ذکر ہے میری زندگی  
تیرے نام کی میں کروں بندگی  
تیرے ذکر سے میرے دل کو ملی  
اک نئی زندگی اک نئی تازگی

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!

تیرا نام دل کے مکان پر  
تیرا ذکر ہر اک زبان پر  
تیرا نام ہر اک پیمان پر  
تیرے ذکر کا حق انسان پر

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!

تیرا نام ہے وفا ہی وفا  
تیرا ذکر ہے شفا ہی شفا  
تیرا نام ارض و سما پہ لکھا  
تیرا ذکر ہر اک کا مدعا

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!

تیرا نام میری آنکھوں کا نور  
تیرا ذکر میرے دل کا سرور  
تیرے نام سے ہوتا ہے دور  
میرے نفس نفس کا سارا غرور

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!

تیرا نام غفور الرحیم ہے  
تیرا ذکر موج نسیم ہے  
تیرا نام کتنا عظیم ہے  
تیرا ذکر خلدِ شمیم ہے

اے میرے خدا ! اے میرے خدا!  
 تیرے نام سے میری ٹل جائے گی  
 میرے رنج و الم کی ہر گھڑی  
 تیرے ذکر سے مجھ کو مل جائے گی  
 معافی ، معافی ، معافی ، معافی  
 اے میرے اللہ ! اے میرے خدا!



کو جو تو سوچا  
 سورج ہے سورج  
 کام اک اک دے  
 ایسا اک میں بھر دے  
 ہر انسان میں بھراؤں کے  
 جوین کے پونجیوں کے  
 دُور اندھیرے



## شافع محشر

تو شافع محشر ہے، تو ہی شافع اکبر ہے  
 تو سب سے بڑھ کر ہے، تو سب سے برتر ہے  
 تیری ملک ہے یہ دنیا اور ہیں جتنی بھی  
 تو سب ہی کا خالق ہے تو خالق اکبر ہے  
 تیرے حکم تو ہیں پہنچے سب ہی جہانوں میں  
 تو خدائے ہر اک شے ہے، تو خدائے پیمر ہے  
 ہیں تیری نظر میں ایک انساں ہوں یا کہ نبیؐ  
 یہ اپنی خاکی سوچ، یہ خوب وہ کمتر ہے  
 جس چیز کو دی صورت دی تنوع کے رنگ میں  
 کوئی لمبی ہے کوئی چپٹی، کوئی تیکھی یا مدور ہے  
 تیری دین میں ہے رحمت نہ دینے میں حکمت ہے  
 نہ ملنے پہ کچھ خوش ہیں، کوئی ملنے پہ مکر ہے

تیرے حکم سے بستی ہیں نئی بستیاں دنیا میں  
 برباد بھی کرتا تو ہی، بناتا مکرر ہے  
 ہے کون سا رنگ تیرا، ہے کون سی نوع تیری  
 خاں کہتے مونٹ تجھ کو، ہم کہتے مذکر ہے  
 ہو کوئی سا رنگ تیرا، ہو کوئی سی نوع تیری  
 ہر دل میں ملیں تو ہی، ہر دل ہی تیرا گھر ہے  
 نہ کر سکے کوئی جرات، نہ قلم کسی میں طاقت  
 تیرے وصف لکھنے میں بہت کم سمندر ہے



## مسلم کون؟

قراں ہے سب کے لئے رحمت، برکت اور شفا اس میں  
 اوصافِ خدا ہے بتلاتا تسبیح و حمد و ثناء اس میں  
 صبح و شام مدح تیری میں گم جتنی بھی ہیں دنیا میں  
 وجہ تخلیق کیا بنی تھی، یہ بھی ہے لکھا اس میں  
 تیرے نوکِ قلم کی جنبش میں سارے جہاں کا مقدر  
 اک حرفِ فنا اس میں، اک حرفِ بقاء اس میں  
 بعد عصیاں کے ہو پشیمان، آجائے جو تیری طرف  
 لا ریب اسے ملتی ہے بخشش کی عطا اس میں  
 ایمان کے ساتھ ہے کی تو نے اچھے عملوں کی تکرار  
 اچھے عمل کی نوعیت کیا ہے، سب ہی چھپا اس میں  
 دونوں رستے بتا کر تو نے انساں کی رضا پہ چھوڑا  
 چلتا ہے یہ دونوں میں کس پہ بد اور ہے اچھا اس میں  
 جو مسلم ہیں دنیا میں، چاہیں مرنا مسلم ہی  
 چلیں حکموں پر قرآن کے، ہے رب کی رضا اس میں

نہ پکڑو مشتبہ حکموں، واضح حکموں کو مانو  
 دکھو کہ دے گا نہ قرآن ہرگز، ہے وفا ہی وفا اس میں  
 مومن کے لئے لاریب وعدے ہیں بہت ہی حسیں  
 کافر کے لئے لاریب، ہے سخت سزا اس میں  
 ہیں کون سے مسلم مومن، ہیں کون سے مسلم کافر  
 مت کہو کسی کو کافر، دیکھو، مومن کی ادا اس میں  
 کر پیروی قرآن کی گر رہنا تو مسلم چاہے  
 شامل نہ ہو تشنہ تیرا کہیں رنگ جفا اس میں





## ز عظیم

شان تیری غفور الرحیم  
نہیں تجھ سا کوئی عظیم

تیرے حکم سے دیتی ہے  
سکوں دل کو باد نسیم

روح کیوں نہ معطر ہو  
گلشن سے جو آئے شمیم

شہ پارے ہیں سب تیرے  
بد صورت ہو یا وسیم

نہ کر سکے شکر انساں  
جو دیتا ہے سب کو نعیم

تیری شان کو جس نے جانا  
رکھتا ہے وہ ذہن سلیم

دے جتنی چاہے عقل  
نہیں تجھ سا کوئی فہیم

سیدھی راہ پہ جو لے جائے  
دے ہم کو ایسا زعیم

تیری وسعت سے سب عاجز  
میرے دل میں رہے تو مقیم

ہمدرد نہ کوئی تجھ بن  
تو سب کے لئے کریم

علم ہم کو دیا محدود  
تو سب سے بڑا علیم

شفا ہے بس تیرے ہاتھ  
تو ہی خلق کا ساری حکیم

شان تیری غفور الرحیم  
تجھ سے بڑھ کر کون عظیم



## صبغة الله

چڑیوں کی چہکار میں  
 پھولوں کی مہکار میں  
 موسمِ بہار میں  
 ہر سو بس سنسار میں  
 تیرا رنگ ہی غالب ہے  
 محفل اور سنسان میں  
 جنگل بیابان میں  
 عاقل میں نادان میں  
 اچھے برے انسان میں  
 تیرا رنگ ہی غالب ہے  
 گورے اور کالے میں  
 چنڈا کے ہالے میں  
 صحرا کے لالے میں  
 اندھیرے اور اجالے میں  
 تیرا رنگ ہی غالب ہے

دھوپ اور چھاؤں میں  
 ٹھنڈی گرم ہواؤں میں  
 پرندوں کی صداؤں میں  
 بچوں کی اداؤں میں

تیرا رنگ ہی غالب ہے

جوانوں کی جوانی میں  
 پانی کی روانی میں  
 تاروں کی تابانی میں  
 دنیا کی کہانی میں

تیرا رنگ ہی غالب ہے

بجلی کے شراروں میں  
 بارش کی پھواروں میں  
 دھنک کے نظاروں میں  
 مٹی کی مہکاروں میں

تیرا رنگ ہی غالب ہے



## اتحاد

دیتا ہے پناہ سب کو اک آستان تیرا  
 کہاں چھوڑ کے تجھ کو یارب جائے گا یہ انساں تیرا  
 ہر مشکل اور تنگی میں سکوں تیری پناہ میں ہے  
 نہیں تیری اماں سے باہر کوئی بھی نشان تیرا  
 اپنی یہ امانت تو لئے پھرتا رہا برسوں  
 بالآخر انسان ہی بنا روزداں تیرا  
 اک حرف کن سے بنایا یہ تو نے سب  
 خاموش بھی کر دے گا اک حرف، جہاں تیرا  
 انساں کے لئے پیدا ہر چیز جہاں کی کی  
 رجوع تیری طرف لائے گا اک روز یہ مہماں تیرا  
 دنیا میں جدھر دیکھو نہیں کم مسلمان کسی سے  
 پھر کیوں ہے الہی خوار دنیا میں مسلمان تیرا  
 گر چھوڑتے نہ تم قرآن تو خوار کبھی نہ ہوتے  
 اتحاد میں ہے سب طاقت ہے یہی فرماں تیرا



## داغ

گلشنِ ہستی کا ہے یا رب تیرے سوا رکھوالا کون  
 ٹھوکر کھا کے جو گر جائے دے گا اسے سنبھالا کون  
 کارِ سیاہ کے باعث دل میں داغ جو پڑتا جاتا ہے  
 توبہ کی توفیق دے کے کرے گا دل میں اجالا کون  
 زندوں کو تو پل میں مارے مُردوں کو دے پل میں اٹھا  
 اس بزمِ خوشی و غم کا یا رب تیرے سوا اور مولا کون  
 ظلم کی پوجا ہوتی ہے یاں، خواہش ہے معبودِ نبی  
 اس خواہش پرستی کی دنیا میں تیرا ہے متوالا کون  
 جو نام تیرا ہیں خالص لیتے، ہیں تو سہی پر بہت ہی کم  
 تیرے نام کی حرمت پہ کٹ جائے ہوگا ایسا جیالا کون



## وفادار

لیا جس نے نام تیرا ہوا اس کا بیڑہ پار  
 تیرے نام کی ہیبت سے منجھدار بھی کنار  
 تیرے نام کی برکت سے بنیں سب جہاں کے کام  
 شروع ہوتا ہے یاں سب کا تیرے ذکر سے یو پار  
 پہچانا جس نے تجھ کو تیرے ذکر سے ڈرا جو  
 دونوں جہان میں وہ بنے گا ذی وقار  
 تو قریب عاصیاں ہے، تو قریب طالبان ہے  
 تو سنے پکار اسی کی جو دے ہو کے بیقرار  
 دکھ درد کی فضاء میں تیرا نام ہم نہ بھولیں  
 تو ہی مدد کرے گا تو ہی سچا نغمگسار  
 تیرے نام سے ہیں واقف تیری قدر سے انجان  
 تیری قدر جانے دنیا یہی مقصدِ اشعار  
 اشعار میں میرے نہیں شعروں کی سی نرمی  
 سنگلاخ زمیں اس کی دوزخ سے دے فرار

جس دل میں تو ملیں، جس لب پہ نام تیرا  
 تیری قدر جس نے جانی وہی صاحب کردار  
 تجھ سا سمجھ لیا جو کسی اور کو بھی یا رب  
 غیض و غضب وہ تیرا دیکھے، گویا شرار  
 قرآن کے تابع ہو کے جو چھوڑے خواہشوں کو  
 اسے تجھ سے ہے محبت، وہ نبی کا وفادار  
 طاعت نبیؐ کی کرنا جو چاہو عزیزو تم  
 قرآن نبیؐ کا تھام کے بن جاؤ پیروکار  
 پھر اس کے بعد تم جو دیکھو کوئی حدیث  
 کرو جانچ پہلے اس کی، ہو قرآن کا معیار  
 سچے پیروگر ہوئے تو کاموں سے اپنے  
 اسلاف کی طرح کرو گے بیڑے پار  
 پوجا نہ کی جو ہم نے خواہشوں کی اپنی  
 حصول رضائے حق کچھ بھی نہیں دشوار





## میرا خدا

جو ہے خالق سب جہانوں کا  
 پالن ہار ہے سب انسانوں کا  
 جانداروں اور بے جانوں کا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
 جو نگہباں ہے ایمانوں کا  
 مالک ہے سارے جہانوں کا  
 رخ موڑ دے جو طوفانوں کا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
 ہر شے پر جس کا قبضہ ہے  
 جو ہر اک دل میں بستا ہے  
 جو ہنساتا اور رلاتا ہے  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
 جو عزتوں کا رکھوالا ہے  
 جو ہر اک شے سے نرالا ہے  
 جو سب سے اعلیٰ و بالا ہے  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

جو طاقت دے کمزوروں کو  
 مٹا دے جو شہ زوروں کو  
 مدد دے جو طلبگاروں کو  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

کلیاں جس کے حکم سے کھلتی ہیں  
 ہوائیں جس کے حکم سے چلتی ہیں  
 مائیں جس کے حکم سے جنتی ہیں  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

طیب ہے جو پیاروں کا  
 مالی ہے جو گلزاروں کا  
 خالق ہے جو ثمرباروں کا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

جو رکھوالا ہے سب حیات کا  
 مختار ہے سب آفات کا  
 نہیں اس سی کوئی صفات کا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

وہ کرتا ہے اپنی مرضی  
چلے اس کے آگے نہ کسی کی بھی  
جو چاہے اجاڑے ہستی بستی

میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
ہر کیڑے کے دل میں گھر جس کا  
ہے قریہ قریہ نگر جس کا  
فلک، تارے، قمر، مہر جس کا

میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
جو پیدا کرے سب سخیوں کو  
جو پالے سارے ولیوں کو  
جو چاہے سزا دے نبیوں کو

میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!  
آگے جس کے نہ کوئی بول سکے  
ہاتھ باندھے ہیں سب کھڑے ہوئے  
سب نبیؐ ولی غلام جس کے

میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

جو جانے دلوں کے رازوں کو  
 جو روک لے سب پروازوں کو  
 اونچا لے جائے جو شہبازوں کو  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

جو مولا ہے خشک و تر کا  
 جو خدا ہے مادہ و نر کا  
 جو مالک ہے فردوس و سقر کا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

ختم نہ ہوں کبھی باتیں جس کی  
 جو لکھنے پہ آئیں سمندر سبھی  
 تو ختم نہ ہوں صفات اس کی  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

اک دن ایسا بھی آنا ہے  
 پاس اس کے سب کو جانا ہے  
 جو بونا ہے وہ پانا ہے  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

ڈر جا اس دن سے تشنہ  
 نہ کسی کو رب کے ساتھ ملانا  
 کسی کو نہ رب ساء کہنا  
 میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!

کوئی	نہیں	اللہ	جیسا
کوئی	نہیں	اللہ	جیسا
کوئی	نہیں	اللہ	جیسا

میرا خدا ہے وہی! میرا الہ ہے وہی!



## والی

میرے اللہ تو سب کا ہے والی  
شان تیری ہے سب سے نرالی

بے نیازی ہے اک شان تیری  
جھولی بھر دی، کسی کی ہے خالی

باغِ ہستی کا تو ہی ہے یا رب  
بے مثال اور بے عیب مالی

خار زاروں میں کیسے ہے مہکے  
لدی گلرنگ پھولوں کی ڈالی

شان تیری کا مظہر تو دیکھو  
کیسے بکھری شفق کی ہے لالی

شب کی زینت فلک کی سجاوٹ  
جیسے ہیروں سے بھر گئی تھالی

تیری فطرت کے منظر میں حیراں  
چاروں اور نظر جس نے ڈالی

دامن میرا مرادوں سے بھر دے  
رکھنا میری نظر نہ سوالی



## قانونِ فطرت

ہے تیرا ہی سارے زمانوں پہ راج  
 آسمانوں، زمینوں ، زمانوں پہ راج  
 کس دل یہ نہیں ہے حکومت تیری  
 اس کو ہے مانے سارا سماج  
 ہے تیری حکومت ہی قانونِ فطرت  
 آئیں قانونِ فطرت کو دیں ہم رواج  
 ہے یقین لوٹ آئے گا وہ عہد جس نے  
 خیرہ کردی نگاہیں تھیں مثلِ سراج  
 جب سے چھوڑا ہے ہم نے دستور تیرا  
 ملی خاک میں عزت، ہوئے بے تاج  
 قانونِ فطرت کے پیرو کا ہے معجزہ یہ  
 عمل ہوتے ہیں اس کے مانند زجاج  
 سب جہانوں پہ ہے ایک ہی رنگ تیرا  
 آج تک کبھی بدلا نہ تیرا مزاج

قانونِ فطرت کی تھی جب تک حکمرانی

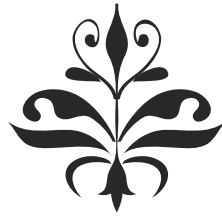
خلاف فطرت جو تھے، رہے دیتے خراج

کیوں بدلتے نہیں اہل دیں اپنی حالت

امتی، ختم مرسل کے ہیں کس قدر خوار آج

قانونِ فطرت کے تابع گر ہو جائیں ہم تم

کیوں نہ پہنائے مولا پھر عزت کا تاج





## رحمت کی گھٹائیں

چل رہی ہیں ہوائیں  
ہیں بھرپور خوشی سے  
کیا مل گیا ان کو  
شاخوں پہ یہ مچلیں  
گلوں کو جو دیکھیں  
چلنے سے ہوا کے  
بڑھ بڑھ کے دکھائیں  
بھنورے خوش ہو کے  
طائر و گل مل کے  
کچھ ان کی سنین یہ  
یہ شوخیاں ہم کو  
یہ اپنے خدا سے  
مخمور عبادت سے  
روح افزا ہیں کتنی  
ہو حکم تو چلتی ہیں

تیری رحمت کی گھٹائیں  
پرندوں کی نوائیں  
کس خوشی سے گائیں  
چھپ پتوں میں جائیں  
فدا ہونے کو آئیں  
گل اور لہرائیں  
یہ شوخ اداائیں  
بے خودی میں گائیں  
وفا ساتھ نبھائیں  
کچھ اپنی سنائیں  
ہوائیں تیری دکھائیں  
نہیں کرتے جفائیں  
کریں اس کی ثنائیں  
یہ جاں بخش ہوائیں  
نہ ہو تو ٹھہر جائیں

شکر اس کا کرو ہر دم

سب ہم کو بتائیں



## اوٹ

ضیاء بن کے اندھیروں میں چمکے نام تیرا  
 تیرے نام سے بھاگتا ہے ظلم کا ہر اندھیرا  
 تیرے نام سے تیرگی میں پھوٹے صبح نورانی  
 اس نور کی برکت سے چاروں اور سویرا  
 جب اوٹ نہ ہو کوئی ظلمت کو روکنے کی  
 ظلمت کا تیزی سے بادل ہوتا ہے گھنیرا  
 ظلمت کے گھنے سائے جب پھیلنے جائیں ہر سو  
 تو قوم کے ہر دم دل میں بسا وہموں کا ڈیرا  
 ہے علم ہی واحد حل اس تیرگی ملت کا  
 عمل حکم الہی پر، اونچا ہو گا اپنا پھریرا



## کلام پاک

ہے شفاعت کا منبع خدا کی کتاب  
 ہدایت کا چشمہ خدا کی کتاب  
 چلنا جو چاہے رستے پہ سیدھے  
 دکھائے یہ رستہ خدا کی کتاب  
 منور جو کر دے دلوں کے اندھیرے  
 نور کا ایسا دھارا خدا کی کتاب  
 نہ بھاگے پھرو تم اوروں کے پیچھے  
 رہو پڑھتے خدا خدا کی کتاب  
 عمل اس پہ کرو گے تو روزِ حشر  
 دے گی سہارا خدا کی کتاب  
 چلو اُس کے پیچھے جو چلے اِس کے پیچھے  
 یہ کر رہی ہے اشارہ خدا کی کتاب  
 فلاح سارے جہانوں کی ہے اس میں مضمحل  
 رکھے گی نہ تیشہ خدا کی کتاب



## اسلام کے معنی؟

تیرا رنگ میں یا رب دیکھوں سارے نظاروں میں  
 مخمور فضاؤں میں، پُر کیف بہاروں میں  
 ہے کتنا ہی تو ظاہر اور کتنا ہی پوشیدہ  
 گلوں کی مہک میں تو، فلک کے ستاروں میں  
 تو صنّاعِ فطرت ہے، تیری ملکِ گلستاں ہے  
 ہے رنگ تیرا ہی غالبِ شبنم کی پھواروں میں  
 یکتائی کا تیرے یقیں مجھے کیونکر نہ ہو بتا  
 تیرے رنگ کے میں جلوے دیکھوں کہساروں میں  
 ہے تیرا ہی رنگ غالب اور تیرے ہی جلوے ہیں  
 کہتے ہیں جہانوں کے سب ذرے اشاروں میں  
 اسلام پہ جن کو ناز، اسلام پہ جن کو غرور  
 اسلام کے معنی ڈھونڈیں، اللہ کے پاروں میں  
 باطل کی طنابیں کیوں کھلی دیکھ کے بیٹھے ہو  
 جلا کیوں نہیں دیتے تم ایماں کے شراروں میں

ایماں کے خلاف عادات، باطل کا سارا افسوس  
 ملتی ہیں ہمیں ہر جا، گھر اور بازاروں میں  
 ایمان کو گر ہم سمجھیں، ایمان کو اپنائیں  
 نام آجائے اپنا بھی، اللہ کے پیاروں میں



اے خدا مجھ کو تیری مدد پہ بھروسہ  
 مدد کرنے سکے کوئی میری، دوسرا  
 جیسے نبیوں کو تو نے نکالا مشکلوں سے  
 حل کرے گا تو مشکل میری بھی ویسے



## مختارِ کل

گلوں کی مہک، تتلیوں کی ادا، کہہ رہی ہے کیا  
جگنوؤں کی چمک، خوشبوؤں کی فضاء کہہ رہی ہے کیا  
کلیوں کی چٹک، بھنوروں کی صدا کہہ رہی ہے کیا  
تاروں کی دمک، کرنوں کی ضیاء کہہ رہی ہے کیا

تو مولا ہے سب صفات کا، تو مولا ہے سب صفات کا  
نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا، نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا

پھولوں کی پھبن، ندیا کی روانی کہہ رہی ہے کیا  
سورج کی کرن، تاریخ پرانی کہہ رہی ہے کیا  
محنت کی لگن، سائنس کی کہانی کہہ رہی ہے کیا  
نوجوانِ وطن، آباء کی جوانی کہہ رہی ہے کیا

تو مالک ہے سب موجودات کا، تو مالک ہے سب موجودات کا  
نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا، نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا

قطروں کی دھنک ، بارش کی پھوار کہہ رہی ہے کیا  
 پرندوں کی چہک، پھلوں کی بہار کہہ رہی ہے کیا  
 شاخوں کی لچک، قمریوں کی پکار کہہ رہی ہے کیا  
 شعلوں کی لپک، نمرودوں کی نار کہہ رہی ہے کیا

تو مختار ہے سب حیات کا، تو مختار ہے سب حیات کا  
 نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا، نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا

چندا کی چمک چاندنی پُر نور کہہ رہی ہے کیا  
 شیشوں کی چھنک ، فضاءِ مخمور کہہ رہی ہے کیا  
 بجلی کی کڑک، ہوا شرابور کہہ رہی ہے کیا  
 فضائے فلک، ہو کے نور ، نور کہہ رہی ہے کیا

تو خالق ہے سب کائنات کا، تو خالق ہے سب کائنات کا  
 نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا، نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا



## کدورت

تو چاہے تو در آئیں دل میں اجالے  
 نہ چاہے تو ہو جائیں دل کالے کالے  
 تو چاہے تو بھٹکیں، تو چاہے تو سنوریں  
 تو چاہے تو کھل جائیں بند دل کے تالے  
 جو بھٹکے ہوئے ہیں جو بگڑے ہوئے ہیں  
 تیرے بنا انہیں کون سنبھالے  
 جو ڈرتے ہیں تجھ سے اور تیرے قہر سے  
 نہیں کرتے ہرگز کام وہ کالے  
 جو عصیاں پہ اپنے پشیمائیں ہیں رہتے  
 زمین و فلک سنتے ہیں ان کے نالے  
 جسے چاہے تو دے بے شمار رزق اپنا  
 تو چاہے تو لے چھین منہ سے نوالے  
 نہیں شکر کا لفظ آتا لبوں پر  
 گرچہ بہت دل نے ارماں نکالے



تیرے قہر کی آندھیاں چل رہی ہیں  
 مولا تو مجھ کو ان سے بچا لے  
 بغض و کینہ کے باعث فضا ہے مکدر  
 نوع انسان دلوں کی کدورت مٹا لے



ہے یہ حکم تیرا یاد مجھ کو کرو  
 دعا مجھ سے کرو اور جی سے ڈرو  
 عمل صالح کرو اور حق پہ چلو  
 زندگی بے یونہی بسر کرتے رہو



## بھرم

تیرے قہر سے یا رب ڈروں میں  
 رضا تیری میں کاش مروں میں  
 تیری حکمت کا کس کو پتہ ہے  
 کس کام میں خوش یا خفا ہے  
 بخش دے خون چاہے تو سارے  
 اور چاہے تو کیڑے سے پکڑے  
 قہر کی تیرے حد بھی نہیں ہے  
 مہر بھی تیری تھوڑی نہیں ہے  
 حساس جتنے بھی دل ہیں یہاں  
 کئے اپنے پہ رہتے پشیمان  
 سچے دل سے وہ ڈرتے ہیں تجھ سے  
 اکثر روتے ہیں تیری پکڑ سے  
 تو بھی چھوڑے گا نہ ان کو تنہا  
 رحمت اپنی میں تو ان کو لے گا

ہوں میں بیشک بہت ہی گنہگار  
 نہ کرنا رحمت سے اپنی تو انکار  
 ہو کرم مجھ پہ تیرا یہاں بھی  
 رکھنا مولا بھرم تو وہاں بھی



تیرا  
 ہے راج سارے جہانوں پہ سویرا  
 تیرے حکم سے آیا جگ میں اندھیرا  
 تو چاہے تو چھت جائے پل میں بھی سویرا  
 نہ چاہے تو ہو نہ سبھی بھی سویرا



## وردِ خدا

ورد تیرا الہی کرے ہر زباں  
 ورد تیرے سے مل جائے دل کو اماں  
 ورد کرتا ہے تیرا ہر اک جہاں  
 ورد کرتا ہے تیرا مکاں لامکاں  
 ورد کرتا ہے تیرا زمین و زماں  
 ورد تیرے سے نہ ہو کسی کا زیاں  
 اے خدا ! اے خدا ! اے خدا ! اے خدا

ورد سے میرے دل کو ملے روشنی  
 ورد تیرا جہانوں کی رخشندگی  
 ورد تیرے سے ملتی ہے سب کو خوشی  
 ورد تیرے سے تاروں میں تابندگی  
 ورد سے ملے روح کو تازگی  
 ورد سے ملے ذہن کو آسودگی  
 اے خدا ! اے خدا ! اے خدا ! اے خدا

ورد تیرا چمن کی ہواؤں میں ہے  
 ورد تیرا فلک کی گھٹاؤں میں ہے  
 ورد تیرا بہاروں خزاؤں میں ہے  
 ورد تیرا سحر کی نواؤں میں ہے  
 ورد تیرا ساری فضاؤں میں ہے  
 ورد تیرا دلوں کی صداؤں میں ہے  
 اے خدا ! اے خدا ! اے خدا ! اے خدا

ورد تیرا ہے مردہ دلوں کی جلا  
 ورد تیرا ہے ہر روح کی ضیاء  
 ورد تیرے سے حاصل ہو تیری رضا  
 ورد تیرے سے ہو ہر وبا کو شفا  
 ورد تیرا میری سوچوں کی قبا  
 ورد تیرا ہے ہر دم وفا ہی وفا  
 اے خدا ! اے خدا ! اے خدا ! اے خدا



## مہکتے گلاب

خدا کی رسی خدا کی کتاب  
 پیاسا نہ ہم کو رکھے جناب  
 مضبوط پکڑ کے گر ہم چلیں  
 سنور جائے اپنی حالت شباب  
 اس سے نہ گر ہم باہر چلیں  
 آئے گا نہ پھر کوئی عتاب  
 دیوانہ بہت، نہیں فرزانہ وہ  
 اس سے باہر نکل کے جو دیکھے خواب  
 خوابوں کی دنیا میں کھوئے رہنا  
 اس کی حقیقت دراصل سراب  
 مضبوط پکڑ لیا جس نے خدا کو  
 دارین اس کے مہکتے گلاب



## امام

میرے دل میں سدا تیرا نام رہے  
 میری جاں کو سدا تجھ سے کام رہے  
 نہ نکلوں تصور سے تیرے کبھی  
 صبح آتی رہے یا شام رہے  
 پکارے نہ دل تجھ سے بڑھ کر کسی کو  
 کامیاب ہو یا ناکام رہے  
 جس نے تیرے سوا لو کسی سے لگائی  
 بس، دور سے اس کو سلام رہے  
 تیرے حکموں پہ چلنا سراسر فلاح  
 تیرے حکموں کا یہ دل غلام رہے  
 تیری راہوں سے جس نے ملائی نہ راہیں  
 تیرا فرماں وہی بدنام رہے  
 نہ لذت کوئی اس عبادت میں ہے  
 شوق تیرا نہ جس میں امام رہے

یہ دعا ہے کہ مسلم تجھے جان جائیں  
 قرآن کا نہ ہم پہ الزام رہے  
 اپنے اعمال کو ڈھال لیں آؤ دیں میں  
 پھر کیوں نہ توقیرِ اسلام رہے  
 محبت تیری سے تشنہ نہ جاؤں یہاں سے  
 لب پہ تیری محبت کا جام رہے





## سوچ

ذکر خدا کا کرتے جائیں  
 عمل صالح کرتے جائیں  
 برا کہیں نہ کسی کو بھی  
 سوچ اپنی سلجھاتے جائیں  
 پائیں گے ہم ہر صلہ وہاں  
 ہر اچھا عمل اپناتے جائیں  
 نام خدا کی برکت سے  
 بگڑے کام سنوارتے جائیں  
 رب ہی رب ہو چاروں اور  
 اللہ ہی کو پکارتے جائیں  
 الا اللہ کو ورد بنا لیں  
 گیت خدا کے گاتے جائیں  
 کوئی نہیں اللہ کا ہمسر  
 سب کو یہ سمجھاتے جائیں

شرک نہیں رب بخشے گا  
 شرک ہے کیا بتلاتے جائیں  
 ہر شے وردِ خدا ہے کرتی  
 پیچھے ہم نہ رہتے جائیں  
 موڑ لیں ہم ہر اک سے منہ  
 دل میں خدا کو بساتے جائیں  
 زبان و دل میں رب کو بسا کر  
 خالص عبادت کرتے جائیں  
 اچھے اچھے کر کے کام  
 خوش ہم رب کو کرتے جائیں  
 شافع بنے گا روزِ حشر  
 اس کی شفاعت مانگتے جائیں  
 مولا خطائیں معاف سب کر دے  
 اس کی رضا میں ڈھلتے جائیں

تشنہ کی التجا ہے سب سے  
دعا میں یاد اسے رکھتے جائیں



مانگتے جاؤ رب سے معافی  
ہو جائے گا دل بھی صافی  
جتنے مرض ہیں خواہش کے  
سب سے بڑھ کر اللہ شافی  
بھٹکو نہ تم اور طرف  
ہمارے لئے اللہ ہے کافی



## بحر و بر

مدح تیری، زباں میری کر کیا سکے

مدح تیری بنا بھی رہ نہ سکے

اک دنیا ہے تیری بالائے بحر

اک پانی کے نیچے بھی دنیا بسے

کتنی دنیا بنائیں تو نے افلاک میں

کتنی دنیاں ہیں آسماں کے تلے

چیز چھوٹی ہو کوئی یا کہ بڑی

نظر تیری سے کوئی مگر نہ چھپے

ہیں کتنے حسین تیرے سارے جہاں

تیری مدح سے عاجز کبھی نہ رہے

بحر و بر کی ہیں سب جو رنگینیاں

تاباں ہیں یہ سب تیرے نور سے

محبت تیری کا بھرتا ہے دم ہر نفس

پورا اس پہ مگر کوئی اُتر نہ سکے

مدح تیری بھلا ہم کیا کر سکیں

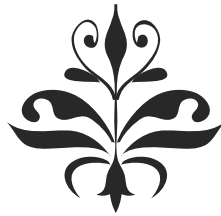
رہے عاجز سمندر تیری مدح سے

کوئی کتنا بھی چھپ کے کرے برا کام

نظر تیری سے لیکن کبھی نہ چھپے

ہو گنہگار کوئی یا کہ پارسا

چاہئے مدح تیری ہر دم کرے



## توبہ

معاف کر دے خطائیں میری ساری  
شان تیری رحیمی و غفاری

ہاتھ پھیلاؤں صرف تیرے آگے  
دیتا ہے تو ہی دل کو سہارے

رحمت کا در کھول دے مجھ پر  
آئیں نہ غم کے سائے مجھ پر

دھڑکن دھڑکن میں تو چھپا ہے  
دل کے نگر میں راج تیرا ہے

دل کی بستی ہے تیری بستی  
رہتی ہے اس میں تیری ہستی

زمانہ کوئی ہو نیا پرانا  
ہستی تیری کو سب نے جانا

اچھے برے کو بھی یہ پتہ ہے  
ایک تو ہی دینے والا ہے

دیتا ہے تو ہی سب کو شفا بھی  
رہتی ہے سب پر تیری عطا ہی

رنگ ہو گورا یا کالا کسی کا  
مہرباں ہے سب پر تو ہی مولا

تیرے ہی آگے سب جھکتے ہیں  
مشکل میں بھی کب رکتے ہیں

نام تیرا کوئی جب لیں ہم  
دل کو سکوں آ جائے اس دم

پتے پتے میں حکمت تیری  
دانے دانے میں برکت تیری

یا رب کوئی بھی پل ہو دن کا  
اچھا ہے جو تیری یاد میں گزرا

چھوٹے ہوں یا بڑے گناہ  
ہوتے ہیں توبہ سے فنا

میری بھی توبہ قبول کر لے  
رحمت سے اپنی جھولی بھر دے



## تُو ہی تُو ہے یارب

گُلوں میں ہے تو گلہاروں میں تو  
 چمن میں ہے تو چمن زاروں میں تو  
 فضاؤں میں تو آبخاروں میں تو  
 گھٹاؤں میں تو ریگزاروں میں تو  
 پھلوں کی بہاروں چناروں میں تو  
 حسیں رنگ کے سب فواروں میں تو  
 برستی مہر کی پھواروں میں تو  
 پرندوں کی لمبی قطاروں میں تو  
 لدے برف سے کوہساروں میں تو  
 گردش میں کرتے سیاروں میں تو  
 طائرانِ چمن کی پکاروں میں تو  
 آسمانِ جہاں کے ستاروں میں تو



زمین کی سبھی مہکاروں میں تو  
 انساں کے بنے شہکاروں میں تو  
 تو ہی تو ہے یارب تو ہی تو ہے یارب  
 جہانوں کے سارے نظاروں میں تو



ہمیں کامل یقین تیری یکتائی کا ہے  
 حسن سارا عیاں تیری زیبائی کا ہے  
 کیوں نہ زمانہ شیدا ہو تیرا  
 نور بکھرا ہوا تیری رعنائی کا ہے



## فیض الہی

ہر سو میرے رب کا دیکھو فیض ہے جاری  
 چاہے جدھر بھی دیکھو اسی کی ہے پھلکاری  
 ہر دکھیا ہر دکھی نے آس لگائی اس سے  
 شفا دیتا ہے بس وہ ہی کیسی ہو بیماری  
 دیہات بھر دیئے اپنے رزق سے اس نے  
 فیض اس کا ہے لئے ہر دانہ ہر کیاری  
 ہر پیڑ ہر شجر میں کیسے اس کا فیض چھلکے  
 کیسے جھک رہی ہے شاخیں پھلوں سے ہو کے بھاری  
 مہکی فضا ملے باغوں میں جا کے دیکھو  
 اک کیف، اک نشہ ہو جائے دل پہ طاری  
 نہ نازکی میں کوئی مانند تتلیوں کے  
 چھوئیں ہاتھ، رنگ بکھرے، مرگئیں بیچاری  
 فیض اس کے سے جاری ایسے بھی ہیں دریا  
 اک کا میٹھا ہے پانی اور اک کا ہے کھاری

اک اور حسین منظر سوئے آسمان دیکھو

ہر سو ہو جب خاموشی اور رات اندھیاری

کیا حسن اس نے بخشاستاروں کی تاب سے

کبھی کر سکے نہ کوئی جن کی اختر شماری

شب و روز اس کا فیض جاری ہے جنگلوں میں

کیا بھاگتے وحش، کیا زیرے دھاری

جنگل کا شہنشاہ گر خوش باش بیٹھا ہے

چھوٹے بڑے کسی پہ نہ کچھ خوف ہے طاری

درختوں کی دنیا میں اک شور مچا ہے

بے خود خوشی کے گیتوں نے سب تھکن اتاری

کیسے پرندے چبکیں گل جھوم جھوم جائیں

گویا مسخر کر لی انہوں نے دنیا ساری

نہ مسحور دل ہوں کیسے، کیسے نغمگی نہ چھائے

مخمور چمن میں چلی جو باد بہاری

کیسے بھنبھنا رہی ہیں پھولوں پہ دیکھو دیکھو  
 رس چوسنے کو بے چین ہیں کھیاں ساری  
 رس چوس کے بنائیں گی یہ شہد میٹھا میٹھا  
 شہد کھا کے بھاگ جائے گی ساری پیاری  
 اک اور حسین منظر، اک دلکش نظارہ  
 گلوں کی تتلیاں بھنورے کریں مزے سے سواری  
 کیسے سمندروں میں تیری ہیں پھرتیں  
 ہیں کس قدر حسین یہ مچھلیاں ساری  
 ہیں اور بھی عجیب یہ سمندری وحوش  
 کیا خونخوار آکٹوپس اور بلائیں ہیں بھاری  
 مہرباں ہے وہ بہت کرے مہربانی سب پہ ہر دم  
 اسے مخلوق اپنی ساری ہے بہت ہی پیار  
 ہر ہر قدم پہ اس کا ہر ہر نفس پہ اس کا  
 رہتا ہے شب و روز فیض اسی کا ہی جاری

خشکی ہو یا تری ہو، ہے ایک رنگ سب میں  
وحدانیت کا رنگ لئے مخلوق ہے ساری

ہے برس رہا سبھی پر مسلسل اسی کا فیض  
کبھی نہ تھک سکے گی ذاتِ رحمتِ باری



بچے

میرے دل کے مٹا دے یا رب اندھیرے

دعا مانگتی ہوں سویرے

رہے جھوٹ سے نہ کبھی مجھ کو نسبت

رہ حق سے باہر ہیں ہر سو اندھیرے

میرا دل تو نورِ محبت سے بھر دے

چھٹیں اس سے ظلمت کے سائے گھنیرے

میرے ریشے ریشے میں سچ کو بسا دے

رس پُکائیں سچ کا یہ الفاظ میرے

پناہ مانگتی ہوں میں خفگی سے تیری

میرا سر تو اپنی رضا میں جھکا دے

کوئی ایسی بستی ہو یا رب کہ جس میں

ہر بندہ رضا تیری اپنا لے

ہے دعا تجھ سے میری اے میرے خدا

رضا تیری میں ڈھل جائیں بچے بھی میرے



## فتنے

شان تیری کو نہ پہچان سکیں ہم  
 تمنا ہے یا رب کہ مسلم بنیں ہم  
 تیرے واضح حکم جو ہم کو سنائے  
 بہت غور سے حکم تیرے سنیں ہم  
 تیرے حکم سن کے نہ سر سے اڑا دیں  
 جہاں تک ہو ممکن ان پہ چلیں ہم  
 حکم تو نے جہاں تک ہم کو دئے ہیں  
 ہو ان پہ عمل نہ حد سے بڑھیں ہم  
 نہ قرآن سے باہر کا سوچیں کبھی بھی  
 گر ہے تجھ سے محبت، تجھی سے ڈریں ہم  
 حسد کو برا تو نے بے حد کہا ہے  
 تو پھر کیوں نارِ حسد میں جلیں ہم  
 یتیموں کے مالوں کے نہ پاس جائیں  
 اگر ہو ضرورت تو تھوڑا ہی لیں ہم

رشتوں کو توڑیں نہ فتنے پھیلائیں

جو گناہِ کبیرہ ہیں ان سے بچیں ہم

جو مقدر کا تارا ہو گردش میں اپنا

دم واپس آس تجھ سے رکھیں ہم

گلے سے لگا لیں محبت سے سب کو

جفا کا صلہ بھی وفا ہی سے دیں ہم

برائی کے بدلے نہ کانٹے بکھیریں

کریں گر محبت تو پھول چنیں ہم

محبت کا ہم سب کو خوگر بنا دے

بروں کو بھی ساتھ ملا کر چلیں ہم





## امیدیں

سوئے دلوں کو جگاتا ہے تو  
 امیدیں دلوں میں بساتا ہے تو  
 تمنائیں دل کی نہ تجھ سے چھپیں  
 آرزوؤں کو بر بھی لاتا ہے تو  
 نہیں تجھ سے پردہ کسی قلب کا  
 دلوں کی تہوں میں سماتا ہے تو  
 دلا کے امیدوں کو مایوس کرنا  
 کس کس طرح آزماتا ہے تو  
 نہ مایوس ہو، ہے یہ ارشادِ پاک  
 نئے حوصلے پھر بڑھاتا ہے تو  
 پُر امید کرنا نئے حوصلوں سے  
 سامنے کن رُخوں سے آتا ہے تو  
 جو پکارے تجھے امید کے ساتھ  
 اس کی امید پر مسکراتا ہے تو

نہ مایوس کرنا یہ ہے شان تیری  
 جلوہء شان اپنی دکھاتا ہے تو  
 گر نہ پوری کرے تو امید کسی کی  
 یہی بہتر ہے ، اس کو بتاتا ہے تو  
 جو مایوس ہو کے تجھے بھول جائے  
 بہت اس کو پھر ستاتا ہے تو  
 تو ہے دلِ انسان سے بے حد قریں  
 قربتِ قلب سے بلاتا ہے تو  
 بھلایا تھا جن اُمتوں نے تجھے  
 ان اُمتوں کے قصے سناتا ہے تو  
 کیونکر رکھیں تجھ سے اپنی امیدیں  
 کئی طرح سے یہ سکھاتا ہے تو  
 امیدیں ہوں اچھی تو پوری کر کے  
 خوشی سے پھر ہم کو ہنساتا ہے تو  
 گر بری ہوں امیدیں، صد شان تیری  
 کر کے ان کو بھی پورا دکھاتا ہے تو

ہے جکڑا گیا انساں اس حال میں  
 جال امیدوں کے ہر سو بجھاتا ہے تو  
 دونوں رستے دکھا کے یہ انساں پہ چھوڑا  
 جس رستے کو چاہے، چلاتا ہے تو  
 محبت کا تیری جو دامن پکڑ لے  
 وفا اس سے ہر دم نبھاتا ہے تو



## صنایِ فطرت

ہر کام میں تیرے ندرت  
 تیری شاہی جہانوں پر  
 ہو حکم تیرا تو فوراً  
 مہربان ہے تو کچھ ایسا  
 کرے تجھ پہ بھروسہ جو  
 تیرے کام نرالے ہیں  
 احساس تیرا ہر جا  
 تیرے نام سے ہوتی ہے  
 ڈر تیرا رکھیں ہر دم  
 غرور میں ہو گئے پاگل  
 رکھیں مال کو اپنے پاک  
 امید نہ تجھ سے توڑیں  
 ہر کام ہے تیرا عجیب  
 بن دیکھے ڈرا تجھ سے  
 اک تو ہی صنایِ فطرت  
 ہر شے پر تیری قدرت  
 بند ہو جائے دل کی حرکت  
 ہر سو تیری ٹپکے رحمت  
 ہر حال میں تیری نصرت  
 خوشحالی، کہیں بے عسرت  
 خلوت ہو یا کہ جلوت  
 ہر کام میں ہے شک برکت  
 جو بھی ہیں کہ اہل ثروت  
 چھین لے گا وہ ساری دولت  
 مولا کی یہی ہے نصیحت  
 جو بھی ہیں کہ اہل غربت  
 ہر کام میں تیری حکمت  
 ایماں سے اسے ہے نسبت

یا رب یہ دعا ہے تجھ سے  
 دے ایماں کی مکمل دولت



## مطمئن ضمیر

میری زندگی کے مالک مجھے دولت سکوں دے  
 مایوس نہ لوٹانا، آئی ہوں در پہ تیرے  
 چاہے جس سے چھین لے، جسے چاہے بخش دے  
 شاہی جہانوں کی سب ہوتھوں میں ہے تیرے

ہے آسرا ہی تیرا ہر دکھی اور سکھی کو  
 کوئی کیسے حال میں ہو، ہے پکارتا تجھی کو  
 رہے نامراد نہ وہ جو لگائے تجھ سے آس  
 خلوت ہو یا کہ جلوت ہے تو ہی اس کے پاس  
 ہوا بامراد جو سکوں اس کو مل گیا  
 ہر غیر ہر باطل سے دل اس کا چل گیا

نا امید نہ ہو تجھ سے رہا بے مراد جو  
 کسی اور در سے مانگے تجھے چھوڑ کر نہ وہ

مشکل ہو چاہے کتنی، ہے صبر، فرض ہم پر  
 ہے حکم یہ خدا کا رہیں اس سے باخبر  
 رحمان ہم پہ ہرگز نہ بوجھ ڈالے اتنا  
 جو ہو ہماری طاقت سے بہت ہی زیادہ  
 کئی طریقوں سے وہ آزمائے سب کو  
 محبوب بنائے اس کو جو پاس ہو گیا ہو  
 جو پاس ہو گیا اسے مل گیا سکوں  
 اس پہ نہ چل سکا کسی اور کا فسوں



## شاہِ گلِ جہاں

رحم کر ہمارے حال پہ اے شاہِ گلِ جہاں  
ہر دل کی تجھ کو ہے خبر اے شاہِ گلِ جہاں

نہ آسمانوں میں چھپی نہ ہی زمین میں  
ہر شے پہ تیری ہے نظر اے شاہِ گلِ جہاں  
تو رب المشرقین، تو ہی رب المغربین  
تو خدائے ہر پیہر اے شاہِ گلِ جہاں

تیری ہی بادشاہت، ہے تیری سلطنت  
تیرا ہی سب یہ کرو فر اے شاہِ گلِ جہاں  
جسے چاہے تھوڑا دے، جسے چاہے بے حساب  
تو ہی داتا سب کا ہے مگر اے شاہِ گلِ جہاں

ہے مٹھی میں تیری سب جہانوں کی جنبش  
جنبش کا تیری سب پہ اثر اے شاہِ گلِ جہاں

مٹی میں مل کے مٹی ہوئے نیک و بد سبھی  
باقی رہے گا تو مگر اے شاہِ گلِ جہاں

ہدایت کی تیرے ہاتھ میں ڈوری ہے پھر ہمیں

نہ چلانا بدی کی ڈگر اے شاہِ گل جہاں

تجھ سے لگائیں آس، ہو تجھ سے ہی امید

در پیش سفر ہو کہ حضر اے شاہِ گل جہاں

آفت میں ملک و ملت، کب دُور ہوگی کلفت

دے ہم کو اپنی تو سپر اے شاہِ گل جہاں

حاکم بنے اغیار، دل غم میں گرفتار

کب غم کی ہوگی شب بسر اے شاہِ گل جہاں

ہدایت تو ہم کو دے دے پریشان دل کو کر دے

پہچانیں اپنی رہگزر اے شاہِ گل جہاں

صالح عمل کیا چھوڑے سب چھٹ گئی شاہی

یہ اپنا تو نہیں سفر اے شاہِ گل جہاں

ہوں آزاد یہ فضا میں، آزاد ہی ہوائیں

شاداں رہے یہ اپنا نگر اے شاہِ گل جہاں

سب جہانوں کے خزانے ہیں تیرے ہی قبضے میں

قبضے میں تیرے خشک و تر شاہِ گل جہاں



ایسی تڑپ عطا کر، ایسا گریہ نیم شب دے  
دھل جائے دامن تر اے شاہِ گل جہاں

حالت نہیں بدلے گا اور لوگ لے آئے گا  
نہ ہم پہ اگر ہوا اثر اے شاہِ گل جہاں

نہیں کوئی تجھ کو مشکل معمول ہے یہ تیرا  
بدلنا امت دھر اے شاہِ گل جہاں

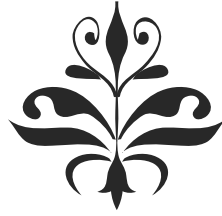
منکر ہو چاہے کتنا، مفسد ہو چاہے کتنا  
نہ کسی کو تجھ سے ہے مفراے شاہِ گل جہاں

رکھ لاج لے ہماری، آئے نہ اپنی باری  
سب موتی گئے ہیں بکھر اے شاہِ گل جہاں

ہیں گنہگار تیرے، پر رحم ہم پہ کر دے  
بیشک ہیں تیرے ہی بشر اے شاہِ گل جہاں

کمزور ہم بہت ہیں، حق راہ پہ چلا دے  
کہتی ہے تجھ سے چشمِ تراے شاہِ گل جہاں

چلتا وہی ہے حق پہ چاہے جو چلنا  
مددگار میں اسی کا کہے شاہِ گل جہاں



میں نے فرشتے بنائے ہیں لاکھوں  
نہیں ایک بھی کوئی انسان جیسا  
پالے تو اسرارِ فطرت کے سارے  
تجس کا بے حد مادہ دیا  
جو آگے بڑھے گا بہت غور کر کے  
پھل اپنی محنت کا پالے گا

## ایمان میں کامل

منظر دوزخ کا ہم کو دکھا دے تو یا رب  
 دل اس سے ہمارے ڈرا دے تو یا رب  
 ہدایت ہے ساری تیرے ہاتھ میں  
 راہ سیدھی پہ ہم کو چلا دے تو یا رب  
 گناہوں سے اپنے ہم مانگیں یوں معافی  
 گھٹا رحمت کی اپنی برسا دے تو یا رب  
 سیاہ کاموں پہ ہم کو ہے ناز بے حد  
 سیاہ کاموں پہ ہم کو رُلا دے تو یا رب  
 خوار ہو گئے چھوڑ کے نُور تیرا  
 دل اس کی طرف پلٹا دے تو یا رب  
 محشر میں پھریں ہم نہ منہ کو چھپائے  
 بُرے کاموں سے دل ہٹا دے تو یا رب  
 ہر اک نے الگ رب بنایا ہوا ہے  
 اپنے آگے ان سب کو جھکا دے تو یا رب

دلوں کی سیاہی کو جب دھولیں ہم  
 نورِ ایمان سے دل جگمگا دے تو یا رب  
 بنیں ایمان میں ایسے کامل کہ پھر  
 مژدہ اپنی رضا کا سنا دے تو یا رب



روح گھائل میری شرک کی بُوسے ہے  
 ہوا یہ کیسی وطن میں چلی یا رب  
 بہت دور رستے سے ہم جا رہے ہیں  
 دکھا ایمان کی سیدھی گلی یا رب



## غریب

تو ہی ہے تو ہی شاہ رگ کے قریب  
نہیں ہے کسی اور کا یہ نصیب

تو سنتا ہے ہر آدمی کی دعا  
ہو کوئی امیر یا چاہے غریب (4)

رسولوں کو بھیجا جو تو نے یہاں  
وہ آئے تھے بن کے تیرے نقیب (5)

دیں تیرے فرماں وہ ہر ایک کو  
نہ اندھیرے میں بگڑے کسی کا نصیب (6)

جو آئے گا دن آخرت کا الہی  
تو ہی شافع بنے گا اور تو ہی حسیب

ہو ڈر جس کو تیرا، آخرت پر یقین  
نہ جائے کسی اور در کے قریب

کسی اور در پہ جو سر کو جھکایا (7)

وہ لاریب مارا گیا ہے غریب (8)



## مقصد

خدا کے ہے قبضے میں ساری خدائی  
 خدا کی حکومت جہانوں پہ چھائی  
 ہر اک ذرے ذرے پہ ہر پتے پتے پہ  
 کرے روح و دل پہ فرمانروائی  
 ہے ہر اک جگہ پر ہے ہر اک قدم پر  
 اسی ذات کی ہوتی جلوہ نمائی  
 پسند کرتا نہیں دخل دینا کسی کا  
 وہ کرتا ہے ہر امر میں خود رائی  
 جو چاہو تو مل جائے جاں کے قریب  
 نہ چاہو تو پا نہ سکو تم رسائی  
 جہاں کوئی بھی نہ تمہیں دیکھ پائے  
 اسی ذات کو تم ہو آتے دکھائی  
 جہاں کھائی تم نے زمانے سے ٹھوکر  
 اسی ذات نے تیری ہمت بندھائی  
 ذلت اسی ہاتھ عزت اسی ہاتھ  
 جسے چاہے دے عزت یا رسوائی

نہیں بھولتا وہ کسی کے عمل کو  
سب نے اپنے عمل کی تاثیر پائی

مہرباں ہے ہر اک پر سراپا وہ رحمت  
اپنی رحمت کی چادر ہر اک پر بچھائی

غلام ہو گیا جو بھی اپنے خدا کا  
خدا نے بھی اس سے وفا ہے نبھائی

محبت ہے اس کی ہر اک دل پہ حاوی  
جو نہ سمجھے، کرے وہ در در گدائی

نہیں بے سبب کے پکڑتا کسی کو  
کتاب اپنی میں ہر اک راہ بتائی

گر اس کی محبت کا دامن پکڑ لیں  
نظر آئے ہر راہ میں خوشنمائی

دل و جاں سے تشنہ کی ہے آرزو یہ  
دل خدا کی محبت کا ہو تمنائی



## نزاکت

ہر دل کی ضرورت ہے چاہت تیری  
 ہر دل میں سمائی محبت تیری  
 ہے تیرا ہی کل جہانوں پہ قبضہ  
 سب جہانوں پہ چھائی حکومت تیری  
 تو واقف میرے حال سے خوب ہے  
 میرے چھا گئی دل پر سطوت تیری  
 جدھر رخ کروں میں جہاں بھی میں جاؤں  
 ہر سو نظر آتی ہے رحمت تیری  
 ہے تیری محبت کا ہر دل میں گھر  
 ہر دل میں بسی ہے الفت تیری  
 نہ کسی اور دیکھوں نہ جاؤں کسی در  
 کافی میرے لئے ہے محبت تیری  
 میں تجھے بھول جاؤں یہ کیسے ہے ممکن  
 چار سو میرے پھیلی ہے نکبت تیری



میں نے سجدے سے سر نہ اٹھایا ابھی  
 آئی میرے لئے چلی نصرت تیری  
 جس کا کوئی نہیں ہے سہارا جہاں میں  
 ملی رنجو ر دل کو شفقت تیری  
 ہو کوئی تنہا جہاں میں یا رکھتا ہو محفل  
 ہر جاں کی طلب ہے رفاقت تیری  
 تہ دل میں سب کے ہے تو ہی چھپا  
 دل منکر پہ چھائی ہے ہیبت تیری  
 خیال آئے نہ دل میں کبھی غیر کا  
 تمنا، ایسی کروں میں عبادت تیری  
 غیر پہ تکیہ؟ تیری ہے تو ہیں اکبر  
 مار ڈالے نہ مجھ کو نزاکت تیری  
 سعی کتنی کروں اچھے عملوں کی یا رب  
 چاہئے مجھے ہر دم شفاعت تیری  
 ہو کے بندے تیرے تجھ سے ہیں دور ہم  
 بجا مولا ہے بالکل شکایت تیری

تیرے در پہ جو آیا پشیمیاں و نادم  
معاف کر دینا اس کو، ہے عادت تیری

چلے باد مخالف کتنی جہاں میں  
حوصلہ دے رہی ہے ضمانت تیری

سناؤں دنیا کو میں تیرا کلام  
میرے اللہ ملے گر اجازت تیری



## سجاوٹ

اے خدا! نامکمل بہت میرا ایمان ہے  
 پورا کر دے اسے تیرا احسان ہے  
 کیوں لرزتا نہیں دل تیرے خوف سے  
 معاف کر دے اسے کہ یہ نادان ہے  
 اے دل بے ضمیر نہ اس سے نکل  
 تیرا قرآن ہی تیری پہچان ہے  
 تیرے حکموں پہ اک دن جھکے گا یہ سر  
 آئے گا جلد وہ دن یہ امکان ہے  
 اے دل بے خبر کہہ حقیقت تو اپنی  
 کیوں حقیقت سے اپنی تو انجان ہے  
 اس کو پہچان لے نہ پچھتائے پھر  
 چند دنوں کی تو یہ روح مہمان ہے  
 ایک پل کی کہانی یہ سب کائنات  
 دوسرے پل میں سب کچھ یہ بے جان ہے

کیوں رہتا ہے یہ ہر گھڑی بے قرار  
 کیوں پارا بھرا دل انسان ہے  
 اس کے ایماں کا ہے امتحاں اس گھڑی  
 جس گھڑی دل بہت ہی پریشان ہے  
 معاف کر دے الہی اس دل کی خطائیں  
 چلنا حکموں پہ تیرے کہاں آسان ہے  
 تیرے حکموں پہ چلنا ہے مشکل مگر  
 میری پہچان ہی تیرا قرآن ہے  
 خبر لے تو اے دل اپنے کی پھر  
 بے جان ہو گیا یہ کہ کچھ جان ہے  
 کر اس کی سجاوٹ کی تشنہ تو فکر  
 سونا سونا کیوں دل کا مکان ہے



## آبشار

ہو برسات گر خوشی کی تیرا نام میں نہ بھولوں  
 تیرا نام ہو زباں پر آکاش کو جو چھولوں  
 خوشیوں کے جھولنے میں غافل رہوں نہ تجھ سے  
 اے کاش جان جاؤں تو خفا نہیں ہے مجھ سے  
 دکھ درد تو ہیں ساتھی انسان کے قسم سے  
 ایمان ڈول جائے نہ کسی کا بھی الم سے  
 گر ہو موسمِ بہار، تشکر کے پھول مہکیں  
 جو ہو موسمِ خزاں، امید تجھ سے رکھیں  
 خوشیوں کے سارے موسم یوں بیتیں جیسے لمحے  
 چند مشکلوں کے دن، کئی سال جیسے گزرے  
 خوشیوں کی آبشار میں تجھے یاد رکھے انساں  
 غم کی پھوار میں بھی غافل نہ ہو مسلمان



## سچائی کا پرچم

لمحہ لمحہ زندگی کا یوں بسر ہوتا رہے  
ہو حکومت اس کی دل پر، درد لب کرتا رہے

سچے، خالص ہیں بہت سے پیار دنیا کے، مگر  
سب سے خالص اس کا پیار، اس کا دم بھرتا رہے

زندگانی ہے وہی جو سچ کے سانچے میں ڈھلی  
سچا آدم ہے وہی جو حق پہ جاں دیتا رہے

ہے خدا کا نام سچا، ہیں خدا کے کام اچھے  
سچ کا پرچم تھام لیں، جھوٹ خود مرتا رہے

خود کو گرہم جان لیں، حق کو بھی پہچان لیں  
حق پہ گرہم چل پڑے، کردار سنورتا رہے

یہ جہاں بھی اس کا ہے آخرت بھی اس کی ہے  
اپنے ہر اک فعل میں رب سے جو ڈرتا رہے



## وفا کا دیا

مایوسیوں میں کس نے جلایا دیا وفا کا  
 تاریکیوں میں کس نے جلایا دیا ضیاء کا  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 کس نے بدلا قربتوں میں دوریوں کو  
 کس نے مٹایا آکے سب مجبوریوں کو  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 محبتوں کے کس نے کئے روشن دیئے  
 نفرتوں کے کس نے چراغ گل کئے  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 کس نے بخشا زندگی کو حسن و آب  
 کس نے روشن کر دیئے کئی آفتاب  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 تتلیوں میں رنگ حسین کس نے بھرے  
 جگنوؤں میں کس نے کئے روشن دیئے  
 میرے خدا نے ، میرے خدا نے

کس نے کلیوں کو سکھایا مسکرانا  
 کس نے بھنوروں کو سکھایا ان پہ آنا  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 کس نے شاہوں کو گدا پل میں کیا  
 کس نے یتیموں کو پیہر کر دیا  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 کس نے کمزوروں کو دی ہے برتری  
 کس نے رسولوں کو سکھائی عاجزی  
 میرے خدا نے، میرے خدا نے  
 تو نے ہی میرے خدا! تو نے ہی سب کے خدا!





## نصب

فطرت کے تیری جلوے دیکھوں میں جب الہی  
 حیرت میں ڈوب جائے میری چشم تب الہی  
 کب اختیار میں ہے کروں تیری میں ثناء  
 اک شور دل میں برپا، خاموش لب الہی  
 اک ہجوم خواہشوں کا میں ہر طرف ہی دیکھوں  
 مجھ کو بچالے ان سے جاؤں نہ دب الہی  
 مشکل کو حل کرانے، پریشانیاں مٹانے  
 کسی اور در پہ جاؤں، چاہا ہے کب الہی  
 مشکل ہو چاہے کتنی، پریشانیاں ہوں کتنی  
 ان کا حل کروں میں تجھ سے طلب الہی  
 مشغول گو ہیں لیکن غافل نہیں ہیں تجھ سے  
 دل میں پکاریں تجھ کو شب و روز سب الہی  
 نکلے نہ دل سے میرے تیرا نام اس سے بھی  
 عروج پر ہو جب بزم طرب الہی

حفاظت میرے ایماں کی ہے تیرے ہاتھ میں ہی  
 جاں بخش دے تو اس میں، ہوں جاں بلب الہی  
 دیکھوں میں سر بلند دنیا میں دین اپنا  
 دعا نکلے میرے دل سے یہی روز و شب الہی  
 خون جگر کے موتی نازک ہیں آبلے  
 مٹی میں مل نہ جائیں یونہی بے سبب الہی

گر اختیار میں ہو تیرے دین کا میں پرچم  
 دنیا میں سب اونچا کر دوں نصب الہی



## زندہ ضمیری

میرے مولا مجھے ایسی دے زندگی  
 کہ سچی کروں تیری میں بندگی  
 مروں نہ کسی ایسی خواہش پہ میں  
 جس میں ہو جائے شامل تری ناخوشی  
 اے خدا! دے ضمیر ایسا زندہ مجھے  
 کرے ہر موڑ پر جو مری رہبری  
 غلط سوچوں پہ مجھ کو پریشان کر دے  
 ثابت مجھ پہ کرے حق کی برتری  
 بنا دے اسے میری سوچوں کا رہبر  
 ہو میری سوچوں پہ حاصل اسے سروری  
 ایسی سچی عبادت میں تیری کروں  
 کہ ملے روح و دل کو تازگی  
 رہوں تیری محبت میں سرشار میں  
 پاس آ نہ سکے میرے افسردگی

ہو تری رضا زندگانی کا حاصل  
میرے آئے کسی کام میں نہ کبھی



بہت ساری مخلوق سے تو نے اپنی  
اہلی جو دی ہے مجھے برتری  
کتنا یہ اعزاز تو نے ہے بخشا  
چاہیئے نہ نفاق کروں تجھ کو کبھی

## حکم مصطفیٰؐ

رحمت کی خود پہ اوڑھ لی چادر میرے خدا نے  
 رحمت کے اس کی زیر اثر آئے سب زمانے  
 جو بھی ملیں ہمیں رنج و غم جہاں میں  
 احکام اس نے بھیجے ہر رنج و غم مٹانے  
 ملاح اس سے بڑھ کے کوئی اور ہو گا کیا  
 جب جاں پہ آگئی پتوار لگا وہ چلانے  
 ہر ذی نفس کو اس کا شعور، اس کی آگہی  
 گائے ہر نفس نہ کیوں پھر اس کے ہی ترانے  
 گرچہ ہے وہ رحیم و کریم بھی بہت ہی  
 خبردار ہوں سبھی، لگے کوئی نہ اترانے  
 ہر راحت اور خوشی ملے اس کے اذن سے ہی  
 بن جائیں کاش ہم بھی اس کے ہی دیوانے  
 پہنچا دیئے ہیں میں نے احکام سب خدا کے  
 عمل کرو سب ان پر، یہ کہا تھا مصطفیٰؐ نے



## فسوں

حمد تیری الہی میں کیا کروں  
ذکر تیرا ہو لب پر، جیوں یا مروں

لے کے کشتول جاؤں کہاں اور میں  
نام تیرا ہی لے لے کے کا سے بھروں

میری ہستی کا کچھ اور مقصد نہ ہو  
حکم تیرے بیاں ہوں جب تک جیوں

حکم تیرے سے باہر نہ نکلوں کبھی  
جاں فسرده ہو میری یا خوش رہوں

میرے مولا تو ظرف ایسا مجھ کو نہ دے  
شکوہ تجھ سے کروں گر رہوں میں زبوں

تیری ہستی ہی ہے لائق حمد صرف  
حمد سے اپنے چاک گریباں سیوں

میری ہستی پہ چھایا رہے ہر گھڑی  
تیری الفت، محبت چاہت کا فسوں



## انگلیں

میرے اللہ تو ہے کتنا جمیل وحسین  
 ہے باغِ فطرت تیرا کس قدر دلنشین  
 نو شگوفوں پہ جتنی تھیں کلیاں لگیں  
 نورِ خور سے بڑے بانگین سے کھلیں  
 ڈالی پھولوں سے جو لد گئی نخل کی  
 سجدہ کرنے کو جھکتی ہے اس کی جبین  
 چوم لیتی ہیں پھولوں کو اڑ اڑ کے جو  
 جمع کرتی ہیں مل کے وہ سب انگلیں  
 انگلیں کا یہ اعجاز دیکھو ذرا  
 اس میں تو نے ہیں کتنی شفا سیں رکھیں

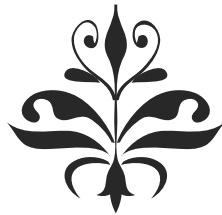


## تمنا

بڑی مہربانی ہے مجھ پر خدا کی  
 مجھے اس نے دولت ہر اک عطا کی  
 نکالا مجھے اس نے رنج و مہن سے  
 معافی مجھے دی ہر اک خطا کی  
 نہ احسان اس نے کوئی بھی جتایا  
 احسانوں کی اس نے رواں ندیا کی  
 بھرے میرا دامن وہ اپنے کرم سے  
 اور عبادت میری؟ صرف شرم و حیاء کی  
 سنوارے وہی بگڑے کام اپنے  
 آؤ پہنیں پھر مالا اس کی رضا کی  
 صالح عمل کی توفیق دے دے  
 یہی شرط ٹھہری ہے تجھ سے وفا کی  
 میرا امتی جان لے اپنے رب کو  
 تھا مقصد میرا اور مرضی خدا کی



ٹھکرایا گیا ہر دوارے سے وہ  
 جس پہ قہر و غضب کی خدانے نگاہ کی  
 اس نے کیا گھر دل میں خدا کے  
 جس نے خلقِ خدا کی خدمت ادا کی  
 ایسی عبادت نہ ہو گی قبول  
 عبادت جو کی گر مکر و ریا کی  
 اس عبادت کا ہر ایک پہلو  
 عبادت اگر کی دو دو خدا کی  
 کوئی حکمِ خدا سے نہ باہر چلے  
 تمنا تھی کتنی میرے مصطفیٰ کی  
 دولت سکوں کی پائی اسی نے  
 جس نے خالص عبادت کی اللہ کی



## دل کا مالک

میرے دل کا مالک تو میرا خدا ہے  
 تو ہی ہے تو ہی ، دل دیتا صدا ہے  
 کسی اور کی طرف دیکھوں نہ غم میں  
 سکوں دے جو دل کو، وہ نام تیرا ہے  
 نہیں ہے دوا کے مرض کوئی ایسا  
 ہراک کی دوا ہے، ہراک کی شفا ہے  
 مدح ہو میرے دل میں دن رات تیری  
 کروں غیر کی میں ثناء، کب روا ہے  
 ہراک دل سے اوجھل ہراک پر ہے ظاہر  
 میرے مولا تیری یہ کیسی ادا ہے  
 میرے دل پہ ہو تیری حکمرانی  
 بسے غیر دل میں، سراسر جفا ہے  
 جھکے صرف تیرے ہی در پہ میرا دل  
 میرے دل کا یا رب تو ہی تو الہ ہے

یہاں ہوں وہاں ہوں جہاں بھی ہوں میں  
 میرا دل ہے تیرا تجھی پر فدا ہے  
 ہو تیری رضا پہ میرا دل بھی راضی  
 چاہے وہی دل جو تیری رضا ہے  
 رہے گا نہ زندہ نبی ہو ولی ہو  
 بقا نہ کسی کو ہر اک کو فنا ہے

فقط تو ہی واحد نشان ہر پکارے  
 تجھی کو، تجھی کو، تجھی کو بقا ہے



## سچائی کی راہ

حق ہے تیرا نام خدایا حق ہے تجھے پسند  
 تیرے آگے جھکتے ہیں سب جو ہیں ضرور تمند  
 حق ہی بولیں حق لکھیں اور حق کو کریں پسند  
 حق کے خلاف قول و عمل کو کبھی کہیں نہ قند  
 لگام ہو تیرے حکموں کی اور اس سے کھینچ کے رکھیں  
 کبھی نہ چھوڑیں بے لگام خواہشوں کا سمند  
 تیرے ذکر سے کاش کریں ہم سوچوں کو منور  
 تیرا ذکر ہے من کی غذا، اس کے ہوں پابند  
 تیری ہو پہچان سبھی کو تجھ سے لگائیں آس  
 کبھی نہ تجھ کو چھوڑیں ہم غمی ہو یا آند  
 حق ہے ہر اک اچھی بات حق کی کریں تلاش  
 حق کو اپنے دل میں بسا کر باہر پھینکیں گند  
 حق کی راہ فلاح کی راہ نہیں ہے اس میں کھٹکا  
 نکل کے حق سے کبھی بھریں نہ باطل کی زقند

حق کی ہے پہچان جس کو حق پہ جو چل نکلا  
 حق کی نظر میں بنے گا وہ ہی لعلِ ارجمند  
 حق کی راہ اپنا لو، حق کا ساتھ کبھی نہ چھوڑو  
 کرتے آئے نبیؐ ازل سے تیری طرف سے پند  
 عمل کریں ہم حق پہ ہر دم سستی نہ دکھلائیں  
 کابلی میں نہ ہو جائیں کہیں تالے دل کے بند  
 پکڑو پکڑو بڑھ کے حق کو وقت بہت ہے تھوڑا  
 جلدی سے ہم کر لیں آؤ اعمال کو اپنے بلند  
 نہ پکڑا گر ہم نے حق کو غرقِ ذلت ہوں گے  
 یاد رکھنا اے ہم وطنو! الفاظ یہ میرے چند



یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی۔  
 یہ ہیں وہ جن کے دل اور آنکھوں اور کانوں پر اللہ نے مہر کر دی  
 اور وہی غفلت میں پڑے ہیں (8-104۔ الخلل)



## آبرو

میرا جہاں میں کوئی نہ تیرے سوا خدایا  
 دنیا نے ساری مجھ کو سو سو طرح رلایا  
 ہر لمحہ میرے دل کو زخمی کیا جو اس نے  
 ہر اک قدم پہ تو نے کیا رحمتوں کا سایہ  
 تیرے آسرے پہ میں نے ہر دارسہہ لیا ہے  
 حق کہہ دیا سب کچھ بھی نہیں چھپایا  
 تیری آرزو میں جینا تیری آرزو میں مرنا  
 میری آبرو اسی میں ، میں نے یہی ہے پایا  
 تیرے سوا جہاں میں آیا نہ کام کوئی  
 وہی دے گیا دغا ، میں نے جس کو آزمایا  
 تو ہی دل کا رازداں ہے دل میں مکین جو ہے  
 مشکل کی ہر گھڑی میں تو نے غم میرا مٹایا  
 تیری مہربانیوں کا ادا شکر ہو تو کیونکر  
 اک بار گر رلایا ، سو بار ہے ہنسایا

ہر پتے نے دیا مجھے تیرا ہی پتہ  
تیرا نور ہر کلی میں، ہر پھول میں سمایا

تیری رحمتوں کے ساتھ تیرا قہر بھی غضب ہے  
تجھ سے ہوا جو منکر قہر اسی پہ تو نے ڈھایا

رہا نامراد وہ پائی فلاح نہ اس نے  
جس نے کسی کو تیرے سوا خدا بنایا

اک بار کی پکڑ سو سالوں پر ہے بھاری  
بچالے خدایا مجھ کو، تیرا رحم ہے سوایا

خالی گیا نہ وہ، پائی فلاح اس نے  
جس خوش نصیب نے در تیرا کھٹکھٹایا

جس نے بسایا تجھے ذہن و دل میں اپنے  
پھر راستے میں تیرے وہ کبھی نہ ڈگمگایا

رضا تیری میں بتائی اپنی حیات جس نے  
روزِ حساب اس کو تو نے شادماں اٹھایا

ڈرتا ہوں میں خدا سے تم بھی ڈرو اسی سے  
کرو کام اچھے اچھے، یہ نبیؐ نے تھا فرمایا



## مومنین کا کارواں

میرے دل کو پاک کر دے آلائش جہاں سے  
 اے کاش بچ میں نکلوں ہر ایک امتحاں سے  
 تیرے ہی ہاتھ میں ہے ہر عزت اور ذلت  
 جو طالب عزت ہے پائے تجھ سے مہرباں سے  
 ہے مہرباں تو کتنا رزاق سب سے بڑھ کر  
 ملے رزق تیرا ہم کو، زمین و آسماں سے  
 کہیں میں بھٹک نہ جاؤں، کر میری تو حفاظت  
 یا رب ملا دے مجھ کو مومنین کے کارواں سے  
 نہیں جانتی میں خود کو تجھے میری سب خبر ہے  
 نہ چھپا سکوں گی مولا، کچھ، تجھ سے رازداں سے  
 رہ جائے گا یہاں سب ہر مال و زر ہمارا  
 اچھے عمل ہی اپنے لے جائیں گے یہاں سے  
 پھیلے ہیں کتنے قصے عبرت کے یاں بشر کی  
 سبق جو لینا چاہے وہ لے لے ہر نشاں سے  
 جو کچھ بھی مانگنا ہے ہم مانگیں صرف تجھ سے  
 تجھے چھوڑ کر نہ مانگیں کسی اور آستاں سے





## بھروسہ

میرا آقا ہے مولا ہے میرا خدا  
 سب کا آقا ہے مولا ہے میرا خدا  
 میں پریشاں ہوں گر تو سکوں دے مجھے  
 ہوں فسرہ کبھی، غم دور کرے  
 جس طرح مہرباں مجھ پہ ماں باپ ہیں  
 ان سے بڑھ کر بہت میرے رب آپ ہیں  
 نہ غصے میں کوئی بھی حد سے بڑھے  
 پہرہ سوچوں پہ اس کی قرآں کا رہے  
 میں جو بیمار ہوں تو میرے پاس ہو  
 نہ ہو غمگین دل نہ کوئی یاس ہو  
 نہ دکھ اور رنج کوئی دل میں رہے  
 جو تو پاس میرے اور دل میں بسے  
 میں جو غربت میں ہوں نہ پریشاں رہوں  
 تُو ہے مالک و رازق بھروسہ کروں

گر امیری میں ہوں تو نہ حد سے بڑھوں  
 بنوں عاجز بہت اور تجھ سے ڈروں  
 نہ آنے والے سے کسی کو پتہ  
 کل جو پستی میں تھا وہی اوپر چڑھا  
 حکمتیں اپنی تو جانتا اے خدا  
 مفلسی میں تھا جو کل، فاصلہ بنا  
 میں جو باہر رہوں حکموں سے تیرے  
 ہے دُعا تجھ سے، میری اصلاح کر دے



## شکرِ مولا (آزاد نظم)

آرزو میری ہے یہ	سامنے تیرے یا رب
سر سجدہ ہوتی رہوں	شکر میں رہوں کرتی
تو نے جو عطاء ہے کیا	بن طلب ہی مجھ کو دیا
کتنے میرے خوابوں کو	معتبر تو نے کیا
پھیلنے دیا نہ کبھی	دستِ آرزو میرا
صرف سامنے اپنے	مہرباں نہ اور کوئی
تجھ سے ہی دعائیں ہیں	تجھ سے ہی فغاں میری
میں نے نہ کبھی پایا	تجھ سے بڑھ کے پیارا کوئی
راز داں نہ تیرے سوا	آستان نہ اور کوئی
شکرِ سجدہ کر لے قبول	میرے اللہ میرے کریم



## کارِ اہم

تو ہی رکھتا ہے سارے جہاں کا بھرم  
 میرے اللہ ہو مجھ پہ بھی تیرا کرم  
 رحمتیں تیری ہیں ہر طرف جلوہ گر  
 رحمتوں کا یہ دریا نہ ہو کبھی کم  
 ہر اک سانس پر ہے تیری حکمرانی  
 تیری قدرت میں ہے سانس کا زیر و بم  
 جہاں جتنے بھی تو نے ہیں پیدا کئے  
 مدت ہو جائے گی سب کی اک دن ختم  
 ہوگا موقوف اک دن یہ سب غلغلہ  
 پڑے رہ جائیں گے سب ہی کارِ اہم  
 سزا سے نہ تیری بچ پائے گا وہ  
 جس نے ذرہ برابر کیا ہو گا ستم



## راہِ خدا

وادیاں اور کہسار تیرے گیت گاتے ہیں  
 گلشنِ جنگل جنگل سب لہراتے ہیں  
 ندیاں الجھے رستوں پر اٹھکھیلیاں کرتی ہیں  
 پانی تیرے چشموں کے سب شور مچاتے ہیں  
 پھل لگے درختوں پر اور ڈالیاں جھک جھک جائیں  
 کیسے لگیں خوش رنگ ان کو سارے کھاتے ہیں  
 آتی جاتی لہروں میں شور مچاتے طائر  
 ڈبکی لگاتے چہلیں کرتے اور نہاتے ہیں  
 تازہ تازہ دھوپ کھلی اور پچھی اڑیں خوشی سے  
 جھکتے ہیں، کبھی مڑتے ہیں کبھی رک رک جاتے ہیں  
 کون ہے ان کو تھامے رکھتا، کس پر انہیں بھروسہ  
 اللہ ہے وہ سب کا اللہ کہتے جاتے ہیں  
 ان کو ہے پہچان حق کی، حق کی کریں ثناء  
 حق کی ثناء جب کرتے ہیں تو کب شرماتے ہیں  
 تَشْنَه تم بھی حق پر چلنا اور چلانا ان کو  
 راہِ خدا پر چلنے سے جو جو گھبراتے ہیں



مکہ

تو ہی اک داتا ہے سچا  
سب سے بڑھ کر سب سے اچھا

دیتا ہے تو سب کو روزی  
کوئی بوڑھا ہو یا بچہ

شجر و حجر میں زیست ہے دیتا  
سب ہیں منکر ہکا ہکا

قدرت تیری ہر اک شے پر  
کوئی ذرہ ہو یا پتا

میرا محافظ سب سے بڑھ کر  
پھر دل کو ہے کس کا دھڑکا

اوروں کو جو کہتا داتا  
وہ ہے ابھی ایماں میں کچا

اپنا بھی پھر شوق ہو پورا  
جائیں سفر پہ جب ہم مکہ

آس خدا سے کبھی نہ ٹوٹے  
ہو تشنہ ایمان یہ پکا



## سیراب

تعریف تیری ہو گھر گھر  
ہو ذکر تیرا ہی فر فر

جس دل میں نہ تو موجود ہوا  
دل ہو گا وہی شر شر

سب موسم ہیں تیرے موسم  
کہیں باد صبا کہیں سر سر

کہیں صاف فضا کہیں چھائے گھٹا  
کہیں بھگتے جائیں شجر شجر

طائر ہیں فضا میں جھوم رہے  
کرتے ہیں کبھی مینڈک ٹر ٹر

چرند ، پرند اور درند  
تیرے نغمے گائیں سحر سحر

باغوں میں کھلے ہیں گل ہر سو  
ہر ڈالی بھری ہے ثمر ثمر

میرا دل ہی تیرا گھر نکلا  
 کیوں ڈھونڈا تجھ کو نگر نگر  
 کرتا ہے تو ہی سیراب  
 تشنہ کرتی ہے شکر شکر





## ارمغاں

چھپا تجھ سے کچھ بھی یہاں نہ وہاں  
 نہیں تیرے سوا خالقِ دو جہاں  
 تیری توصیف ہو نہ سکے کچھ بیاں  
 دل ہے عاجز، ہے عاجز یہ میری زباں  
 تو ہے واقف میرے حال سے اے خدا  
 کیوں کروں میں بیاں اپنی مجبوریاں  
 تو نہ مجبور اور نہ ہی پابند ہے  
 تیرے حکموں کے تابع زمین و زماں  
 تیری تعریف تجھ سے سوا کس کی ہو  
 الاماں ، الاماں ، الاماں ، الاماں  
 تجھ سے ملنے کا مشتاق ہے دل میرا  
 چند اشکِ محبت ، میرا ارمغاں



## مقصد

ہر جاں پہ ہے یا رب تیرا کرم  
ہر خطا کار کا تو ہی رکھے بھرم

کتنے ہیں احسان ترے ہر نفس پر  
کیا کیا نہیں دیتا تو ہم کو انعم

تو ہی غمخوار اور آخری ہے سہارا  
اذن سے تیرے مٹتے ہیں سارے الم

تیرے حکموں پہ چلنا ہو مقصد میرا  
کرتا تیری مدح رہے میرا قلم

تو ہی یکتا و بے مثل ہے میرے مولا  
پیدا کیا، نہ لیا خود جنم

ہے عزت کا مالک اور ذلت کا تو ہی  
رکھنا دونوں جہانوں میں مولا بھرم

جانتے ہیں تجھے اور سب مانتے ہیں  
تو ہی دین سب کا اور سب کا دھرم

ان بھٹکے ہوؤں کی تو اصلاح کر دے  
جو انسانوں کو پوجیں یا پوجیں صنم

تیری پہچان کا یہ تقاضا ہے ہم سے  
کریں توحید کا تیری اونچا علم

ہے تیری عبادت کا اک یہ بھی پہلو  
کریں صالح عمل اور حمد رقم



فرمان ہے یا رب تیرا  
جن میں نور بھرا  
گر بڑے گناہوں سے  
تم نجات کے رہو  
بخش دوں گا میں سارے  
گناہ جو چھوٹے کرو

## ساعت

تیرے سامنے میں جو سر کو جھکاؤں  
تمنا، تصور کسی کا نہ لاؤں

تیرے سامنے سر جھکا کر الہی  
بھول جاؤں خدائی میں کاش ساری  
کسی اور کا میں نہ سوچوں کبھی  
کاش ہو جائے ایسی میری بندگی

تیری خالص عبادت میں کیسے کروں  
کہ تیرے سوا نہ کسی سے ڈروں  
جس سجدے میں سب کائنات جھکے  
ایسا سجدہ کروں آسمان کے تلے

تڑپ میری جبیں کی ہے سیماب پا  
کیا اس کو سکوں کبھی مل جائے گا؟  
قبولیت کی گھڑی وہ ساعت حسین  
میری قسمت میں یا رب ہے کہ نہیں؟

دے دیا ہے میرے رب نے مجھ کو سکوں  
احسانوں کا ذکر اس کے کیسے کروں



اے خدا! یہ زمیں ہو یا سارے فلک  
تیری قدرت کے قبضے میں جائیں ڈھلک  
تیری وسعت کا کوئی اندازہ کہاں  
پا سکے کوئی تیری نہ ایک جھلک  
حکم تیرے پہ قربان ہوں ہر گھڑی  
زیست کا جام پیتے رہیں جب تک  
تیری قدرت سے باہر نہ کوئی یہاں  
انس و جاں کوئی ہو یا ہو کوئی ملک  
حادثہ زیست کا کوئی ایسا نہ ہو  
جام صبر و رضا کا جو جائے چھلک



## تلاشِ رزق

ہر دم لبوں پہ میرے حمد و ثناء ہو تیری  
اسی میں کاش گزرے میرے ساری زندگی

حمد و ثناء ہیں کرتے، تیری سارے جانور  
پہچان تیری سے یہ نہیں ہیں بے خبر

ہر لمحہ ہر گھڑی کریں ذکر تیرا ہی  
لا ریب تیرے ذکر میں ہے ان کی ہر خوشی

صبر و رضا کی دولت جو ان کو کی عطاء  
اس دولتِ رضا نے دم ہی خوش رکھا

دن بھر تلاشِ رزق میں جو کچھ بھی مل گیا  
سو سو طرح سے شکر ادا تیرا پھر کیا

ہر حال میں ادا کریں یوں حق بندگی  
نکلیں نہ تیرے حکم سے یہ ساری زندگی

اے کاش سارے انساں یہ سیکھیں طائروں سے  
خالص عبادت اپنے رب کی ہیں کیسے کرتے

سیر ہو کے یہ اڑیں یا بھوکے اور پیاسے  
رکھیں امید اسی سے، ہیں مانگتے اسی سے

اے کاش میرے ہونٹوں اور دل میں ہوسدا  
ان کی طرح ہی شکر و محبت کا تیری نغمہ

تیرے سوا نہ کوئی مجھے دے سکے سکوں  
تیرے سوا نہ اور کسی کو خدا کہوں



شرک تو ہے توحید کی ضد  
مایوسی امید کی ضد  
میرے سوا امید رکھی  
نہ بخشوں کبھی وحید کی ضد



## مشعل

اے میرے خدا! تو ہے ہر جگہ ہر شے نے تیرا پتہ دیا  
 تیری عبادت کریں صبح و شام پر تیری محبت سے دل ہو مدام  
 نہیں کوئی تجھ سا تیرے سوا قرآن نے بتایا ہے رستہ تیرا  
 ہر اک کا مقدر تیرے ہاتھ میں ہے نہیں بے مقدر کے کوئی بھی شے  
 نبی تیرے کے پیرو ہو کر جنیں ان جیسی محبت ہی تجھ سے کریں  
 تیرے قرآن کو اپنی منزل بنالیں اپنی سوچوں کو اس کے سانچے میں ڈھالیں  
 عبادت کا خالص طریقہ بتا دے سدا نیک رستے پہ ہم کو چلا دے  
 ملیں جتنے بھی دکھ زمانے کے ہاتھوں ہے تیری یہ مرضی میں یہی سمجھوں  
 میری زندگی ایک مشعل بنا دے اس مشعل کی کو ہر سو پھیلا دے  
 تجھے مولا سب نے جانا تجھے اپنا سب نے مانا





## ذَرّہ

تیرے عشق کا الہی ہر ذرہ گائے گانا  
 کرے جو حمد تیری محبت کو تیری جانا  
 تیرے حکموں پر چلے جو جگ میں وہی سیانا  
 ناواقف ہے جو تجھ سے اسے اپنی راہ بتانا  
 عہدہ کشا نہ کوئی یہ کیسا تانا بانا  
 مولا ہم ہی غافل ہمیں سیدھی راہ چلانا  
 جو تجھ سے ملنا چاہے اسے اپنی راہ دکھانا

نہیں مولا کوئی اس بن

سب کو یہ بتانا



## جستجو

ہے تیرا ہی جلوہ میرے چار سو  
تو میرے روبرو میں تیرے روبرو

عنایت ہے تیری یہاں ہر بشر پر  
بد صورت ہو کوئی یا خوبرو

تیرے حسن سے فیض پاتی ہے دنیا  
غور چمن، یہ تیرا رنگ و بو

ہر اک دل ہو ایسا دھڑکتا ہوا  
ہو مسکن تیرا اور بسے تو ہی تو

کامیابی سے ہو گا وہی ہمکنار  
جو پکارے تجھے اور کرے جستجو

شرک سے میرے دل کو نہ نسبت کوئی  
دل پکارے میرا وحدہ، وحدہ

ایسی توفیق دے دے الہی ہمیں  
دامن اپنا دریدہ کریں ہم رفو

ہے تیرا مدعا اور یہ میری دعا  
ہوں بندے تیرے سامنے سرخرو

مجھ کو اس سے نہ کچھ بھی سوا چاہیے  
رضا تیری ہی ہو میری آرزو



## حفاظت کا ہاتھ

دنیا میں میرے مولا تنہا نہ مجھ کو کرنا  
 ہر دم پہنائے رکھنا یونہی رحمتوں کا گہنا  
 میرے اللہ میرے مولا، بس تیرا آسرا ہے  
 توفیق دے دے یا رب ہر دم ہو تجھ سے ڈرنا  
 ہر وقت میرے مولا میری جان پر بنی ہے  
 کہیں کچھ غلط نہ لکھ دوں، نہ غلط ہو کوئی کہنا  
 میرے لفظ میرے ہاتھ میری سوچیں اور ارادے  
 خلاف حق ہوئے تو عذاب ہو گا سہنا  
 شب و روز میرے دل میں تیرا خوف جاگزیں ہو  
 تیری رضا اسی میں ہر دم نفس سے لڑنا  
 میرے لفظوں کو الہی حفاظت میں اپنی رکھنا  
 حوالے میرے نفس کے یا رب کبھی نہ کرنا  
 میرے سر پہ تو نے یا رب کیسا بوجھ رکھ دیا ہے  
 کہیں لڑکھڑا نہ جاؤں، حفاظت کا ہاتھ رکھنا



## تجھ سا کوئی نہیں

اے میرے خدا! اے بار الہ      ہوائی انس و جاں، اے نور العلوی  
تو ہر دل کی صدا، سب کا مدعا      کہہ رہی ہے زمیں کہہ رہا آسمان  
تو ہی مولا ہے سب کا اور سب کا خدا

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

ہر طرف غلغلہ ہر طرف چچہا      تیرے سب نام لیوا ہیں تجھ پہ فدا  
کہہ رہے ہیں یہ سب مولانا، پارسا      بادہ خواروں نے بھی جھوم کر یہ کہا  
تیرے ہاتھوں میں ہے دلوں کی شفا

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

ہر مغنی کے ساز اٹھے جھنجھنا      صدقِ دل سے یہ ہے کہہ رہی بیسوا  
ریگزاروں کے ہر ذرے کی صدا      کوہساروں کی بھی کہہ رہی ہے ہوا  
چلے سارے جہانوں پہ حکم تیرا

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کر ملکِ روز و شب کے یہ دل میں چچہا      عورتوں کی نواؤں میں بھی یہ نوا  
ہر طفل و جواں ہو رہا ہے فدا      بزرگواروں نے بھی زیر لب ہے کہا  
تو مددِ عمار سب کا اور مشکشا

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

پانیوں کے ہر اک قطرے کی صدا      ہے گلشن کا ہر ذی روح کہہ رہا  
اور بادِ صبا بھی رہی گنگنا      ستاروں، سیاروں نے سچ ہے کہا

سب کا حاکم ہے تو (ج) اور تو ہی بادشاہ  
 تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
 مومنوں کی پکاریہ صبحِ مساء الہی ہمیں سیدھی راہ ملا  
 ہر جان و بے جاں تجھے جانتا باغِ ہستی کا ہر ذرہ جھک گیا  
 ہے ہاتھوں میں تیرے فنا اور بقا  
 تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
 ہر کلی ہنس پڑی، ہر گل کھل اٹھا نور تیرا لئے ہر غنہ کھلا  
 سب شجر و حجر پڑھیں کلمہ تیرا تو فضاؤں فلاؤں میں بکھرا ہوا  
 جہاں کوئی نہیں تو ہی مہکا ہوا  
 تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
 جو دلوں میں چھپا ہے تو جانتا کسی پر نہیں تیرے راز افشا  
 تو خدا اور شافعِ روزِ جزاء ہر نفس نہ کرے کیوں تیری ثناء  
 تو ہر اک کا خدا، کوئی نہ تیرے سوا  
 تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
 تیری توحید کا پڑھیں سب کلمہ تیری توحید کو ہر کوئی جانتا  
 تیری توحید کا سب رنگ بکھرا تیری توحید کا ہر جگہ جلوہ  
 تو ہر دل میں بسا ہر رنگ میں چھپا  
 تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے سامنے کریں سب سجدہ      تیرے آگے ہی سب نے سر کو جھکایا  
تیرے قدموں میں سب نے سر رکھ دیا      تجھے سب نے اپنا خدا مانا

تو ہی مولا، الہ، سب کا ہے اللہ  
تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں



تتلیوں کے رنگوں میں  
پھولوں کی پتیوں میں  
قمر و مہر کی بتیوں میں  
تیرے رنگ سب جلوؤں میں



## معافی

ہے دلوں کا ہمارے سہارا تو ہی  
 خدا لا ریب ہے ہمارا تو ہی  
 جب آئے کوئی مشکل تجھے ہم پکاریں  
 تجھ سے مانگ کے معافی ہر بوجھ اتاریں  
 نگاہوں میں برسات جب آتی ہے  
 امید تیری راہ دکھلاتی ہے  
 اس لمحہ پکاریں مدد کو جو ہم  
 گر مرضی ہو تیری تو چھٹ جائے غم

نہ مرضی ہو تیری تو ہے یہ دعا  
 سکوں کی دولت سے ہرگز نہ محروم رکھنا



## پیروی

تعریف تیری ہو کیسے بیاں اوصاف تیرے بے بیاں ہیں  
اوصاف تیرے کے حامل یہاں جن ہیں نہ انساں ہیں

کہنے کو تعریف تیری کرتے سارے حیواں ہیں  
حق ادا کر سکا نہ کوئی اس پہ سارے پشیمیاں ہیں

قلم ہوں سارے درخت زمیں کے اور سمندر سیا ہی  
خشک سمندر ہو جائیں اوصاف نہ ختم ہوں، حیراں ہیں

کوشش کرتے ہیں جو لوگ، ادا تیرا حق کرنے کی  
تعریف میں تیری رطب اللساں، کوشش ان کی جوائناں ہیں

درد ہے جن کے سینوں میں، واسطے تیرے بندوں کے  
دل منور ہیں ان کے، چہرے ان کے تاباں ہیں

تیری طرف جھکنا چاہے، تابع ہو وہ قرآں کا  
واضح واضح روشن روشن اکثر تیرے فرماں ہیں

قرآن کے فیض سے کروں نے دنیا کو فیض پہنچائے ہیں  
کہنے کو کافر ہیں یہ ہی، ہے سچ مسلمان ہیں

تو بھی اٹھ جا بن کے مومن چھوڑ دے ساری غفلت  
پیروی کر قرآں کی تو بھی مثل ان کے جو نازاں ہیں





## نور علی نور

اے خدا تو زمیں آسمانوں کا نور  
فضاؤں، ہواؤں، بہاروں کا نور  
دلکش حسین چاند تاروں کا نور  
جلوہ گر منظروں اور گھٹاؤں کا نور  
غنجوں، گلوں، لالہ زاروں کا نور  
میرے من میں پائے اجالوں کا نور  
بکھرتے سیٹے ان چشموں کا نور  
مچلتی، اچھلتی اداؤں کا نور  
چٹک کر جو کلیاں ہونیں گلفشاں  
سکوں، مہر و راحت، وفا  
وہ بچپن جوانی بڑھاپوں کا نور  
وہ رنگیں سماں، وہ وفاؤں کا نور  
بدی کے مقابل جو ڈٹ جاتے ہیں  
تیرا نور ہے ہر طرف ضد فشاں  
حسین سوچ کے شہسواروں کا نور  
ریگزاروں مرغزاروں کا نور

نور علی نور ہے ذات تیری

الہی تو ہی سارے نوروں کا نور



## ہمیں ہمیں

تیری دنیا ہے کتنی حسین حسین  
 جیسے فلک پہ تارے نکلیں نکلیں  
 معطر فضائیں، معطر ہوائیں  
 ہر سو معطر زمیں زمیں  
 زمیں کو جلا بخشنے کے لئے  
 وہ دیکھو گھٹا سرگیں سرگیں  
 حسن سارا زمیں کا ہمارے لئے  
 نہ فسرہ ہو نہ ہو غمیں غمیں  
 حسین سوچ والے جو دنیا میں ہیں  
 نظر آتے ہیں وہ کہیں کہیں  
 نہیں تیرے سوا کوئی اور خدا  
 ہے دل کو اس کا یقین یقین  
 تیرے در کے سوا جو جھک جھک پڑیں  
 کیا ہوں گے وہ مسلم نہیں نہیں

جو حکم نہ تیرے پورے کریں  
 کوئی اور نہیں وہ ہمیں ہمیں



## نورِ خدا

جہاں کے ہر جلوے میں سورج چاند ستارے میں  
درختوں کے ہر پتے میں پرندوں کے ہر نغمے میں  
ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

گندم کی ہر بالی میں سبزے کی ہریالی میں  
شمر کی ہر ڈالی میں گہری شفق کی لالی میں  
ہے نورِ خدا ہر سو نورِ خدا

کھیتوں میں کھلیانوں میں باغوں میں، میدانوں میں  
زمانوں میں، انسانوں میں انصاف کے پیمانوں میں  
ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

نرم و تیز ہواؤں میں سورج کی شعائوں میں  
دعاؤں کی صداؤں میں رحمت کی گھٹاؤں میں  
ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

لجے کی حلاوت میں اولاد کی اطاعت میں  
قاضیوں کی امانت میں جائز ہر ضمانت میں  
ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

ذہنوں کی آزادی میں    با اخلاق آبادی میں  
 سچ کی بالا دستی میں    حق کی سرمستی میں  
 ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

استادوں کی فرضیت میں    والدین کی رضیت میں  
 قناعت کی وصیت میں    ایماں کی کاملیت میں  
 ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

اتفاق اور محبت میں    باطل سے عداوت میں  
 حلال کی ہر دولت میں    کریم، شاہ کی شوکت میں  
 ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا

آپس کی غفاری میں    حیا کی آبیاری میں  
 آخرت کی تیاری میں    ملک کی معماری میں  
 ہے نورِ خدا، ہر سو نورِ خدا



## بچانا

مالک ہے تو سب کا یا رب  
 نبیوں اور ولیوں کا یا رب  
 تیرا ہمسر نبی نہ کوئی  
 تیرے برابر ولی نہ کوئی  
 نبیوں کا بھی تو داتا ہے  
 ولیوں کا بھی تو مولا ہے  
 محتاج ہیں تیرے سارے بندے  
 نبی بھی تیرے بیشک بندے  
 روزی تو ہی دینے والا  
 نبی نہ کوئی دینے والا  
 آدمؑ ہوں یا نبیؑ ہمارے  
 تیرے ہی محتاج تھے سارے  
 محبوب، پیارا نہ لاڈلا کوئی  
 تھر تھر کانپتے نبی تھے جو بھی  
 تو نے نبی کو ہمسری دی  
 سوچے نہ کوئی ایسا کبھی  
 الہی سیدھی راہ چلانا  
 شیطان کے پھندوں سے بچانا  
 تجھ سے معافی چاہتے ہیں ہم  
 واحد تجھ کو مانتے ہیں ہم



## شافع کبیر

اے شافع کبیر  
 تیرے در سے جس کو نسبت  
 جو مرا نہ خواہشوں پر  
 کیوں سو گئی ہے امت  
 امت کے سونے سے  
 گر جاگ جائے یہ  
 ملت جو ایک ہو تو  
 باطل کا زور ہے  
 لرز رہی ہے کیسے  
 باطل کا لرزے دل  
 مانے حکم تو ہر سو پھیلے  
 پہچان لے گر خود کو  
 مومن کا چمکے دل  
 بے روح سے ہیں الفاظ

بڑا تو ہے دستگیر  
 نہ رہا کبھی فقیر  
 وہی روشن ہے ضمیر  
 کیا خواب کی اس تعبیر  
 بن گئے کئی کشمیر  
 مضبوط بنے زنجیر  
 مٹ جائیں سب شریر  
 کیوں کند تیری شمشیر  
 اسلام کی جاگیر  
 کہاں ہے وہ تکبیر  
 دل مومن سے تنویر  
 پھر تابع ہو تقدیر  
 جیسے کہ بدر منیر  
 نہیں دعاؤں میں تاثیر

تیرا مرض نہیں لامرض      قرآن ہے اکسیر  
یہ ذکر ہی تیرا دیں      مت ڈھونڈ کوئی تفسیر  
کرنے کو عمل ہے کافی      نہ کر اب تاخیر  
تیرے قول و عمل ہیں کیا      سب جانتا ہے کبیر  
قرآن ہو تیرا شافع      ہو اس کے لئے تدبیر

سیدھی راہ کو اپنا لے  
نہ طالب ہو تقصیر



☆ شفاعت تو سب کی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

## وسیلہ حمد باری تعالیٰ (وسیلہ)

کر رہے ہیں تجھ کو سجدہ کیا چاند اور کیا تارے  
کیا کہکشاں مہر، گردش کے سب سیارے

تیرے نظام کے ہیں تابع یہ سب جہاں  
لدے برف سے پہاڑ یا مہر کے شرارے

یہ جہان ہی نہیں کئی اور ہیں جہاں  
احکام تو نے ہر اک جہان میں اتارے

احکام تو نے اپنے بیشک یہاں بھی بھیجے  
دوزخ میں جاگریں نہ اہل زمین پیچارے

دیا انبیاء کو حکم رب سے ملائیں ان کو  
نا واقفِ خدا ہیں اہل زمین سارے

اللہ سے ملنے کا سب سے بڑا وسیلہ  
اعمال کر لیں صالح، یہی اس کے ہیں اشارے



سب نے خوشی خوشی سے سر کو جھکایا اپنے  
 تھا حکم تیرا یہ ہی، جھکیں روبرو ہمارے  
 سارے جہانوں میں افضل کیا جو ہم کو  
 تسخیر تاکہ کر لیں سب تیرے شاہ پارے  
 پہچان کی نہ جس نے اپنے خدا کی گر  
 پہنچا بہت وہ جلد بتاہی کے کنارے  
 کرتے نہیں کبھی بھی شریکِ رب کسی کو  
 جو پجاری اک خدا کے کام ان کے سارے نیارے  
 بحکم خدا جنہوں نے صالح عمل کئے ہوں  
 ان کے لئے ہیں رب کی جنت کے سب نظارے



## داغِ سجدہ

میرے سجدوں کو ایسی تڑپ دے دے مولا  
جس سے بھر جائے میرے دل میں اجالا

قرار آ جائے میرے سیماب دل کو  
کہیں آ جائے چین دل بسمل کو

رگ رگ میں سوائی تمنا یہ میری  
تیری الفت سے خالی نہ جائے گھڑی

میرے سجدوں میں ایسا ہو راز پنہاں  
ملیں جن سے نئی منزلوں کے نشان

داغِ سجدہ بنے میرے شفاف دل پر  
یہ نشان میری سوچوں کو کر دے منور

اس نشان سے بنے دل اک مہرتاباں  
کریں اس کی شعاعیں ہر دل کو فروزاں

اندھیرے بہت بڑھ گئے ہیں جہاں میں  
ہے سجدوں میں لذت نہ لذت فغاں میں

روشنی کی کرن نظر آتی نہیں  
کیونکہ راہِ فلاح کوئی بھاتی نہیں

سوچوں میں اندھیرے، دلوں میں اندھیرے  
 اندھیروں کے چھائے ہیں بادل گھنیرے  
 داغِ سجدہ بہت کے ہیں پیشانیوں پر  
 سیاہی مگر چھا رہی ہے دلوں پر  
 نظر آتا نہیں ہے کہیں بھی سویرا  
 بنایا اندھیروں نے ہر دل میں ڈیرا  
 سجدوں کا نشان سب کے ہو جائے دل پر  
 ہر مسلمان کا دل چمکے خورشید بن کر  
 نشانِ دل کا مٹائے ہر دل کے اندھیرے  
 ہر دل ہو منور اور روشن سویرے  
 ہر برائی سے دل ان کے ہو جائیں پاک  
 اعلیٰ کردار کی ان کے چھا جائے دھاک  
 نہ مانل کرے ان کو لالچ کوئی  
 گر حاصل کریں 'نور' سے رہبری  
 نورِ ایمان ان کا چلے آگے آگے  
 نہ نزدیک کوئی اندھیرا ہو ان کے  
 یہ نشان میری منزل کو آسان کر دے  
 یہ نشان ہر مسلمان کا ایمان کر دے



## ایک دُعا

میری مدد تو کر دے      خوشیوں سے جھولی بھر دے  
 میرے دامن دل کو یارب      بے نیازِ غم تو کر دے  
 نہ آئے کبھی جو غم کی      ہاں ایسی تو سحر دے  
 غلط کاریوں پر جو تڑپے      مجھے ایسا سوزِ جگر دے  
 دل موم سے ہو جائیں      سوچوں میں آنچِ مہر دے  
 تڑپ اٹھیں دل سب کے      آہوں میں ایسا اثر دے  
 جو بھول گئے ہیں ان کو      آباء کی اپنے خبر دے  
 دھولیں سب عصیاں جن سے      وہ چشمِ تربتر دے  
 حالت پہ اپنی سوچیں      یہ سوچ انہیں مکرر دے  
 دل چیر کے جو رکھ دے      ایسی تاثیر نظر دے

گئی عظمت کو پھر پالیں      ایسی معراجِ فکر دے  
 قرآن میں مضمحل عظمت      تشنہ سب کو خبر دے



## نصیحتِ لقمان (علیہ السلام)

اے لختِ جگر! اے بیٹے میرے!  
حکم غور سے سن رب اکبر کے

نہ شریک بنانا کسی کو خدا کا  
شرک ظلم ہے بے شک بہت بڑا

ہو برائی اگر رائی کے دانے برابر  
ہو آسمانوں، زمیں میں یا کسی پتھر

اسے لے آئے گارب جہاں بھی وہ ہو  
ہر باریکی کی ہے ہر خبر اس کو

کرو قائم نماز اے بیٹے میرے  
اور حکم اچھی بات کا دے

اور منع کر ہر بری بات سے  
صبر، اس پر جو دکھ تجھ پر پڑے

بیشک کام ہیں یہ ہمت کے سارے  
کامیاب ہوا جو رب کو پکارے

بات تجھ سے کوئی کرنا چاہے اگر  
نہ رخ موڑ تو اور نہ کبھی کر

نہ چل تو زمیں پر اکڑتا ہوا  
اترانا، اکڑنا، نہیں رب کو بھاتا

چل زمیں میں تو میانہ چال  
حکم رب ہے ساتھ رہو اعتدال  
اور آواز کو اپنی تو پست کر  
بری صدا ہے گدھے ہی اے میرے پسر

عرض کرنا ہے اپنے ہم وطنوں سے  
گر لانا ہو قرآن کو نظم میں

استغفار کرو پہلے سو سو بار  
اپنی یاد پہ نہ کرو اعتبار

لفظِ قرآن کو ہرگز نہ توڑو  
احتیاط کرو، نہ مفہوم موڑو

آسان نہیں یہ کام عزیزو  
مانگو بخشش میرے لئے فیکو

مجبوری سے میں نے قلم اٹھایا  
آگے آئے گا میرے جو کچھ چھپایا

جس نے قرآن کو موڑا کسی غرض سے  
اپنے پیٹوں میں ہیں وہ آگ بھرتے

جس نے قرآن کو سچ سچ آگے سنایا  
اسی نے فلاح کا رستہ پایا

اپنا اس میں نہ لاؤ اک لفظ بھی  
ڈرو رب سے، بن جاؤ گے دوزخی



## سجدہ سکون

آرزو میری ہے یہ  
 سامنے تیرے یا رب  
 سر بسجده ہوتی رہوں  
 جب بھی دل پریشاں ہو  
 یا کہ ہو بہت غمگین  
 ذہن و دل سلگتے ہوں  
 ہر طرف اندھیرے ہوں  
 وقت نہ کٹے میرا  
 یاد پھر ہے آتا مجھے  
 حکم جو دیا تو نے  
 صبر کرو ہر دم  
 سجدہ بھی رہو کرتے  
 جب بھی ہو کوئی مشکل  
 یا پریشاں دل ہو کبھی  
 جب بھی دل پریشاں ہوا  
 میں نے تجھ کو یاد کیا  
 اور پا لیا میں نے  
 اطمینان و دل کا سکون





## نصیحت

دامن سکوں سے بھر لو اللہ سے لو لگا کر  
 حق اس کا مان لو سرِ بندگی جھکا کر  
 واحد ہے وہ ہی سچا واحد اسے کہا کر  
 بت دل کے توڑ ڈالو جو رکھے ہیں چھپا کر  
 آلائش جہاں سے دامن نہ بھگ جائے  
 آلائشوں سے چل دامن بچا بچا کر  
 قرآن کی کر لے پچاں کیا کہہ رہا ہے تجھ سے  
 دل سے تعصبات کا آئینہ تو گرا کر  
 فرقوں میں بٹ کے تجھ کو کیا مل گیا ہے آخر  
 دیکھ حال اپنے دیں کا اب آپیں بھی بھرا کر  
 فرقوں میں بٹ کے تو نے کیوں توڑا دیں سے رشتہ  
 گر دل کو دیں سے الفت، قرآن سے آشنا کر  
 تعلیم اپنے دیں کی رہیں مل کے بھائی بھائی  
 ہر ایک کلمہ گو کو بھائی، بھائی تو کہا کر

جو سنائے تجھ کو کوئی پیغام تیرے رب کا  
 کر شکریہ ادا تو، پھر غور سے پڑھا کر  
 توجہ سے پڑھ کے قرآن اعمال تول اس میں  
 گر پاؤ کچھ خرابی، دریدہ من سیا کر  
 فرمانِ رب بہت ہیں، ہیں بہت نصائح اس میں  
 بیکار نہ ہو پڑھنا، عزت سے پھر جیا کر



## طلبِ دولت

آرزو میری ہے یہ  
میرے اللہ میرے کریم

دے دے مجھ کو وہ دولت  
جس کی ہے طلب مجھ کو  
جو میرا سہارا ہو  
اس جہان اور اس میں

دے دے دولتِ ایماں  
مغفرت کا ہو ساماں

دے دے دولتِ اخلاق  
کوئی نہ مجھ سے ہونا لاں  
اور پیارِ دولت  
مجھ کو تو بہت دینا

جینا اور مرنا دے  
دے دے کے دولتِ عزت

سچ کے ساتھ رہنا ہو  
 سچ کے ساتھ ہو مرنا  
 میری یا تیری دنیا  
 ساتھ تیرا ہر جا ہو

سلجھی میری سوچیں ہوں  
 اور ہوں بہت مثبت  
 دل گداز ہو میرا  
 اور عزیز دکھ سب کے

روح پر سکوں ہو میری  
 گر تو مجھ سے راضی ہو  
 اور میرے دل کی کلی  
 پھر کبھی نہ مرجھائے

ہیں عزیز دونوں ہی  
 جو تیری ہیں دنیا میں

دولتیں یہ سب دے دے  
تیرے پاس ہی سب کچھ

کر لیا ہے مجھ کو اسیر  
آرزو تیری نے مجھے  
اور تو نہ ہو پنہاں  
پھر تصورِ دل سے



زہنما نعتیں

## قرآن کی اطاعت

پیارے نبیؐ کے پیارے تھے کام

خدا کی رضا میں تھے صبح و شام

بھولے خدا کو خوشی نہ غمی میں

خدا ہی پہ تکیہ تھا ان کا مدام

خدا کے وہ قاصد تھے جیسے کہ پہلے

مگر ان پر ہوا دین کا اتمام

جو رب کی رضا کو رضا اپنی سمجھیں

ہے رب کی رضا ان کا اصلی انعام

جو کوشش کریں رب کو رکھنے کی راضی

خدا و ملک بھیجیں ان پہ سلام

اپنے رب سے لرزتے ہوں جو مثلِ او

ملے حشر میں ان کو اعلیٰ مقام

منور کریں راہ صالح عمل سے

جس کے صالح عمل ہوں رہے گا دوام

نہ بناؤ کبھی بھی خدا کا مقابل  
نبیؐ آئے تھے دینے اس کا پیام

جو لایا نبی کو خدا کے برابر  
سوچ لے وہ ذرا کل اپنا انجام

اللہ سے محبت کا ہے یہ تقاضا  
اس کی توحید کو کریں ہم عام

اٹھائیں فائدہ ہم ایک ایک پل کا  
اس سے پہلے کہ ہو زندگانی کی شام

آزماتا ہے وہ ہر آن بشر کو  
ہے دعا اپنی، ہوں نہ کہیں بے لگام

نبیؐ کی کریں مل کے ہم جو اطاعت  
اپنا بھی ہو گا بخیر انجام

ہے نبیؐ کی اطاعت قرآن کی اطاعت  
قرآن کی اطاعت نہ رکھے ناکام





## نعتِ پاک (میرے نبیؐ نے)

راہِ راستی کا سب کو دکھایا میرے نبیؐ نے  
پیغامِ حق ملا جو، سنایا میرے نبیؐ نے

ہوں مشکلوں کے صحرا یا غم پہاڑوں جیسے  
کبھی غیر کو نہ پکڑو یہ کہا میرے نبیؐ نے

قول ان کے سارے سچے کام ان کے سارے اچھے  
باطل کو حق کا رستہ دکھایا میرے نبیؐ نے

جھوٹوں سے ان کو نفرت جھوٹوں پہ رب کی لعنت  
کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیا میرے نبیؐ نے

جب عہد کوئی کرنا ہو تو سوچ کے کرو  
کوئی بھی عہد کر کے نہ توڑا میرے نبیؐ نے

بڑی مشکلیں تھیں آئیں، بڑے راستے کٹھن تھے  
سوائے خدا یہ سر نہ جھکایا میرے نبیؐ نے

بیشک ہیں حق کے رستے پُرسوز و پُرخطر  
کہیں ڈمگنا نہ جانا، کہا تھا میرے نبیؐ نے

اے کاش میری امت حق راہِ جان لے  
فرمانِ رب سے نکلے نہ، چاہا میرے نبیؐ نے



## نعت (عروج)

پیارے نبی نے آکر تاریکیاں مٹا دیں  
آیات رب ملیں جو دنیا کو دہ سنا دیں

دشمن کو دوست کرنے کا یہ راستہ دکھایا  
رب نے جو ان کو دی تھیں وہ رحمتیں لٹا دیں

اہل عرب کو اپنے راہ خدا دکھا کر  
جو شرک سے تھیں پُر وہ گردنیں جھکا دیں

اللہ سے دور ہو کر جو لوگ جی رہے تھے  
ان سب کی راہیں آپ نے اللہ سے جاملا دیں

مجبور و مظلوم و محکوم و بیکسوں کو  
حق لینے اور دینے کی سب کوششیں سکھا دیں

ایسے عروج حاصل کیا گرتی قوم نے  
ایمانداری کی جب بنیادیں سب اٹھا دیں



## امتئی آخری رسول—کون؟

اپنے ماضی کو جو یہ پہچان لے  
 تڑپ سینے میں اس کے پھر سے بیدار ہو  
 ہوں کس کا امتی؟ کون میرا پیا مبر  
 زندگانی سراسر حیرت میں گزرے  
 کل بیدار تھا، آج کیوں سو گیا  
 پاس کیا تھا جو آج گم ہو گیا  
 رحمت عالمیں کا میں ہوں امتی  
 سچائی کا پرچم بلند کیا  
 چل کے کانٹوں پہ بھی تبسم کیا  
 جفا کا صلہ بھی وفا سے دیا  
 قربتوں کا حق ادا خوب کیا  
 پتھر، افلاس میں پیٹ پر رکھا  
 محبتوں سے دامن سب کا بھرا  
 سفارشوں کو ناپسند کیا  
 دانے دانے کا احترام کیا  
 دشمنوں کو بھی گلے سے لگایا  
 اپنے وعدے نہ انحراف کیا  
 فرقہ واریت کا منہ موڑ دیا

[illegible]

اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے سدا  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 اس نبی کا میں پیرو ہوں جس نے کبھی  
 مسلمان کو مسلمان کا بھائی کہا  
 کفر کے سامنے سر جھکایا نہیں  
 سن کے گالیاں بد دعائیں نہ دیں  
 جھولیاں رشوتوں سے بھری نہیں  
 کسی انسان کو دکھ دیا نہیں  
 جھوٹ کا آسرا لیا نہیں  
 خواہشوں کو اپنے بڑھایا نہیں  
 اصولوں کا سودا کیا نہیں  
 آستانوں پہ سر کو جھکایا نہیں  
 خدا دوسرا کوئی سمجھا نہیں

مثالیں یہ ہیں چند اپنے نبی کی  
 آئیں ہم بھی کریں ان کی پیروی  
 پیار ہو جس کو اپنے نبی سے  
 نہ سوچے نکالنا امور نبی سے



## نعت مبارکہ (اتباعِ نبی)

کام کریں آؤ ان کے جیسے  
 سچ کی راہ ہم اپنائیں  
 سیدھا ترازو رکھ کر تولیں  
 وعدہ کر کے کبھی نہ توڑا  
 کر کے وعدے پورے دکھائیں  
 اسی میں عزت گر کوئی سمجھے  
 کھا گئے مات، تھے باطل جو  
 کیوں نہ پیچھے چلیں ہم ان کے  
 کریں محبت ہم بھی سب سے  
 کسی کا بھی وہ دل نہ دکھاتے  
 بدلے میں رحمت ہی پاتا  
 آؤ کریں ہم بھی تو ویسا  
 سب سے پہلے حکم پہ چلتے  
 اسی کے آگے جھکیں سبھی  
 پھر کوئی خوف نہ کوئی خطر  
 راضی کریں آؤ رب کو ویسے  
 مکمل، اس سے ہٹ کے تباہی  
 بھٹک نہ جائیں ہم کہیں رہ سے

پیار کریں ہم اپنے نبی سے  
 جھوٹ کے پاس کبھی نہ جائیں  
 ان سا میٹھا بول ہم بولیں  
 کرتے تھے وہ وعدہ پورا  
 ہم بھی ان سا عہد نبھائیں  
 جھکے نہ باطل کے وہ آگے  
 غلبہ دیا پھر حق نے ان کو  
 اپنے رب کی حمد وہ کرتے  
 محبت تھے وہ سب سے کرتے  
 کام تھے مجبوروں کے آتے  
 جو کوئی ان کے دل کو دکھاتا  
 کرتے خدا سے پیار وہ سچا  
 مسلم رب کے تھے وہ پہلے  
 کریں عبادت رب کی سچی  
 رب کی رضا ہو پیش نظر  
 راضی جیسے رب تھا ان سے  
 طاعت نبی کی بہت ضروری  
 طاعت نبی کی جان لیں پہلے

اطاعتِ نبی ہے طاعتِ قرآن      طاعتِ قرآن ہمکل ایماں  
 پیارے نبی ڈرتے تھے جیسے      ان کی طرح ہی ڈریں ہم رب سے  
 طاعت کریں ہم ان کی ایسے      عمل قرآن پہ کرتے جیسے  
 ہم بھی انؑ سی راہ اپنائیں  
 جھوٹا پیار نہ ان سے جتائیں



## رحمت اللعالمین

تھے بے مثال اپنے نبی حسن خلق میں  
 بھیجا بنا کے رحمت جہانوں میں انہیں  
 پاس آیا جو بھی ان کے خوش ہو کے گیا  
 محبت بھرا خیال دل میں گیا سما  
 پرندوں پہ رحم کرنے کا اک واقعہ سنو  
 صحابیؓ نے اک چرائے چڑیا کے بچے دو  
 لے کے وہ بچے آگئے حضورؐ کے قریں  
 تڑپی چڑیا آگئی پیچھے سے کہیں  
 منڈلاتی وہ صحابی کے سر پر تھی جا رہی  
 چوں چوں سے سب ماحول کو سر پر اٹھا رہی  
 اصحابؓ تھے کئی حضرت کے پاس بیٹھے  
 چڑیا کو دیکھے جاتے، حیران سے بھی تھے  
 دیکھا حضورؐ پاک نے چڑیا کو مضطرب جو  
 بے چین اور پریشان ہو گئے بہت وہ

ہو کر بہت پریشاں پوچھا صحابہؓ سے  
چڑیا ہے بے قرار کیوں؟ کوئی مجھے بتائے

صحابی ہوئے کھڑے ادب سے دیا جواب  
میں نے حضورؐ والا گھر اس کا کیا خراب

اس کے جگر کے ٹکڑوں کو میں نے اٹھالیا  
بچوں کے اپنے واسطے اس کو رلا دیا

دکھایا حضورؐ کو جو ہاتھوں کو کھول کے  
بچے وہ چھوٹے چھوٹے چند دن کے تھے

وہ چڑیا اور تڑپی، بے چین اور ہوئی  
جھپٹی وہ بچوں پہ گویا اڑا لے گی

عجیب سا سماں اس وقت بندھ گیا  
ہر شخص ہو کے حیراں سب دیکھ رہا تھا

ہوتا ہے کیا حضورؐ کے لب ہائے سے ادا  
ہر ایک اپنے دل میں یہ سوچ تھا رہا

کیا تم کو ہے پسند؟ کہا یہ مصطفیٰؐ نے  
تم سے بڑا تمہارے بچوں کو لے اڑے؟



بچوں کو جا کے فوراً رکھ آؤ تم وہیں  
دے دے نہ بددعا چڑیا کا دل کہیں

کسی کا بھی دل دکھ نہیں دین یہ لایا  
لاریب دین ہے مرا دلوں کو جوڑنا

دکھانا کسی کا دل بعدِ شرک ہے گناہ  
دکھایا جو دل کسی کا سب سے بڑی خطا

اللہ اس کا بھی ہے جیسا کہ تمہارا  
دکھ جائے دل کسی کا نہیں اس کو یہ گوارا

شرمندہ ہو کے آگئے بچوں کو رکھ وہیں  
ڈرتے تھے ہونہ جائے ناراض رب کہیں

سکون سب جہانوں کا چڑیا کو مل گیا  
نعت نہیں کوئی بڑی اولاد سے سوا



## درمیان

سجدہ کرتا تجھی کو یہ سارا جہاں ہے  
لبوں پہ ہے پاکی، دل تیرا مکاں ہے

نہ سناؤں کسی اور کو غم کا قصہ  
تجھی سے ہیں باتیں، تجھی سے نغاں ہے

عبادت کرو تم نہ دو دو کی لوگو  
میں ہی مولا ہوں سب کا، یہ تیرا بیاں ہے

فقط شان تیری نہیں کوئی ایسا  
جو دل اور بندے کے درمیاں ہے



## نعتِ مبارکہ

آؤ نبیؐ سے پیار کا حق ہم ادا کریں  
جیسے جئے تھے زندگی بھر ویسے ہی جنیں

لا ریب چلتا پھرتا قرآن تھے نبی  
ان کی طرح ہی آؤ ہم بتائیں زندگی

ان کی طرح ہی قرآن پہ کر کے عمل دکھائیں  
ان کی طرح ہی مہرباں سب کے لئے بن جائیں

اپنوں میں اور غیروں میں رکھیں نہ کوئی فرق  
پھر غیر بھی ہو جائیں گے الفت میں اپنی غرق

ان سے وفا میں ہر اک کو بھائی بہن بنائیں  
دکھ درد جو ہیں ان کے وہ مل کے بٹائیں

بھولے سے دکھ نہ جائے ہم سے کسی کا دل  
ہو گا خدا خفا، روح نبی بسمل

گر ایسی صورت آئے جھٹ مانگ لیں معافی  
شرمائیں نہ، گھبرائیں نہ، کر لیں خدا کو راضی

دل میں ہو موجزن اک پیار کا دریا  
سب کے لئے ہو جذبہ الفت کا محبت کا

جس راہ سے بھی گزریں سب آنکھیں بچھا دیں  
ایسے پیار اور وفا کے آؤ دیپ جلا دیں

یوں پیار اور وفا کے ہم دیپ جلا دیں  
سب بغض و عداوت کے جذبات مٹا دیں

ایسی شمعیں وفا کی ہم آؤ جلائیں  
جو روٹھتے ہوئے ہم سے ہیں ان کو منائیں

ان کو منا کے ہم اللہ کے ہوں قریب  
رب جس کو مل گیا کون اس سا خوش نصیب



## حمدِ پاک

کرتا ہے اللہ میری رہنمائی  
موجود ہے لیکن، نہ آئے دکھائی

بظاہر ہے پوشیدہ ہر اک بشر سے  
پتہ اس کا دیتی ہے سب خوشنمائی

رستہ دکھاتا ہے مجھ کو وہ اکثر  
جب بھی نفس سے ٹھوکر ہو کھائی

کوئی اس کو چاہے مانے نہ مانے  
دیتے ہیں سب ہی اس کی دھائی

عبادت کو اپنی اے پیارے لوگو  
یہ ساری خلقت بنائی، بسائی

اسے کوئی دیکھے اسے کوئی چھو لے  
نہیں ممکن انسان کے یہ رسائی

عمل ضائع کرتا نہیں ہے کسی کا  
جس کی بھی اس نے اچھائی پائی

اس کا ہے وصف سب معاف کرنا  
 جس نے بھی کی چھوٹی موٹی برائی  
 نہیں معاف کرتا وہ اس بشر کو  
 جس نے خدا کی ہو خلقت ستائی

صلہ اس کا پائے گا جو وہ کرے گا  
 برائی کا بدلہ ہے لازم برائی  
 حکم خدا سے جو باہر نہ نکلا  
 بہت خوب عمر اس نے اپنی بتائی

نہ کچھ خوفِ آخر نہ کچھ خوفِ پرش  
 ملے گی نہ ہرگز اسے رسوائی  
 یہ وعدے ہیں میرے مولا کے سچے  
 وہ وعدوں سے کرتا نہیں بے وفائی

خدا اور نبی کی اطاعت ہو پوری  
 جو مل کے رہیں ہم سدا بھائی بھائی  
 جسے حق کی پہچان ہو جائے تشنہ  
 نہیں کرتا ہرگز وہ پھر خود نمائی



متفرقات

## بنیادِ دینِ اسلام

دیں کی بنا نہ بھولنے پائیں، لا الہ الا اللہ  
بنائے دیں کو دل میں بسائیں، لا الہ الا اللہ

صبح و مسایہ پڑھتے جائیں، لا الہ الا اللہ  
شفا پھر اپنی روح کی پائیں، لا الہ الا اللہ

ورد یہی شب و روز اپنائیں، لا الہ الا اللہ  
اوروں سے کہیں اور خود بھی گائیں، لا الہ الا اللہ

نبی جتنے بھی دنیا میں آئے دیتے رہے تعلیم یہی  
تعلیم نبی ہم سب پھیلائیں لا الہ الا اللہ

شرک کے موذی مرض سے ہم بچیں، بچائیں اوروں کو  
اذکارِ خدا ہیں اس کی دوائیں، لا الہ الا اللہ

شرک نہیں رب بخشے گا، اچھے عمل بھی کھو دے گا  
اچھے عمل نہ اپنے گنوائیں، لا الہ الا اللہ



ذاتِ نبی مخلوقِ خدا ہے ہرگز نہ رب تک لے جائیں  
ہیں شرک کی اپنے یہی بنائیں، لا اِلٰہ الا اللہ

پیارے خدا کے سارے فرشتے سلام کہیں سب اچھوں پر  
اچھے ہم بھی آؤ بن جائیں لا اِلٰہ الا اللہ

رو رو کر ہم نامِ خدا سے دل میں پیدا نرمی کریں  
دل کو مت ہم سخت بنائیں لا اِلٰہ الا اللہ

اپنے عمل ہیں اپنے لئے اوروں کے اوروں کے لئے  
ضد میں حد سے نہ نکلے جائیں لا اِلٰہ الا اللہ

آخری منزل کون جانے کس کی کب آجائے ہے  
اک اک سانس میں رب کو بسائیں لا اِلٰہ الا اللہ

جان لیں یہ کہ اپنے بچے ہم سے شرک کا دلاں ہیں لیتے  
ان کو حد سے نہ بڑھنا سکھائیں لا اِلٰہ الا اللہ

اپنی ساری قوم کے بچے اپنے بچوں کے ہیں جیسے  
توحید کا سب کو سبق سکھائیں لا اِلٰہ الا اللہ

آئیں میرے بھائی بہنیں مل کر ہم سب یہ سوچیں  
کیا ہیں تقاضے اَللّٰہ کے، کیسے میہم ان کو نبھائیں

اَللّٰہ کے معنی ہیں ہر قول و عمل ہو تابع قرآن  
اَللّٰہ کے معنی کو ذہن و روح و دل میں بسائیں

اَللّٰہ کے ساتھ ضروری صالح عمل بھی کرنے ہیں  
اَللّٰہ کا پھر ہے مزہ مومن کامل پھر بن جائیں

لب پہ ہو اپنے اَللّٰہ، ہمسایہ ہم سے ہونا لاں  
اَللّٰہ کا ہے یہ تقاضا بُروں سے بھی ہم اچھی نبھائیں

لب پہ ہو اپنے اَللّٰہ گالی گلوچ ہو شیوہ اپنا  
کیا پھر فائدہ اَللّٰہ کا دل میں جب ہم بغض چھپائیں

رب نے لعنت بھیجی اس پر جس نے بھی ہے جھوٹ گھڑا  
اَللّٰہ کا ہے یہ تقاضا پاس کبھی نہ جھوٹ کے جائیں

رات گزاری اَللّٰہ میں صبح جیبیں رشوت سے بھریں  
پاک کمائی بھی ہے عبادت حرام نہ ہم گھر میں لائیں

فتنہ کو نہ چھوٹا جانیں توبہ توبہ استغفار  
اس کا گناہ خون بڑھ کر کسی میں نہ کبھی فتنہ پائیں

پیاری نبی تھے نبی خدا کے ہم کو سب سے ہیں پیارے  
شکر ہے یہ سن لو سارے گر ہم ان کو رب سے ملائیں

جتنے بھی گزرے ولی اللہ عمل تھا ان کا قرآن پر  
رکھتے ہیں ہم بھی تو قرآن، عمل کریں، محبوب بن جائیں

اخلاقی جرم ہیں اور بھی جتنے، ان سے بچیں، بچوں کو بچائیں  
پیارے گر ہمیں اپنے نبی سے یوں ہم ان کی عزت بڑھائیں

دین کو اپنے سادہ رکھیں پیروی بس قرآن کی کریں  
اس سے ہیں باہر جتنے بیان آگے بڑھ کے ان کو مٹائیں



## قانونِ وطن

آؤ، معتبر بنا دیں ہوائے وطن کو ہم  
خالی ہر غم سے کر دیں ردائے وطن کو ہم

آؤ، ہم اس کو دیں خواہشوں کا اپنی خوں  
اس کی ضرورتوں پہ کر دیں سرنگوں  
چلتی ہے جو فضا ئے وطن بے چین و بے سکوں  
کیا کیا ہیں اس کے سینے میں غم سوچتی ہوں کیوں؟

آؤ قریب جا کے سنیں اس کے سارے غم  
جن کی وجہ سے سسکیاں ہیں اور آنکھیں نم

کہتی ہے یہ نوائے وطن میرے ساکنو!  
تمہاری توجہ ہر پل مجھے چاہئے کیوں؟ سوچو  
حقوق ہیں جو میرے گر سبھی دے دو  
شرمندہ دوسروں سے پھر میں، نہ تم رہو

جو چاہئیں حقوق، آؤ، میں تمہیں بتاؤں  
جو زندہ قوموں کے ہیں طریق، وہ سجھاؤں

محنت کی بارشوں سے بھر دو زمیں کو میری  
حق اور حلال اور پاکیزہ تر ہو روزی  
جس سمت رخ ہو میرا سچائی کی پھریری  
حق کہنا، کرنا، سننا، یہی دل کی ہے دلیری

میرے لئے جئے گر چھا جاؤ گے جہاں پر  
کم تم نہیں کسی سے ہر فرد ہے گوہر

انصاف کے دریاؤں کی ہر دم مجھے ضرورت  
مظلوم کے دل سے چھٹ جائے سب کدورت  
دل کو بنالو اپنے جب الوطنی کی مورت  
آ جائے تم پہ صادق انعام کی ہر صورت

اطوار ہیں کچھ یہ بھی میرے پنپنے کے  
دیکھتا ہوں رہتا جن کے میں سپنے

جب مجھ میں رہنے والے نہیں رہتے بن کے بھائی  
خوں روتا ہے دل میرا ہوتی ہے جگ ہنسائی  
مامن ہوں میں ہی سب کا، یہی دیتا ہوں دہائی  
نفسانی خواہشوں سے دے دو مجھے رہائی

اے میرے پیارے شہریو! خوشیاں میری لوٹا دو  
دنیا سے مٹ نہ جاؤں زیاں کا احساس کر لو

اپنا لو میرے پیارو جو قانونِ وطن کو  
نئی روح مل جائے میرے لرزیدہ بدن کو  
خوش کر دو رب کو بے حد جاؤ گے عدن کو  
جانے سے پہلے دے جانا رکھوالے چمن کو

گر سمجھو گے نہ مجھ کو گھر بڑا اپنا  
دشمن جو آگیا، نہ بچے گا پھر چھوٹا



## نصیحت

خدا کے حکم سے باہر نہ کبھی لکھے ہاتھ کوئی  
جس نے حکم کی پرواہ نہ کی، اپنی قسمت کھوئی

عشق جو کرنا ہے تو اپنے رب سے عشق کرو  
اللہ کو محبوب وہ آنکھ جو اس کے عشق میں روئی

رب نہ بھولے ہم کو کبھی پھر ہم کیوں اس کو بھولیں  
جو کوئی اس کو بھول گیا، اس کی قسمت سوئی

حکم حق ہے حق کو پکڑو، باہر کبھی نہ نکلو  
حق سے باہر نکل گئے تو کرو گے قصہ گوئی<sup>17</sup>

استغفار کو ورد بنالو، وظیفہ ذکر خدا کو  
استغفار نے بڑے بڑوں کی ردائے عصیاں دھوئی

خواہش کو مت خدا بنانا شیطان کو نہ رہبر  
خدا کے حکم کو مان لے جو، ہے ایسا بھی کوئی؟



## اندھی عقیدہ پرستی

دیکھ لو بھائیو اپنی امت کا حال  
اپنے اسلام کو ہم نے کیا کر دیا  
کس قدر آگیا ہے ہم پر زوال  
اپنے ہی خون سے اس کو بھر دیا

سارا قرآن گرچہ پڑھتے ہیں ہم  
پسند کرتے نہیں ان آیات کو  
پسند، مطلب کی آیات کرتے ہیں ہم  
چھوڑنا پڑے جن سے جذبات کو

قرآن سے الگ عقائد ہیں اب  
عزت اسلام کی کیا نہیں چاہیے؟  
جھگڑتے ہی رہتے ہیں بے سبب  
کیا دلوں کو نہ بدلیں گے اپنے؟

کیا کریں گے نہ ہم پیروی نبی؟  
کیا نہ کھولیں گے در مساجد کے اپنی؟  
کیا نہ چھوڑیں گے آپس کی دشمنی؟  
ہر مسلمان عبادت کرے چاہے جتنی

گر مثالیں گے نہ باہم فرقوں کا فرق  
لازم ہے یہ ہر امتی نبی پر  
تو ہو جائیں گے ایک دن یونہی غرق  
نہ سمجھے کسی کو کبھی خود سے کمتر

پیروی نبی سے یہ لازم ہے ہم پر  
جو تمام اہل فرقہ کا رہبر ہو قرآن  
ہر اک کلمہ گو کو سمجھیں برادر  
تو بن جائیں ہم پھر سے ایک جاں



اتفاق میں ہوتی ہے برکت خدا کی  
 حوصلے دشمنوں کے نہ ہم بڑھائیں  
 اور برکت میں ہوتی ہے رب کی رضا بھی  
 مقاصد کو ان کے نہ پرواں چڑھائیں  
 پیروی نبی کو جو چھوڑ دیا  
 جو بنائی ہے ہم نے یہ مسجد الگ  
 دیکھو تو ہو گئے دل اپنے ہی تنگ  
 وہابیوں، سنیوں، شیعوں کے نام کے  
 ان تختوں سے دل ہو گئے دور سب کے  
 ان تختوں سے دل ہو گئے دور سب کے  
 نہیں اب رہی امتِ واحدہ یہ  
 کیوں تاراج قرآن کو کر دیا  
 کیا دے گی جواب خدا کو یہ جا کے  
 کیوں حکمِ الہی کا خون کیا  
 لقب جس نبی کا تھا خیر الانام  
 جس نے بکھرے دلوں کو تھا جوڑ دیا  
 کسی نبی کے ہیں پیرو اور کس کے غلام  
 جس نے پیار، وفا کا درس دیا  
 ایک امت بنا کے تھا رکھ دیا  
 جنہیں کہتے تھے مسلم نہ غصے نام کے  
 اک لڑی میں تھا ہر اک کو دیا  
 اس عالم میں ابھرا تھا اک نام بن کے

تڑپ اٹھتے تھے سب اک کی تکلیف پر  
کسی کے کانوں پہ اب جو لائیں ریگتی  
سمجھا جاتا نہ تھا اسے بھائی سے کمتر  
ہیں عقیدوں میں اپنے مست سبھی

کتنی تکلیف میں ہو مسلمان کوئی  
کیونکہ مسلک ہے اس کا سب سے جدا  
پوچھتا نہیں آکے اسے کوئی بھائی  
اس لئے دکھ اس کا نہیں بانٹنا

یوں کہو کہ یہ مسلک ہے تم کو عزیز  
ان عقائد نے کتنے گھروں کو اجاڑا  
کیا خدا، کیا قرآن نہیں کوئی چیز  
اپنے ہی بھائیوں کو خوں میں لتاڑا

"ثانوی" چیز قرآن کو سمجھا گیا  
ان عقائد نے ہم کو کیا دے دیا؟  
اور عقیدوں کو برتر بنایا گیا  
کتنے ملکوں، دلوں کو مسخر کیا؟

اپنے دیں کو بنایا تماشا جہاں میں  
حوصلے دشمنوں کے بہت بڑھ گئے  
نہیں کوئی ہم ساز میں آسمان میں  
راہ دے دی بہت، عقائد نے

نہ مساجد کی حرمت کی پرواہ کی  
کہاں عقائد نے ہم کو پہنچا دیا  
ہوئی اپنے ہی خون سے کھیل ہے جاتی  
تباہ ہم کو اور دیں کو رسوا کیا

علماء کی قدیں یہ لائی ہیں رنگ      تعلیم نبی دیکھو رہ گئی دنگ  
ان قدوں نے بنایا حقائق کا دشمن      اور ہم نے ہی چھید ڈالا یہ سامن

### تجویز

گر عقائد ہیں پیارے سنیں غور سے      توڑ دیں سب رشتے قرآن سے  
گر عقائد ہیں پیارے سب یہ سنیں      نام ، امتی نبی سے پھر کاٹ لیں

### حل

سب اہل وطن اور ہم دیں سنیں  
گر عزت کی سب زندگی چاہیں  
عقائد کو تابع ء قرآن کریں  
پیارے سب سے کریں، نہ خود سے لڑیں



## ام الکتاب

بھلا اور ہو گا کیا سوچوں کا انقلاب  
گناہ کی جو بات تھی وہی بن گئی ثواب

بدلیں ہماری سوچیں کیونکر کہ ہم نے اب تک  
دیکھا نہیں کسی نے خدائے پاک کا عذاب

بنیاد دیں کو چھوڑ کے ہم نے ہے کر دیا  
آوروں کی سرپرستی میں اسلام کو خراب

جانچے ہر ایک شخص اسلام کو اپنے  
تمہاری جگہ نہ جا کر دے گا کوئی جواب

ہے واسطے طاعت کے قرآن ہی بہت  
حاصل گر کرنا چاہو مومن کا تم خطاب

اپنا حساب کیوں نہ ہم آج ہی سے لیں  
کل بھی تو اپنا لینا پڑے گا خود ہی حساب

جو حق پسند اور سنجیدہ سے ہیں لوگ  
امت کی حال زار پہ رہتے ہیں وہ بیتاب

کس کو خبر کہ کون سی ساعت سے آخری  
جانا ہے اس کے پاس بدیر یا شتاب

حق جان لو کہ ہے وہ شہنشاہ کل جہاں  
دیتا کسی کو تھوڑا اور کسی کو بے حساب

نہ اور کو تم پکڑو اللہ کو چھوڑ کر  
تفصیل ہر اک شے کی لئے ہے ام الکتاب



ماخوذ از بہادر شاہ ظفر العراف/3، الانعام 164، النمل 89

## پرچم

بڑھتے چلو، لے کے چلو اپنا اپنا پرچم  
 پیار محبت سب سے کرنا ہے یہ دین ہمارا  
 اس پرچم کے آگے جھک جاتا ہے عالم سارا  
 بڑھتے چلو، لے کے چلو اپنا اپنا پرچم  
 ہو انصاف کا پرچم جہاں شر بھاگے وہاں سے  
 علم و ہنر کا تاج ہو جس پر جھکیں سب اس کے آگے  
 بڑھتے چلو لے کے چلو اپنا اپنا پرچم  
 سچائی کے پرچم کو سدا بلند رکھنا  
 جس کے پاس ہو ایسی دولت اس سے ڈرے زمانہ  
 بڑھتے چلو، لے کے چلو اپنا اپنا پرچم  
 جمع ہو جائیں ہر اک میں جو ایسے سارے پرچم  
 اس کا غلام بن جائے بلاشبہ سب عالم  
 ایسے پرچم ہی رکھتے ہیں قوم اپنی کو زندہ  
 سارے جگ میں ہوتا ہے نام اس کا تابندہ  
 بڑھتے چلو، لے کے چلو اپنا اپنا پرچم



## قیمتِ آزادی وطن

آیا آید دیکھو

آزادی کا دن

اس دن اللہ نے دی

نعمت سب سے بڑی

اس کی قدر وہ جانے

جس نے بتائے ہوں

غلامی میں زمانے

آیا آید دیکھو آزادی کا دن

آؤ

آؤ قدر کریں

اس انوکھے دن کی

مل جل کر چکائیں

قیمت ہم اس کی

بولو، بولو، بولو

کیا ہے اس کی قیمت

جتنی بھی ہوگی

خوشی سے ہم دیں گے  
 کریں گے خوب محنت  
 رہے یہ ملک سلامت  
 آیا آیدیکھو آزادی کا دن  
 زیادہ نہیں ہے اس کی  
 قیمت، پیارے بچو  
 بس تم وعدے کر لو  
 اپنے پیارے وطن سے  
 کرو گے تم، ہر دم  
 قائد کی طرح ہی  
 کام کام اور کام  
 کام کام بس کام  
 ہم کرتے ہیں وعدہ  
 ہم کرتے ہیں وعدہ  
 کریں گے ایسا ہی  
 کریں گے ایسا ہی  
 آیا آیدیکھو آزادی کا دن



اور ہاں  
 یہ بھی کرو وعدہ  
 جھوٹ اور بے ایمانی کے  
 پاس نہیں جائیں گے  
 اپنے ہر امتحاں میں  
 محنت خوب کریں گے  
 اور محنت کے بل پر  
 ہم اول آئیں گے

آیا آدیکھو آزادی کا دن  
 وعدہ کرتے ہیں ہم  
 کہ اپنے امتحاں کی  
 تیاری خوب کریں گے  
 اور محنت کے دم سے  
 ہم اول آئیں گے  
 ہم اول آئیں گے  
 ہم اول آئیں گے  
 ہم اول آئیں گے  
 آیا آدیکھو آزادی کا دن



## مسجد کے در کھول دو بھئیَا

ہر کلمہ گو ہے بھائی بھائی قرآن نے یہ رمز بتائی  
 نہ اس سے نکلے کوئی بھائی کرتے ہیں عدو لگائی بھائی  
 نہ ان کی چال میں آؤ بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

عقیدوں کو نہ پختہ کرو غلط عقیدوں کو چھوڑو  
 عقیدے تابع قرآن رکھو مسلم ہو اب مومن بنو  
 بدل لو اپنے دل کو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

ہر مسجد ہے اللہ کا گھر عبادت کریں یاں رسول و فاجر  
 منع کرے برادر کو برادر بن کے وہ ظالم اور جابر  
 مسلم کو کافر نہ کہو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

نہ خانہ رب میں قفل لگاؤ نہ خانہ دل کو زنگ لگاؤ  
 ہر فرقے سے نفرت کو مٹاؤ آیات رب سنو ، سناؤ  
 ضد میں مت پڑ جاؤ بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

اسلام ، شیعہ ، دیوبندی کا دیں اسلام دہائی و سنی کا دیں  
 اسلام ہے تیرا میرا دیں اسلام ہر کلمہ گو کا دیں  
 نہ اسلام سے ہٹ کر سوچو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

تشدد نہ فرقتے ہوں اتنے      ہو مرضی جہاں ، رکھ ہاتھ تو اپنے  
 کھلے ہوں ، ناف پہ یا سینے پہ      پاؤں زیادہ کھلے ہوں یا ہوں تھوڑے  
 دین متاثر نہ ہو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

جیسے گھر میں نہیں سب ایک سے ہوتے      جدا جدا خصائل ہیں ہوتے  
 پھر بھی محبت سب ہیں کرتے      تکلیف میں اک ہو ، تڑپ سب اٹھتے  
 ہر فرقے کا یہی حال ہو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

رحمت کے در بند کئے ہیں      اک دوجے کی ضد میں پڑے ہیں  
 اپنی جڑیں ہی کاٹ رہے ہیں      خوفِ خدا سے دور پڑے ہیں  
 رحمت کے در کھول دو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

کر کے جور نمازیوں پر      قلم کر کے تم ان کے سر  
 ان کے اجاڑ کے ہستے گھر      نگر نگر پھیلاتے ہو شر  
 ابنِ سمیہ نہ بنو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

یتیم کرو نہ تم بچوں کو      بیویوں کو نہ بیوہ کرو  
 رداۓں نہ بہنوں کی چھینو      بوڑھوں کا قرار نہ لوٹو  
 جہاد نہیں یہ ، سوچ لو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

اپنی عبادت غرق کرو نہ رکھو طبیعت صلح جو یا نہ  
 مسجد امن کا ہو ٹھکانہ جس کا مسجد میں ہو آنا  
 بڑھ کے کہو تم آؤ بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

جب سے فرقوں میں ہیں بٹے ہم اسلام کی آنکھ ہے اس دن سے غم  
 دل میں ہے ہر اک کے گو غم پھر بھی نہیں مل بیٹھتے باہم  
 گر اسلام سے پیار ہے تجھ کو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

شیعہ مسلمان ، وہابی مسلمان سنی اور دیوبندی مسلمان  
 تو بھی مسلمان ، میں بھی مسلمان نبی سے پیار کریں سب مسلمان  
 بے دین کسی کو نہ کہو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

دشمنوں کو نہ موقع دو تم عقل کے ناخن اب لے لو تم  
 اپنے لئے کانٹے نہ بوؤ تم سوئے بہت ہو اب جاگو تم  
 پھر سے ایک بن جاؤ بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

ناراض ہے ہم سے مالک مشرق ٹوٹ پڑے نہ کوئی برق  
 مٹا دو ہر فرقے کا فرق ہو جائے اسلام نہ غرق  
 اسلام کو اب بچا لو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

گر آپس میں تم لڑتے رہو گے طاقت اپنی سب کھو دو گے  
گھر آیا دشمن بھگا نہ سکو گے اس کے غلام بن کے رہو گے

دشمن کو پہچان لو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

مساجد کو کیوں بند کیا تھا ہر کلمہ گو امتی بنی تھا  
کیوں تختہ ہر فرقے کا لگا تھا کیوں ہر مسلم پہ در بند کیا تھا

کیا دو گے جواب اللہ کو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

اکھٹے کعبہ میں ہوں جیسے ختم ہوں فرقے یاں سب آکے  
جھکیں سر سب کے اک کے آگے اتار دو تختے ہر مسجد سے

مسجد ، کعبہ بناؤ بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

نفرت نہ بچوں کو سکھاؤ اتحاد میں طاقت ان کو بتاؤ  
سلامتی کی راہ ان کو دکھاؤ توقیر مسلمان ان کو سکھاؤ

سب ہیں بھائی بتاؤ بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

تیرے عمل ہیں تیرے لئے میرے عمل ہیں میرے لئے  
نہ بوجھ اٹھائے کوئی کسی کے ہر کوئی اپنی فکر کرے

پیار سے حق بتاؤ بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

نبی ہے تیرا میرا ایک خدا ہے تیرا میرا ایک  
قرآن بھی ہے سب کا ایک کعبہ بھی ہم سب کا ایک

پھر کیوں نہ مسجد ایک ہو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

آئے رسول عقیدے سُلانے آئے رسول نفرت کو مٹانے  
آئے رسول پیار بتانے آئے رسول دلوں کو ملانے

تعلیم رسول نہ بھولو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

نفرت کے مت دیئے جلاؤ فرقوں کو نہ اور پھیلاؤ  
بدی کی نہ تم فصل اگاؤ حق کے آگے سب جھک جاؤ

قرآن عقیدہ سب کا ہو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

گر مسجد کے در کھل گئے پھر سے جاؤ گے کلرا ہر قاہر سے  
ہر جابر سے ، ہر شاطر سے ہر باطن سے ، ہر ظاہر سے

اتفاق اب پیدا کر لو بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

ہر کلمہ گو کو گلے لگا لو کرو یوں خوش تم اپنے رب کو  
اسلام کی عظمت پھر دکھلا دو ماضی کو پھر سے دھرا دو

بند مٹھی بن جاؤ بھیا

مسجد کے در کھول دو بھیا

جس نے نبی سے وفا نبھائی      دل میں آئی اس کے اچھائی  
 دعاؤں میں یوں رات بتائی      مولا مٹے میرے دل سے برائی  
 یوں ہی وفا نبھاؤ بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا

دلوں کو اپنے صاف کریں اب      الفت کا دم دل سے بھریں اب  
 اک دو بجے پہ جاں چھڑکیں اب      اللہ سے دن رات ڈریں اب  
 ختم محبت نہ ہو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا



مسجد کے در کھول دو بھیا  
 جامد ہو گیا اپنا پیہہ  
 درست تم کر لو اپنا رویہ  
 بھائی چارے کا کر لو تہیہ  
 ڈوب نہ جائے اپنی نیا  
 بن جاؤ اپنے آپ کھویا  
 منزل اپنی ہوگی ثریا  
 دل کے در اب کھول لو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا  
 مسجد کے در کھول دو بھیا



## حواشی

(معزز قارئین، کچھ حاشیے اپنے نمبروں سے آگے پیچھے ہوں گے جس کے لئے میں دل سے معذرت خواہ ہوں)

(1) بات یہ ہے کہ اگر بار بار عربی کے ساتھ ترجمہ پڑھا جاتا تو عربی زبان سے نابلد ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مفہوم کو سمجھنے کا تسلسل ٹوٹ ٹوٹ جاتا اور مفہوم سمجھنے میں وہ کیف و لطف نہ ملتا جو لگاتار ترجمہ پڑھنے سے ملتا ہے، دوسری بات یہ کہ بچپن سے لے کر جوانی بلکہ اس سے بھی کافی آگے تک صرف عربی ہی میں کلام اللہ پڑھتے آئے ہیں لیکن اب اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لئے مسلسل ترجمہ پڑھ لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہئے، مقصد تو اپنے رب کے کلام کو سمجھنے کا ہے جس طرح مناسب ہو سمجھ لیں۔

(2) واضح رہے کہ پیدا کرنے کے لئے پیدا کرنے اور پیدا ہونے کے لئے ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے، ایک جگہ فرمایا، اس کے اولاد کہاں سے ہو جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے۔

(3) اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ دے سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش ہی فائدہ دے سکے گی۔۔۔۔۔ (البقرہ/123)  
اور شفاعت تو سب کی سب اللہ ہی کے لئے ہے۔ (الزمر/44)



(غریب 4-8)

(4) کوئی امیر ہے یا غریب دونوں کو اللہ کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔ (النساء 35)

(5-6) اور خوشخبری دینے اور ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہتی۔۔۔۔۔

(7) حرام کر دیا تم پر۔۔۔۔۔ وہ ذبیحہ جو بتوں پر ذبح کیا جائے۔ (3- المائدہ)

(8) کیا متفرق رب بہتر ہیں یا ایک رب جو سب پر غالب ہے۔ تم اللہ کے سوا محض چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے آباء اجداد نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ (40- یوسف)

(9) (نجات کا دار و مدار) اور جو نیک عمل تم آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔ (20- المزمل)

اور لوگوں میں سے جو اپنے آپ کو اللہ کی طلب میں قربان کر دیتا ہے اللہ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (207- البقرہ)

اور جس کا نام نہ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ (قرآنی مطالعہ کے بعد، داہنے ہاتھ سے وہ مراد نہیں ہے جو ہم لیتے ہیں) میں دیا جائے گا وہ کہے گا، لیجئے میرا نامہ پڑھئے۔۔۔ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور

اس کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آ سکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کام آ سکے گا۔ (33- لقمن)۔ (الکہف)  
 (10) اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔ (18)  
 /الحشر)

(11) اور کوئی شخص ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔

(12) اور وہ اپنے مافی الضمیر پر۔ خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ (204- البقرہ)  
 (13) انہوں نے اس کے بندوں میں سے اس کا جزو بنا ڈالا۔ (15/ الزحرف)

(14) اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمینیں۔۔۔ (12/ الطلاق)

(سچائی کی راہ) یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی۔ یہ ہیں وہ جن کے دل اور آنکھوں اور کانوں پر اللہ نے مہر کر دی اور وہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (8-104/ الحل)  
 (اتحاد) اور رسول کہیں گے، اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ (الفرقان/30)



